روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، با اثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
ISSN 2977-3555
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.123 , Monday 10 November, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۲۳)، بروز پیر، ۱۰ر نومبر، ۲۰۲۵ء، ۱۸ر رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

آکلینڈ میں فلسطین سے اظہارِ یکجہتی، قابض اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ ص:08

یوکرین پر روس کے درجنوں میزائل اور ڈرون حملے

توانائی نظام تباہ، کم ازکم 7 افراد ہلاک، ہزاروں گھر بجلی اور پانی سے محروم

کیف، (ایجنسیاں): امریکہ سمیت کئی ممالک کی مداخلت کے باوجود روس اور یوکرین

کے درمیان گزشتہ 3 سال سے جنگ جاری ہے۔ دونوں ممالک کی فوجیں ایک دوسرے پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس دوران تازہ واقعہ میں روس نے جمعہ کی رات سے ہفتہ کی صبح تک ڈرونز اور میزائلوں سے بھیانک حملے کئے۔ خبر رساں ادارے 'روئٹرز' کی رپورٹ کے مطابق روسی حملے میں یوکرین کے دو نیوکلیئر پاور پلانٹس 'کھملنیٹسکی' اور 'ریونے' کو بجلی سپلائی کرنے والے سب اسٹیشنوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یوکرین کے وزیر خارجہ آندرے تسیبھا نے کہا کہ یہ حملے غلطی سے نہیں کیے گئے ہیں بلکہ روس نے جان بوجھ کر یورپ میں جوہری سلامتی کو خطرے میں ڈالا۔ ان حملوں میں کم ازکم 7 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ ڈنیپر شہر میں ایک رہائشی عمارت پر ڈرون کے ٹکرانے سے 3 افراد ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے، جب کہ زپوریزہیا میں 3 اور خارکیف میں ایک ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے۔ وزیر اعظم یولیا سویریڈینکو نے کہا کہ حملوں سے خارکیف، پولٹاوا اور کیف کے علاقوں میں توانائی تنصیبات کے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ہزاروں گھر بجلی اور پانی سے محروم ہو گئے ہیں۔ تاہم مرمت اور بحالی کا کام جاری ہے۔ پولٹاوا کے حکام نے کہا کہ وہ پانی سپلائی کرنے کیلئے پاور جنریٹرز پر انحصار کر رہے ہیں۔ سرکاری بجلی کمپنی 'تسین ٹریز' نے اس حملے کو فروری 2022 میں جنگ شروع ہونے کے بعد سب سے بڑا حملہ قرار دیا۔ کمپنی نے کہا کہ دشمن ملک نے بیک وقت اس کی تمام پیداواری صلاحیتوں پر حملہ کیا۔ کمپنی نے کہا کہ ہمارے پلانٹس میں آگ لگی ہوئی ہے۔ بجلی کی پیداوار صفر پر آ گئی ہے۔ تسین ٹریز یوکرین کی مجموعی بجلی کا تقریباً 8 فیصد پیدا کرتی ہے، اس لیے ان حملوں نے قومی پاور گرڈ کو شدید متاثر کیا ہے۔ اس دوران وزیر خارجہ آندرے تسیبھا نے بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے بورڈ آف گورنرز کا فوری اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تسیبھا نے چین اور ہندوستان سے اپیل کی ہے کہ وہ روس پر ایسے حملوں کو روکنے کے لیے دباؤ ڈالیں، جو کسی بھی وقت تباہ کن ایٹمی حادثے کا باعث بن سکتے ہیں۔ انہوں نے آئی اے ای اے کے بورڈ آف گورنرز کا فوری اجلاس بھی بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ روس نے اس سے قبل زپوریزہیا جوہری پلانٹ کے قریب فائرنگ کی تھی جس سے یورپ میں تابکاری کا خطرہ پیدا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ روسی وزارت دفاع نے ایک بیان جاری کر کے کہا ہے کہ یہ حملے روس کے اندر کیف کی طرف سے ڈرون حملوں کے جواب میں کیے گئے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ روس نے ہتھیاروں کی پیداواری تنصیبات، گیس اور توانائی تنصیبات پر طویل فاصلے کے فضائی، زمینی اور سمندری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔

روس پر مزید سخت پابندیاں عائد کرنے کی اپیل

یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے عالمی برادری سے روس کے توانائی کے شعبے پر مزید سخت پابندیاں عائد کرنے کی اپیل کی ہے۔ زیلنسکی نے یہ بھی کہا کہ روس نے صرف ایک رات میں 450 ڈرون اور 45 میزائل داغے۔ یوکرین کی فضائیہ نے ان میں سے 406 ڈرونز اور 9 میزائلوں کو مار گرانے کا دعویٰ کیا تھا تاہم 26 میزائل اور 52 ڈرونز نے 25 اہداف کو نشانہ بنایا۔

امریکہ کا جنوبی افریقہ میں جی 20 اجلاس کا بائیکاٹ

جب تک انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری رہیں گی، کوئی امریکی سرکاری اہلکار شرکت نہیں کرے گا: ٹرمپ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ امریکی حکومت کے کوئی بھی عہدیدار اس سال جنوبی افریقہ میں ہونے والی جی 20 سربراہی اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونے ایک بار پھر یہ بے بنیاد دعویٰ دہرایا کہ جنوبی افریقہ میں سفید فام کسانوں کو قتل اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ قبل ازیں ستمبر میں ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ نائب صدر جے ڈی وینس ان کی جگہ اس ماہ کے آخر میں ہونے والے اجلاس میں شرکت کریں گے، تاہم اب انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کے نمائندے اجلاس میں بالکل بھی شرکت نہیں کریں گے۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا ویب سائٹ 'ٹرتھ سوشل' پر لکھا کہ یہ ایک شرمناک بات ہے کہ جی 20 جنوبی افریقہ میں منعقد ہو رہا ہے، جب تک انسانی حقوق کی یہ خلاف ورزیاں جاری رہیں گی، کوئی امریکی سرکاری اہلکار شرکت نہیں کرے گا۔ ٹرمپ کے مطابق افریکنرز (جو ڈچ آبادکاروں اور فرانسیسی و جرمن تارکینِ وطن کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں) کو قتل اور ذبح کیا جا رہا ہے اور ان کی زمینیں اور فارم غیر قانونی طور پر ضبط کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ 2026 کا جی 20 اجلاس امریکہ میں منعقد کرنے کے منتظر ہیں جو وہ اپنے متنازع گالف ریزورٹ میامی، فلوریڈا میں کریں گے۔ دوسری جانب جنوبی افریقہ کی وزارتِ خارجہ نے ٹرمپ کے بیان کو قابلِ افسوس قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ 22 سے 23 نومبر کو ہونے والے ایک کامیاب اجلاس کے انعقاد کیلئے پرعزم ہیں۔ وزارت کے بیان میں کہا گیا کہ افریکنرز کو مکمل طور پر سفید فام گروہ قرار دینا تاریخی طور پر غلط ہے، مزید یہ کہ اس کمیونٹی کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے جانے کے الزامات حقائق سے ثابت نہیں ہوتے۔ جنوبی افریقہ نے اپنے جی 20 صدارت کیلئے یکجہتی، مساوات، پائیداری کو موضوع بنایا ہے، تاہم اسے خاص طور پر واشنگٹن کی جانب سے کچھ مزاحمت کا سامنا ہے۔ وزارتِ خارجہ نے کہا کہ جنوبی افریقہ کی توجہ اپنی مثبت عالمی شراکتوں پر مرکوز ہے، نسلی و لسانی تقسیم سے جمہوریت تک اپنے سفر کی بنیاد پر ہمارا ملک جی 20 میں حقیقی یکجہتی کے مستقبل کے فروغ کیلئے منفرد طور پر تیار ہے۔ ٹرمپ نے جنوری میں وائٹ ہاؤس میں واپسی کے بعد سے جنوبی افریقہ پر مختلف معاملات میں سخت رویہ اختیار کر رکھا ہے، خاص طور پر اس کے خلاف سفید فام نسل کشی کے جھوٹے دعووں پر۔ اس سال کے اوائل میں انہوں نے وائٹ ہاؤس میں جنوبی افریقہ کے صدر سیرل راما فوسا کے ساتھ ملاقات کے دوران ایک ویڈیو دکھائی، جس میں الزام لگایا گیا کہ بعد از نسل پرستی (اپارتھائیڈ) حکومت سفید فام کسانوں کے خلاف مہم چلا رہی ہے۔

روسی صدر نے جوہری تجربے کی تیاری کا حکم دے دیا

امریکی صدر ٹرمپ کے غیر متوقع اعلان کے بعد ولادیمیر پوتن کا اہم اقدام

ماسکو، (ایجنسیاں): روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے تصدیق کی ہے کہ صدر ولادیمیر پوتن کی جانب سے ممکنہ جوہری تجربے کی تیاری سے متعلق حکم پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ روسی خبر رساں ایجنسی 'تاس' کے مطابق سرگئی لاوروف نے کہا کہ 5 نومبر کو سلامتی کونسل کے اجلاس کے دوران صدر پوتن کی ہدایت پر عمل جاری ہے اور نتائج سے عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔ یہ حکم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس غیر متوقع اعلان کے بعد سامنے آیا، جس میں انہوں نے امریکہ کی جانب سے جوہری تجربات دوبارہ شروع کرنے کا عندیہ دیا تھا۔ لاوروف نے مزید کہا کہ روس کو امریکہ کی جانب سے ٹرمپ کے حکم کی کوئی وضاحت موصول نہیں ہوئی۔ دوسری جانب، حالیہ ہفتوں میں روس اور امریکہ کے تعلقات میں شدید کشیدگی دیکھنے میں آئی ہے۔

ٹرمپ نے یوکرین جنگ کے خاتمے میں ناکامی پر پیوٹن سے طے شدہ سربراہی اجلاس منسوخ کر دیا اور روسی حکومت پر نئی پابندیاں عائد کی ہیں، جو ان کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد پہلی مرتبہ ہیں۔ امریکی صدر ٹرمپ نے 31 اکتوبر کو اعلان کیا تھا کہ امریکہ 33 سال بعد دوبارہ جوہری تجربات شروع کرے گا، تاہم انہوں نے واضح نہیں کیا کہ آیا یہ تجربات روایتی زیرِ زمین جوہری دھماکوں کی صورت میں ہوں گے یا نہیں۔

فلوریڈا روانگی سے قبل ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ آپ کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا، ہم کچھ ٹیسٹنگ کرنے جا رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے امریکی فوج کو فوراً جوہری ہتھیاروں کی ٹیسٹنگ کا عمل دوبارہ شروع کرنے کا حکم دے دیا ہے جو کہ چین اور روس جیسے حریف ممالک کے لیے ایک سخت پیغام سمجھا جا رہا ہے۔

'2014 غزہ جنگ میں مارے گئے افسر کی باقیات وطن واپس لائیں گے'

حماس کی جانب سے لیفٹیننٹ ہدار گولڈن کی لاش کا مقام تلاش کر لئے جانے کے بعد صہیونی عوام سے اسرائیلی فوجی سربراہ کا وعدہ

یروشلم، (ایجنسیاں): اسرائیلی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ایال زامیر نے اعلان کیا ہے کہ وہ 2014 کی غزہ جنگ میں ہلاک ہونے والے افسر لیفٹیننٹ ہدار گولڈن کی باقیات ہر صورت واپس لائیں گے۔ یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا کہ حماس نے مبینہ طور پر گولڈن کی لاش کا مقام تلاش کر لیا ہے۔ اسرائیلی فوج کے مطابق، جنرل زامیر نے ہفتے کی شام گولڈن کے اہلِ خانہ سے ملاقات کی اور انہیں تفتیش کے تازہ ترین نتائج سے آگاہ کیا۔ فوجی بیان میں کہا گیا کہ چیف آف اسٹاف نے ہدار اور تمام شہید قیدیوں کی واپسی کے عزم کو دہرایا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل نے حماس اور ریڈ کراس کو اجازت دی تھی کہ وہ اسرائیلی کنٹرول والے علاقے میں تلاش کا عمل مکمل کریں۔ کچھ رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا کہ گولڈن کی باقیات جنوبی شہر رفح کے ایک سرنگ سے ملی ہیں، تاہم حماس یا اسرائیلی فوج نے اس کی باضابطہ تصدیق نہیں کی۔ واضح رہے کہ ہدار گولڈن کو یکم اگست 2014 کو اُس وقت ہلاک کیا گیا تھا جب 72 گھنٹے کی انسانی بنیادوں پر جنگ بندی نافذ تھی۔ وہ اس یونٹ کا حصہ تھے جو حماس کی سرنگیں تباہ کرنے کا کام انجام دے رہی تھی۔ ان کی ٹیم پر اچانک حملہ ہوا، جس میں وہ مارے گئے اور ان کی لاش عسکریت پسندوں نے قبضے میں لے لی۔ ایک اور اسرائیلی فوجی، اورون شاؤل، جو اسی جنگ میں مارا گیا تھا، اس کی لاش رواں سال غزہ جنگ کے دوران برآمد ہوئی۔ ماضی میں دونوں فوجیوں کی باقیات کے تبادلے کے لیے ہونے والی قیدیوں کی ڈیلز بار بار ناکام ہو چکی ہیں۔ اسرائیل اب گولڈن کی باقیات کو امریکی ثالثی سے جاری جنگ بندی معاہدے کے تحت واپس لانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہدار گولڈن کو یکم اگست 2014 کو اس وقت ہلاک کیا گیا تھا جب 72 گھنٹے کی انسانی بنیادوں پر جنگ بندی نافذ تھی۔ وہ اس یونٹ کا حصہ تھے جو حماس کی سرنگیں تباہ کرنے کا کام انجام دے رہی تھی۔ ان کی ٹیم پر اچانک حملہ ہوا، جس میں وہ مارے گئے اور ان کی لاش عسکریت پسندوں نے قبضے میں لے لی۔ ایک اور اسرائیلی فوجی، اورون شاؤل، جو اسی جنگ میں مارا گیا تھا، اس کی لاش رواں سال غزہ جنگ کے دوران برآمد ہوئی۔

قابض اسرائیل نے سلوان میں تین فلسطینی خاندانوں کو جبری طور پر گھروں سے بے دخل کر دیا

غزہ: قابض اسرائیلی فورسز نے اتوار کے روز مقبوضہ بیت المقدس کے جنوبی علاقے سلوان میں تین فلسطینی خاندانوں کو زبردستی اپنے گھروں سے بے دخل کر دیا تاکہ ان پر صہیونی آبادکار تنظیموں کے قبضے کی راہ ہموار کی جا سکے۔

القدس گورنری کے مطابق قابض فوج کی ایک بڑی نفری نے سلوان کے بطن الہوی محلے پر دھاوا بولا، علاقے کی تمام داخلی و خارجی سڑکیں بند کر دیں اور پھر گھر گھر تلاشی لیتے ہوئے تین گھروں کو خالی کرانے کا حکم دیا۔ یہ گھر الشویکی اور عودہ خاندانوں کے تھے جن میں مقدسی خاتون اسماہان الشویکی، ان کے بیٹے احمد الشویکی اور جمعہ عودہ کے مکانات شامل تھے۔

القدس گورنری نے بتایا کہ قابض فوج نے جبری انخلا کے دوران اہلِ خانہ پر تشدد کیا۔ اس دوران اسماہان الشویکی کو زبردستی گھر سے نکالنے پر ان کی طبیعت بگڑ گئی اور وہ بے ہوش ہو گئیں جنہیں علاج کے لیے ہسپتال منتقل کیا گیا۔

احمد الشویکی نے بتایا کہ ان کے خاندان کو قابض اسرائیلی حکام کی طرف سے گھر خالی کرنے کا حکم 19 اکتوبر سنہ 2025ء تک دیا گیا تھا، اس بہانے سے کہ زمین یہودیوں کی ملکیت ہے۔ تاہم خاندان کے وکیل نے اس مدت میں 30 نومبر تک کی توسیع حاصل کر لی تھی، مگر آج قابض فوج اچانک گھر پر چڑھ دوڑی اور پورا سامان نکال پھینکا۔

احمد الشویکی کے مطابق قابض فوج کے اہلکاروں نے انہیں وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جس سے وہ مختلف زخموں اور چوٹوں کا شکار ہوئے۔ القدس گورنری نے واضح کیا کہ یہ جبری بے دخلیاں دراصل ایک بڑے صہیونی منصوبے کا حصہ ہیں جس کے تحت بطن الہوی محلے کے فلسطینی باشندوں کو نکال کر ان کی زمینیں "عطیرت کوہنیم" نامی آبادکار تنظیم کے حوالے کی جا رہی ہیں۔ یہ تنظیم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس محلے کی تقریباً پانچ دونم اور دو سو مربع میٹر زمین سنہ 1881ء سے یمن کے یہودیوں کی ملکیت ہے۔

اس وقت بطن الہوی محلے میں تقریباً 750 فلسطینی شہری رہائش پذیر ہیں جو 87 مقدسی خاندانوں پر مشتمل ہیں۔ ان تمام خاندانوں کے خلاف قابض اسرائیلی عدالتوں میں جبری انخلا کے مقدمات زیر سماعت ہیں۔ یہ منصوبہ دراصل سلوان کے قلب میں یہودی بستیوں کو پھیلانے اور القدس کے اسلامی تشخص کو مٹانے کی اس صہیونی پالیسی کا تسلسل ہے جسے قابض اسرائیلی حکومت اور آبادکار تنظیمیں مل کر نافذ کر رہی ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج کی خان یونس میں جارحیت، ایک اور فلسطینی شہید

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے ایک بار پھر غزہ میں جنگ بندی معاہدے کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے مختلف علاقوں پر بمباری اور گھروں کی تباہی کا سلسلہ جاری رکھا۔ خان یونس میں اسرائیلی ڈرون حملے کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہید ہو گیا، جب کہ صہیونی سیاسی اور سکیورٹی اداروں میں صہیونی فوجی ہدار غولدن کے معاملے پر بے چینی کی فضا چھائی ہوئی ہے۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیل کے ڈرون طیارے نے خان یونس کے مشرق میں واقع بنی سہیلہ کے علاقے کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہید ہو گیا، تاہم اس کی شناخت تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔

ذرائع کے مطابق علی الصبح مشرقی علاقوں میں قابض اسرائیلی فوج نے کئی رہائشی عمارتوں کو دھماکوں سے اڑا دیا، جب کہ توپ خانے سے شدید گولہ باری کی گئی۔

غزہ شہر کے مشرقی حصے الشجاعیہ میں قابض فوج کی بکتر بند گاڑیوں نے اندھا دھند فائرنگ کی جس سے شہریوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ سرحدی علاقے میں موجود صہیونی ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں نے وقفے وقفے سے گولے داغے اور گولیاں چلائیں، تاہم اب تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

وسطی غزہ میں بریج کیمپ کے شمال مشرقی حصے کی جانب بھی قابض اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے فائرنگ کی۔ اسی دوران قابض فوج نے وسطی غزہ میں کئی رہائشی عمارتوں کو دھماکوں سے تباہ کر دیا جس کے نتیجے میں وہ مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔

مقامی ذرائع کے مطابق دھماکے انتہائی طاقتور تھے جنہوں نے اردگرد کے علاقوں کو لرزا دیا اور شہریوں میں افراتفری کی کیفیت پیدا کر دی۔ امدادی ٹیمیں ملبے کے نیچے ممکنہ شہداء اور زخمیوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔

غزہ کے وسط میں واقع بلدۃ المصدر بھی قابض اسرائیلی توپ خانے کی گولہ باری کی زد میں آئی۔

ادھر گذشتہ روز ہفتے کی شام خان یونس میں ایک فلسطینی بچہ بھی قابض اسرائیلی بمباری کے باقی ماندہ دھماکہ خیز مواد کے پھٹنے سے شہید ہو گیا۔ ناصر میڈیکل کمپلیکس کے طبی ذرائع کے مطابق یہ بچہ خاندان الاسطل سے تعلق رکھتا تھا۔

سیاسی محاذ پر صہیونی سکیورٹی اور سیاسی اداروں میں ہدار غولدن کی فائل کے حوالے سے سخت بے چینی پائی جا رہی ہے۔ صہیونی ذرائع کے مطابق حماس اس فوجی کے انجام سے متعلق علیحدہ مذاکرات کی خواہاں ہے تاکہ اس معاملے کو رفح کی سرنگوں میں محصور اپنے مجاہدین کے محفوظ انخلا سے جوڑا جا سکے۔

یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی جب گذشتہ روز حماس نے اعلان کیا کہ اسے رفح میں غولدن کی لاش ملی ہے۔ ایک صہیونی سیاسی ذریعے نے تصدیق کی کہ "غولدن کی لاش کی واپسی میں تاخیر کو انتہائی سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔" صہیونی سکیورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ وہ امید کرتے ہیں کہ آج اس معاملے کی صورتحال واضح ہو جائے گی۔ قابض اسرائیلی حکومت اور اس کی فوجی قیادت اس معاملے کی باریکیوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں کیونکہ دونوں فریقوں کے درمیان میڈیا اور سیاست میں لفظی جنگ شدت اختیار کر چکی ہے۔

غولدن ان صہیونی فوجیوں میں سے ہے جنہیں غزہ میں فلسطینی مزاحمت نے سب سے طویل عرصے تک قید رکھا۔ اسے سنہ 2014ء میں "العصف الماکول" یعنی "غزہ جنگ" کے دوران گرفتار کیا گیا تھا اور گیارہ برس گزرنے کے باوجود اس کا انجام صہیونی اداروں کے لیے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔

یہ معاملہ قابض اسرائیل کے لیے عسکری اور سیاسی دونوں لحاظ سے شرمناک ناکامی کی علامت ہے کیونکہ اس کے خفیہ ادارے اور فوج مسلسل ناکام رہے ہیں کہ غولدن کو یا تو فوجی کارروائی کے ذریعے بازیاب کرائیں یا مزاحمت کے ساتھ کسی معاہدے کے تحت اس کی واپسی ممکن بنائیں۔ غولدن کی گرفتاری کے وقت قابض اسرائیلی فوج نے پہلی بار "ہنیبال پروٹوکول" نافذ کیا تھا جس کے تحت اپنے ہی فوجی کو دشمن کے قبضے میں جانے سے روکنے کے لیے غیر معمولی طاقت کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے، خواہ اس کی موت ہی کیوں نہ واقع ہو جائے۔ حالیہ دنوں میں متعدد عالمی ذرائع ابلاغ خصوصاً امریکی ویب سائٹ "ایکسیوس" نے رپورٹ دی کہ غولدن کی لاش کی واپسی کو ممکنہ طور پر القسام بریگیڈز کے تقریباً دو سو محصور مجاہدین کے لیے محفوظ راستہ دینے سے مشروط کیا جا سکتا ہے۔

ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف ایال زامیر نے ابتدائی طور پر اس تجویز پر رضامندی ظاہر کی تھی کہ مزاحمتی مجاہدین کو ایک محفوظ علاقے میں منتقل کر دیا جائے، تاہم قابض اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو نے اس تجویز کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "ان مجاہدین کے پاس صرف دو راستے ہیں: یا تو ہتھیار ڈال دیں یا زمین کے نیچے ہی رہیں۔"

غزہ میں نسل کشی جاری، شہداء کی تعداد 69 ہزار سے تجاوز کر گئی

غزہ: غزہ میں قابض اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں شہداء کی تعداد 69 ہزار 176 تک جا پہنچی ہے، جن میں اکثریت معصوم بچوں اور خواتین کی ہے، جبکہ زخمیوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ 70 ہزار 690 ہو گئی ہے۔ یہ اعداد و شمار فلسطینی وزارت صحت نے اتوار کے روز جاری کیے۔ وزارت صحت نے بتایا کہ قابض اسرائیل کے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والے اس بدترین حملے کے بعد سے غزہ مسلسل خون میں نہایا ہوا ہے۔ ہزاروں گھروں اور عمارتوں کے ملبے تلے اب بھی درجنوں لاشیں موجود ہیں جن تک امدادی ٹیمیں قابض فوج کی گولہ باری اور محاصرے کے باعث نہیں پہنچ پا رہیں۔ وزارت کے مطابق گذشتہ 72 گھنٹوں کے دوران غزہ کی مختلف ہسپتالوں میں 7 شہداء کی میتیں پہنچائی گئیں جن میں ایک نیا شہید اور 6 وہ شہداء شامل ہیں جنہیں ملبے تلے سے نکالا گیا، جبکہ مزید 5 زخمیوں کو مختلف ہسپتالوں میں داخل کیا گیا۔ اعداد و شمار کے مطابق 11 اکتوبر کو اعلان کیے گئے نام نہاد جنگ بندی کے بعد بھی قابض اسرائیلی حملے بند نہیں ہوئے۔ اس عرصے میں 241 فلسطینی شہید اور 619 زخمی ہوئے جبکہ 528 شہداء کی لاشیں ملبے تلے سے نکالی گئیں۔ وزارت صحت نے عالمی برادری اور انسانی حقوق کے اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ قابض اسرائیل کی اس منظم نسل کشی، اجتماعی سزا اور غزہ کے عوام پر مسلط کیے گئے قحط کے خلاف فوری اقدامات کریں۔ ادارے نے کہا کہ دنیا کی خاموشی نے قابض اسرائیل کو مزید درندگی پر آمادہ کر دیا ہے اور غزہ کے عوام کو اجتماعی طور پر موت کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔

موجودہ حالات میں امریکہ سے مذاکرات کا کوئی امکان نہیں: ایران

تہران، (ایجنسی): ایران نے کہا کہ امریکہ کے منفی رویے کے باعث موجودہ حالات میں بات چیت کا کوئی امکان نہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے کہا کہ موجودہ حالات میں امریکہ کے ساتھ مذاکرات کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ واشنگٹن کی جانب سے کوئی تعمیری یا مثبت رویہ سامنے نہیں آیا۔ تفصیلات کے مطابق، میڈیا ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اس مرحلے پر ایران امریکہ سے بات چیت نہیں کر سکتے کیونکہ امریکی حکام کی طرف سے برابری یا باہمی مفاد کی بنیاد پر کوئی سنجیدہ پیش رفت نہیں ہوئی۔ عراقچی نے واضح کیا کہ ایران ہمیشہ مذاکرات کے لیے تیار ہے، لیکن صرف اس وقت جب بات چیت مساوی بنیادوں پر ہو اور فریقین کے مفاد میں ہو۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی امریکہ مساوی بنیادوں پر اور مشترکہ مفادات کے حصول کے لیے مذاکرات پر آمادہ ہوگا، تب ایران اس پر غور کرے گا۔

سوڈان کے الفاشر میں جرائم کی تحقیقات کی جارہی ہیں: ریپڈ سپورٹ فورسز

شہر کے محلوں کے اندر سے بارودی سرنگیں ہٹا کر انسانی امداد فراہم کرنے کا وعدہ

خرطوم، (ایجنسیاں): ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) نے اعلان کیا ہے کہ وہ مغربی سوڈان میں شمالی دارفور ریاست کی راجدھانی الفاشر میں ہونیوالے جرائم کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ایک بیان میں آر ایس ایف نے کہا کہ آج الفاشر میں ہم ابو لولو نامی شخص سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ اس کا اصل نام الفاتح عبداللہ ادریس ہے۔ اس پر الفاشر میں ہونیوالی خلاف ورزیوں میں ملوث ہونے کا شبہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ الفاشر کے محلوں کے اندر سے بارودی سرنگیں ہٹا دیں گے۔ انہوں نے الفاشر میں انسانی امداد فراہم کرنے کا وعدہ کیا اور مزید کہا کہ وہ امداد شہر تک پہنچانے کیلئے کام کر رہے ہیں۔ واضح رہے دارفور میں سوڈانی فوج کے آخری بڑے گڑھ الفاشر پر آر ایس ایف کے قبضے کے بعد اقوام متحدہ نے قتل عام، عصمت دری، لوٹ مار اور آبادی کے بڑے پیمانے پر نقل مکانی کی اطلاع دی ہے۔ فرانس پریس کے مطابق آر ایس ایف کی طرف سے سوشل میڈیا پر شائع ہونے والی ویڈیوز کی تائید میں متعدد شہادتوں میں شہر میں ہونے والے مظالم کو بیان کیا گیا ہے۔ اپنی طرف سے سوڈانی حکومت نے ریپڈ سپورٹ فورسز پر 2,000 شہریوں کو ہلاک کرنے کا الزام لگایا۔ آر ایس ایف نے جنگی جرائم کے ارتکاب سے انکار کیا اور کچھ زیادتیوں کا اعتراف بھی کیا اور تصدیق کی ہے کہ ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرانے کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ سوڈان میں اپریل 2023 کے وسط میں شروع ہونے والے تنازع کے نتیجے میں دسیوں ہزار افراد جاں بحق اور تقریباً 12 ملین بے گھر ہو چکے ہیں۔ اس کو اقوام متحدہ دنیا کے سب سے بڑے نقل مکانی اور بھوک کے بحران سے تعبیر کرتی ہے۔

’آر ایس ایف‘ پر شہریوں کے قتل عام اور لاشیں جلانے کے الزامات

دارفور کی حکومت کے ایک معتبر ذریعے نے اطلاع دی ہے کہ ’ریپڈ سپورٹ فورسز‘ نے گذشتہ ماہ کے آخر میں شہر میں داخل ہونے کے بعد شہریوں کو قتل کر کے ان کی لاشیں دفن اور جلانے کے مظالم انجام دیے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ فورسز نے کچھ قیدیوں کو جو فاشر میں پکڑے گئے تھے، مختلف حراستی مقامات پر منتقل کیا جبکہ دیگر کو جنوب میں دارفور کی راجدھانی نیالا بھیج دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق شہریوں کیلئے جو راستے کھلے تھے اور جو انہیں زیادہ محفوظ علاقوں تک پہنچا سکتے تھے، انہیں بھی بند کر دیا گیا۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ الفاشر میں موجود 2 لاکھ سے زائد افراد کی حالت اب بھی انتہائی خطرناک ہے اور ان کا انجام نامعلوم ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپورٹ فورسز کی جانب سے کیے جانیوالے جرائم فوری تحقیقات کے متقاضی ہیں تاکہ لاپتہ افراد کا پتہ چلایا جا سکے۔

امریکہ میں موٹاپا اور ذیابیطس میں مبتلا افراد کا داخلہ بند

ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے دنیا بھر کے امریکی سفارت خانوں کو مراسلہ جاری

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ کی حکومت نے ایک نئے فیصلے کے تحت موٹاپے اور ذیابیطس میں مبتلا غیر ملکیوں کو امریکہ کا ویزا جاری نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے دنیا بھر کے امریکی سفارت خانوں کو جاری کیے گئے ایک مراسلے میں کہا گیا ہے کہ ان بیماریوں کے شکار افراد کے لیے ویزا کی درخواستیں مسترد کی جائیں گی۔ اس فیصلے کو ٹرمپ انتظامیہ کے دور کی امیگریشن پالیسیوں کی ایک نئی کڑی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس سے قبل بھی مختلف ممالک کے پناہ گزینوں پر پابندیاں عائد کی گئی تھیں اور امریکہ میں داخلے کے لیے شرائط سخت کی گئی تھیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اقدام صحت کے حوالے سے خطرات کو کم کرنے اور امریکہ کے قومی مفاد کا تحفظ کرنے کیلئے اٹھایا گیا ہے۔ اس نئے فیصلے سے خاص طور پر وہ افراد متاثر ہوں گے جو موٹاپے یا ذیابیطس کی وجہ سے امریکہ کے طبی معیارات پر پورا نہیں اترتے۔ اس فیصلے کی مخالفت کرنے والوں کا کہنا ہے کہ یہ اقدام امیگریشن کے حوالے سے مزید امتیازی سلوک کی جانب بڑھ رہا ہے اور اس سے انسانیت کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے۔ یہ نیا قانون کب سے نافذ ہوگا اور اس کے مزید اثرات کیا ہوں گے، اس بارے میں امریکی حکام نے تا حال کوئی واضح تاریخ نہیں دی ہے۔

ملائیشیا اور تھائی لینڈ کی سرحد پر تارکین وطن کی کشتیاں ڈوب گئیں، 300 افراد لاپتہ

3 روز قبل پیش آئے واقعہ میں ریسکیو آپریشن مسلسل جاری، تلاش کے لیے بحری و فضائی ٹیمیں تعینات

کوالالمپور، (ایجنسیاں): ملائیشیا اور تھائی لینڈ کی سرحد کے قریب تین کشتیوں کے ڈوبنے کے دلخراش واقعے میں 300 سے زائد تارکین وطن لاپتہ ہو گئے، جبکہ 10 افراد کو زندہ بچا لیا گیا اور ایک شخص کی ہلاکت کی تصدیق ہوئی ہے۔ بین الاقوامی خبر ایجنسی کے مطابق ملائیشین میری ٹائم اتھارٹی نے بتایا کہ واقعہ تین دن قبل پیش آیا جب متعدد کشتیوں نے غیر قانونی طور پر ملائیشیا میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ کشتیوں میں میانمار، روہنگیا اور بنگلا دیشی تارکین وطن سوار تھے۔ رپورٹس کے مطابق، ابتدائی طور پر 300 سے زائد افراد ایک بڑے جہاز میں سوار تھے، جنہیں بعد میں تین چھوٹی کشتیوں میں تقسیم کیا گیا، ہر کشتی میں تقریباً 100 افراد موجود تھے۔ ان میں سے دو کشتیوں کے لاپتہ ہونے اور ایک کے ڈوبنے کی تصدیق کی گئی ہے۔

ملائیشیا کے حکام کا کہنا ہے کہ ریسکیو آپریشن مسلسل جاری ہے اور تلاش کے لیے بحری و فضائی ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ کشتیاں انسانی اسمگلنگ کے نیٹ ورک کے تحت روانہ کی گئی تھیں جو اکثر خطرناک راستوں سے گزر کر مسافروں کی جانوں کو خطرے میں ڈالتی ہیں۔

عراق میں سکیورٹی اہلکار اور بے گھر افراد کے لیے خصوصی ووٹنگ کا آغاز

بغداد، (ایجنسیاں): عراق میں اتوار کو فوج، سکیورٹی اہلکار اور مقامی طور پر بے گھر افراد کیلئے خصوصی ووٹنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ عمومی ووٹنگ منگل کو ہوگی جس میں 21 ملین 404 ہزار 291 ووٹر حصہ لیں گے۔ سپریم الیکشن کمیشن کے مطابق 1.3 ملین فوج و سکیورٹی اہلکار اور 26 ہزار سے زائد بے گھر ووٹر آج صبح سے اپنا حق رائے دہی استعمال کر رہے ہیں اور پولنگ شام 6 بجے تک جاری رہے گی۔ آج کے ووٹنگ عمل میں 1.3 ملین ووٹر شامل ہیں جو فوج اور سکیورٹی اداروں سے تعلق رکھتے ہیں اور 26 ہزار سے زائد ووٹر بے گھر افراد ہیں۔ سپریم الیکشن کمیشن کے مطابق فوج، پولیس، سکیورٹی ادارے، کرد پشمرگہ، حشد الشعبی اور بے گھر افراد آج صبح سے ووٹ ڈالے اور پولنگ کا عمل شام چھ بجے تک جاری رہے گا، جس کے بعد الیکٹرانک طور پر بیلٹ باکس بند ہو جائیں گے۔ کمیشن نے مزید بتایا کہ ووٹر ملک کے مختلف علاقوں میں 807 انتخابی مراکز اور 4501 ووٹنگ اسٹیشنز میں اپنا حق رائے دہی استعمال کریں گے۔ عراقی شہری ایک نئے پارلیمان کے انتخاب کے لیے پولنگ کر رہے ہیں، یہ ایک اہم چناؤ ہے۔ وزیر اعظم محمد شیاع السودانی اور اس نظام کے لیے ایک آزمائش بھی ہے جسے ملک کے نوجوان زیادہ تر صرف حکومتی اہلکاروں کو فائدہ پہنچانے والا نظام قرار دیتے ہیں۔

بنگلہ دیش کی راجدھانی چھاؤنی میں تبدیل، عبوری سربراہ کے گھر پر بھاری نفری تعینات

سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی تحلیل ہوچکی عوامی لیگ کے 13 نومبر کو مجوزہ ڈھاکہ لاک ڈاؤن پروگرام کے پیش نظر سیکورٹی مشق

ڈھاکہ، (ایجنسیاں): بنگلہ دیش کی یونس حکومت سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے اثر و رسوخ سے اس قدر خوفزدہ ہے کہ پورے ڈھاکہ شہر کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ملک کی راجدھانی میں ہفتہ کے روز پولیس نے بڑے پیمانے پر مربوط حفاظتی مشق کی۔ واضح رہے کہ یہ مشق سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی تحلیل ہوچکی عوامی لیگ کے 13 نومبر کو مجوزہ ڈھاکہ لاک ڈاؤن پروگرام کے پیش نظر کی گئی ہے۔ ڈھاکہ میٹروپولیٹن پولیس (ڈی ایم پی) کے ذرائع نے بتایا کہ تقریباً 7000 پولیس اہلکاروں نے شہر کے 142 اہم مقامات پر اس مشق میں حصہ لیا، جس میں عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس کی رہائش گاہ بھی شامل تھی، تاکہ اگلے ہفتے ممکنہ سڑکوں پر پرتشدد احتجاج کو کنٹرول کیا جا سکے۔ اس موقع پر عینی شاہدین نے بتایا کہ ڈھاکہ میں پولیس کی موجودگی میں زبردست اضافہ کیا گیا ہے جس سے رہائشیوں میں 13 نومبر کو امن و امان کی صورتحال کے بارے میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ بنگلہ دیش کا بین الاقوامی جرائم ٹریبونل جلد ہی شیخ حسینہ کے خلاف مبینہ جرائم پر اپنے فیصلے کی تاریخ کا اعلان کرنے والا ہے۔ ڈھاکہ پولیس نے اس تعیناتی کو اپنی معمول کی حفاظتی مشق کا حصہ قرار دیا ہے۔ بنگلہ دیش کی راجدھانی ڈھاکہ کے بڑے چوراہوں پر پولیس اہلکاروں کی بڑی تعداد کو انسداد فسادات آلات جیسے اسٹیل ہیلمٹ اور باڈی آرمر پہنے ہوئے دیکھا گیا۔ وہ پیدل چلنے والوں کے بیگ چیک کر رہے تھے اور مشکوک گاڑیوں کی جانچ کر رہے تھے۔ ڈھاکہ پولیس کے ترجمان محمد طالب الرحمن نے صحافیوں کو بتایا کہ ہماری معمول کی آپریشنل سرگرمیوں میں کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے فوری ردعمل کی مشقیں شامل ہیں۔ ایک اہلکار نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ہفتہ کی میگا ڈرل کا مقصد نہ صرف پولیس کے تعاون اور تیاری کا اندازہ لگانا تھا بلکہ 13 نومبر سے قبل راجدھانی میں کسی بھی ممکنہ تشدد یا بدامنی کو روکنے کے لیے بھی تھا۔ یہ مشق فوج کی جانب سے گزشتہ 15 مہینوں سے پولیسنگ ڈیوٹی کے لیے تعینات اپنے تقریباً 60 ہزار فوجیوں میں سے نصف کو واپس بلانے کے صرف تین دن بعد کی گئی ہے۔ بنگلہ دیش کی فوج نے کہا کہ فوجیوں کو آرام اور تربیت کی ضرورت ہے، لیکن انہوں نے فروری میں ہونے والے ممکنہ انتخابات کے لیے مکمل تعاون کا گردے کے نقصان کی علامات آنکھوں میں نظر آتی ہیں؛ ان کو نظر انداز کرنا مہنگا پڑے گا۔ آپ کی آنکھیں نہ صرف بینائی کا ذریعہ ہیں بلکہ یہ آپ کی صحت کی بھی عکاسی کرتی ہیں۔ آپ کی آنکھوں میں کوئی بھی مسلسل غیر معمولی علامات گردے کی سنگین بیماری سے منسلک ہو سکتی ہیں۔ ڈائیلاسز یا کڈنی ٹرانسپلانٹ ہی واحد آپشن رہ گئے ہیں۔ لہذا، ان کا فوری طور پر علاج کرنا ضروری ہے۔

آسٹریلیا کے ایئرپورٹ پر خوفناک دھماکہ، موبائل پاور بینک پھٹنے سے مسافر جھلس گیا

میلبرن، (ایجنسیاں): آسٹریلیا کے میلبرن انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ایک مسافر اس وقت جھلس گیا جب اس کی جیب میں رکھا لیتھیم پاور بینک اچانک پھٹ گیا اور آگ بھڑک اٹھی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق واقعہ قانٹس ایئر لائن کے بزنس لاؤنج میں پیش آیا جہاں پاور بینک حرارت کے باعث اچانک آگ پکڑ گیا۔ دھواں پھیلنے کے بعد لاؤنج میں موجود تقریباً 150 افراد کو فوری طور پر باحفاظت باہر نکال لیا گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق عملے نے فوراً متاثرہ مسافر کو شاور روم میں لے جا کر آگ بجھائی، جس کے بعد طبی عملے نے ابتدائی امداد فراہم کی۔ زخمی شخص کو اسپتال منتقل کیا گیا جہاں اس کی حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔ قانٹس ایئر لائن نے واقعے کے بعد اعلان کیا ہے کہ وہ پاور بینک اور لیتھیم بیٹریز کے استعمال سے متعلق اپنی پالیسی کا ازسرِ نو جائزہ لے رہی ہے اور جلد نئی ہدایات جاری کی جائیں گی۔ قابلِ ذکر ہے کہ متعدد بین الاقوامی ایئر لائنز پہلے ہی پاور بینک کے استعمال پر پابندی عائد کر چکی ہیں، جبکہ کچھ نے پاور بینک کی گنجائش اور چارجنگ کے حوالے سے بھی حدود مقرر کی ہیں۔

قابض اسرائیلی آبادکاروں کے یلغار میں 8 فلسطینی زخمی، القدس اور الخلیل میں درندگی کا نیا باب

غزہ: قابض اسرائیلی آبادکاروں نے اتوار کے روز مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینی شہریوں پر حملہ کر کے آٹھ فلسطینیوں کو زخمی کر دیا۔ یہ حملے القدس اور الخلیل میں کیے گئے جہاں صہیونی آبادکاروں نے سنگ باری اور لاٹھیوں سے فلسطینیوں کو نشانہ بنایا۔

البدیر انسانی حقوق تنظیم کے مطابق شمالی القدس کے علاقے عرب العراعرہ کے بدوی اجتماع پر آبادکاروں کے حملے میں سات فلسطینی مختلف نوعیت کے زخموں سے دوچار ہوئے۔

تنظیم نے بتایا کہ صہیونی آبادکاروں نے بدوی بستی پر دھاوا بولا، فلسطینی شہریوں پر تشدد کیا، ان کے پالتو جانوروں کے لیے بنائے گئے برکس (لوہے کی چادروں سے بنی جھونپڑیاں) جلا ڈالیں جس سے مقامی لوگوں کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

تنظیم نے خبردار کیا کہ ان حملوں کا تسلسل مقامی آبادی کے استحکام اور ان کے وجود کے لیے براہ راست خطرہ ہے اور یہ اقدامات دراصل جبری بے دخلی کے منصوبے کی تمہید ہیں۔ جنوبی الخلیل کی ام الخیر بستی میں بھی صہیونی آبادکاروں نے فلسطینی کسانوں پر اس وقت حملہ کیا جب وہ اپنی زمینوں میں کام کر رہے تھے۔

مقامی ذرائع نے خبر رساں ادارے ”اناضول“ کو بتایا کہ اس حملے میں نوجوان احمد شعیب الہذالین کے چہرے اور سر پر شدید چوٹیں آئیں جنہیں علاج کے لیے یطا کے سرکاری ہسپتال منتقل کیا گیا۔

ذرائع کے مطابق آبادکاروں نے جان بوجھ کر اپنے مویشیوں کو اس علاقے میں چرنے کے لیے چھوڑ دیا تاکہ فلسطینیوں کو اشتعال دلایا جا سکے اور ان کی زمینوں پر قبضہ جمایا جا سکے۔

فلسطینی عوام نے واضح کیا کہ یہ حملے قابض اسرائیل کی اس منظم سازش کا حصہ ہیں جس کا مقصد مغربی کنارے کے علاقوں کو جبری طور پر خالی کروا کر انہیں قابض اسرائیلی ریاست میں شامل کرنا ہے۔

یہ درندگی دراصل مغربی کنارے میں جاری اس وسیع اسرائیلی مہم کا حصہ ہے جو قابض فوج اور اس کے دہشت گرد آبادکاروں نے امریکہ کی پشت پناہی سے غزہ میں 7 اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع کی گئی نسل کش جنگ کے ساتھ ساتھ تیز کر دی ہے۔

قابض اسرائیل اور اس کے آبادکاروں کے ان حملوں کے نتیجے میں اب تک مغربی کنارے میں کم از کم 1069 فلسطینی شہید، تقریباً 10 ہزار زخمی اور 20 ہزار سے زائد گرفتار کیے جا چکے ہیں جن میں 1600 سے زیادہ معصوم بچے بھی شامل ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج کی حفاظت میں 833 صہیونیوں کا قبلہ اول پر دھاوا

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیلی ریاست کے 833 صہیونی آبادکاروں نے آج اتوار کے روز القدس شریف میں واقع مسجد اقصیٰ کے صحنوں پر حملہ کر کے مقدس مقام کی بے حرمتی کی۔ یہ کارروائی قابض اسرائیلی پولیس کی مکمل سکیورٹی میں انجام دی گئی۔ القدس گورنری کے مطابق صہیونی آبادکار جتھوں کی صورت میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے، انہوں نے اس کے صحنوں میں اشتعال انگیز گشت کیا اور تلمودی رسومات ادا کیں، جبکہ قابض فوج ان کی حفاظت پر مامور رہی۔ معلومات کے مطابق سیکڑوں آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ کے مشرقی حصے میں خاص طور پر مصلیٰ اور باب الرحمت کے قریب تلمودی عبادات انجام دیں۔ ذرائع نے بتایا کہ ان صہیونی گروہوں نے قبلہ اول کے اندر منظم انداز میں اشتعال انگیز چکر لگائے، انہیں قابض فوج کے رہنماؤں کی طرف سے نام نہاد ”ہیکل سلیمانی“ کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی، جس کے بعد وہ باب السلسلہ کے راستے باہر نکل گئے۔

رپورٹس کے مطابق گزشتہ ماہ نام نہاد یہودی تہواروں کے دوران ”جماعات الہیکل“ نامی شدت پسند صہیونی تنظیموں نے مسجد اقصیٰ پر ریکارڈ توڑ حملے کیے جن میں دس ہزار کے قریب آبادکار شریک ہوئے۔ یہ مسلسل دراندازیاں قابض اسرائیل کی ان خطرناک کوششوں کا حصہ ہیں جن کا مقصد القدس کی اسلامی اور تاریخی شناخت کو مٹانا ہے۔ یہ حملے مسجد اقصیٰ پر اسلامی حاکمیت کے لیے کھلا چیلنج ہیں۔

دوسری جانب اہلِ قدس اور فلسطینی عوام کی طرف سے مقدسات کے دفاع اور مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں اجتماع و پہرہ داری کی اپیلیں جاری ہیں تاکہ قابض اسرائیل اور صہیونی گروہوں کی ان سازشوں کو ناکام بنایا جا سکے اور اس پیغام کو دہرایا جائے کہ مسجد اقصیٰ ہماری عقیدے کی سرخ لکیر ہے جسے کسی صورت پامال نہیں ہونے دیا جائے گا۔

رفح جھڑپ کی مکمل ذمہ داری قابض اسرائیل پر عاید ہوتی ہے، ہتھیار نہیں ڈالیں گے: القسام

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے قابض اسرائیل کو رفح شہر میں اپنے مجاہدین کے ساتھ ہونے والی جھڑپ کی مکمل ذمہ داری کا مرتکب قرار دیا ہے۔ القسام نے واضح کیا کہ اس کے مجاہدین قابض علاقے کے اندر اپنے دفاع میں لڑ رہے تھے۔ اتوار کے روز جاری کردہ اپنے مختصر بیان میں القسام بریگیڈز نے کہا کہ قابض اسرائیل کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ القسام کے لغت میں ہتھیار ڈالنے کا تصور موجود ہے نہ ہی دشمن کے سامنے سر جھکانے کا۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب غزہ پر قابض اسرائیل کی مسلسل جنگ کے باعث وہاں کے حالات نہایت سنگین اور تباہ کن ہیں، اس کے باوجود القسام کے مجاہدین میدانِ جنگ میں ثابت قدم ہیں۔

القسام بریگیڈز نے بین الاقوامی ثالثوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں اپنی ذمہ داریاں نبھانے پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ وہ ایسے اقدامات کریں جن سے جنگ بندی برقرار رہ سکے اور قابض اسرائیل کو اس بات سے روکا جا سکے کہ وہ من گھڑت وجوہات کی آڑ میں جنگ بندی توڑ کر غزہ کے معصوم شہریوں کو نشانہ بنائے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ شہداء کی لاشوں کی بازیابی کا عمل انتہائی پیچیدہ اور خطرناک حالات میں انجام دیا گیا ہے، اور القسام نے موجودہ معاہدے کے تحت اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کر دی ہیں۔

القسام نے واضح کیا کہ باقی لاشوں کے نکالنے کے لیے اضافی فنی ٹیموں اور ساز و سامان کی ضرورت ہے، کیونکہ جنوبی غزہ کے وہ علاقے جہاں قابض اسرائیل نے قبضہ جما رکھا ہے، اب بھی میدانی اور لاجسٹک چیلنجوں سے دوچار ہیں۔

یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب چند گھنٹے قبل القسام بریگیڈز نے اعلان کیا کہ اس نے رفح شہر سے قابض اسرائیلی افسر ہدار گولدن کی لاش برآمد کر لی ہے۔ یہ پیش رفت اس نازک مرحلے پر سامنے آئی ہے جب غزہ میں جنگ بندی کو برقرار رکھنے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

انصار اللہ کا صنعا میں قابض اسرائیل اور امریکہ سے منسلک جاسوس نیٹ ورک پکڑنے کا انکشاف

صنعاء: یمن میں انصار اللہ تحریک نے اعلان کیا ہے کہ اس کی سکیورٹی فورسز نے ایک جاسوسی نیٹ ورک کو گرفتار کر لیا ہے جو امریکہ اور قابض اسرائیل کے لیے کام کر رہا تھا۔ یہ اعلان یمنی وزارتِ داخلہ کی جانب سے کیا گیا جو انصار اللہ کے زیر انتظام ہے۔

وزارتِ داخلہ نے اپنے بیان میں بتایا کہ ”سکیورٹی فورسز نے ایک جاسوسی نیٹ ورک پکڑا ہے جو امریکی خفیہ اداروں، موساد اور سعودی انٹیلی جنس کے درمیان قائم مشترکہ آپریشن روم سے براہِ راست ہدایات لے رہا تھا۔“ بیان میں کہا گیا کہ ”یہ ایک غیر معمولی سکیورٹی کامیابی ہے جو طویل نگرانی اور پیہم تحقیق کے بعد حاصل ہوئی، جس کے نتیجے میں دشمن کے خطرناک منصوبے اور غدار عناصر کے طریقہ کار بے نقاب ہو گئے۔“

وزارتِ داخلہ کے مطابق ”یہ خفیہ نیٹ ورک انصار اللہ حکومت کے سول و عسکری رہنماؤں، فوجی و سکیورٹی اداروں، ان کے دفاتر اور سرگرمیوں کی جاسوسی کر رہا تھا۔“

مزید بتایا گیا کہ ”اس نیٹ ورک نے یمن کے بنیادی ڈھانچے کا سراغ لگانے کی کوشش کی، دفاعی اور عسکری تنصیبات، میزائل لانچنگ سائٹس اور ڈرون ٹیکنالوجی سے متعلق مقامات کی تفصیلات اکٹھی کرنے کی سازش میں بھی ملوث تھا۔“ وزارتِ داخلہ نے الزام لگایا کہ ”یہی نیٹ ورک امریکہ اور قابض اسرائیل کے ان حملوں میں بھی شریک رہا جن میں بے گناہ یمنی شہریوں کا خون بہایا گیا، رہائشی علاقوں، بازاروں اور عوامی مقامات پر بمباری کی گئی۔ یہ کارروائیاں اس وقت تیز کی گئیں جب دشمن نے غزہ کے لیے یمن کے عوامی و عسکری تعاون کو روکنے کی کوشش کی“۔

انصار اللہ نے اس سے قبل بھی کئی جاسوسی نیٹ ورکس کو ناکام بنانے کا اعلان کیا تھا، جن میں آخری کارروائی مئی سنہ 2024ء میں ہوئی تھی، جب امریکہ اور قابض اسرائیل کے لیے کام کرنے والے ایجنٹوں کا ایک گروہ پکڑا گیا تھا۔

گذشتہ دو برسوں میں انصار اللہ تحریک نے قابض اسرائیل کے خلاف کئی میزائل اور ڈرون حملے کیے، جن میں بعض حملے بحرِ احمر میں اسرائیلی جہازوں یا تل ابیب جانے والی کشتیوں پر کیے گئے۔ انصار اللہ کے مطابق یہ تمام کارروائیاں ”غزہ کے حق میں مزاحمت اور حمایت“ کے طور پر انجام دی گئیں۔ اس کے جواب میں قابض اسرائیل نے یمن کے مختلف علاقوں بالخصوص دارالحکومت صنعاء پر متعدد فضائی حملے کیے جن میں عام شہریوں کے گھروں اور بنیادی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔

گیلاد عقوبت خانے میں قید فلسطینی اسیران شدید سردی، بھوک اور روزانہ کے تشدد کا شکار

غزہ: کلب برائے اسیران اور آزاد شدگان کے مطابق قابض اسرائیلی جیل ’عوفر‘ کے اندر قائم بدنام زمانہ معس ※ ر ’گیلاد‘ میں قید فلسطینی اسیران انتہائی خوفناک حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، جہاں روزانہ کی بنیاد پر چھاپے مارے جاتے ہیں اور ان کی زندگی کے معمولات پر سخت ترین پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ اتوار کے روز جاری بیان میں کلب برائے اسیران کی وکیل نے بتایا کہ اس عقوبت خانے میں 100 سے 120 کے درمیان فلسطینی اسیران 12 کمروں میں قید ہیں، ہر کمرے میں اوسطاً 16 اسیر رکھے گئے ہیں۔ اسیران کو شدید سردی کے موسم میں کپڑوں اور صفائی کے سامان کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ ان کے کپڑے ہفتے میں صرف ایک بار بدلے جاتے ہیں جبکہ پتلون صرف پھٹنے کی صورت میں تبدیل کی جاتی ہے، جس کے باعث بہت سے قیدی مہینوں تک ایک ہی پتلون پہننے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسیران کو نہانے کے لیے روزانہ برف جیسا ٹھنڈا پانی استعمال کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور وہ بھی کھلی فضا میں، جہاں نہ پردے کا انتظام ہے نہ سہولت۔ وہ صابن کے بجائے برتن دھونے والا مائع استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ دن میں صرف دو مختصر اوقات میں ممکن ہوتا ہے، جنہیں ’فورہ‘ کہا جاتا ہے اور ہر بار کا وقت بیس منٹ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ کھانے پینے کے بارے میں اسیران نے بتایا کہ ان کی خوراک محض خشک روٹی اور دہی تک محدود کر دی گئی ہے۔ ہفتے میں صرف ایک بار ٹونا مچھلی یا ساسیج جیسی معمولی خوراک دی جاتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق نیند کے حالات بھی نہایت اذیت ناک ہیں۔ قیدیوں کے لوہے کے پلنگوں پر انتہائی پتلے گدے بچھے ہوتے ہیں جن پر سونا ممکن نہیں، اس لیے اکثر قیدی فرش پر سونے پر مجبور ہیں۔ ہر اسیر کو صرف ایک کمبل اور ایک تولیہ دیا جاتا ہے جو کئی ہفتوں تک تبدیل نہیں کیا جاتا اور وہ بھی اکثر گندا اور ناکافی ہوتا ہے۔ اسیران نے بتایا کہ معس ※ ر کے اندر شدید سردی ان کی تکلیفوں کو دوچند کر رہی ہے کیونکہ کھڑکیاں لوہے کی سلاخوں والی ہیں جن سے ٹھنڈی ہوا اور بارش اندر داخل ہوتی رہتی ہے۔ قابض فوج کے اہلکار آئے دن محض معمولی باتوں پر جھڑپیں کرتے اور سزائیں دیتے ہیں جیسے کھڑکی کے قریب کھڑا ہونا یا جماعت سے نماز ادا کرنا۔ رپورٹ کے مطابق قابض انتظامیہ قیدیوں کو تنہائی میں رکھنے، مار پیٹ یا برقی جھٹکوں کی سزائیں دیتی ہے۔ حال ہی میں دو فلسطینی اسیران محمد القاضی (مخیم الجلزون) اور علی ابو عطیہ (بیتونیا) کو اسی بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اسی طرح بزرگ اسیر شیخ جمال الطویل کو اس وقت گیس اسپرے سے جھلسایا گیا جب انہوں نے ایک قابض افسر کو عبرانی زبان میں ’تودا‘ (شکریہ) کہنے سے انکار کر دیا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

انسان دوستی اور عوامی تحفظ

کتوں کے کاٹنے کے واقعات میں تیزی سے اضافے کی روشنی میں سپریم کورٹ نے ہدایت کی ہے کہ کتوں کے داخلے کو روکنے کے لیے ہر تعلیمی ادارے، اسپورٹس کمپلیکس، بس اسٹینڈ، ڈپو اور ریلوے اسٹیشن پر باڑ لگائی جائے۔ سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے یہ حکم جمعہ کو آوارہ کتوں کے معاملے پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے دیا۔ عدالت نے ہدایت کی کہ بلدیاتی ادارے وقتاً فوقتاً معائنہ کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ایسے علاقے آوارہ کتوں سے پاک ہیں۔ انہیں ادارہ جاتی علاقوں اور شاہراہوں سے ہٹانے کے حکم کو وسیع تناظر میں لینے کی ضرورت ہے۔ یہ بات ناقابل تردید ہے کہ آوارہ کتوں کا مسئلہ نہ صرف قومی دارالحکومت ریجن بلکہ پورے ملک میں سنگین ہے۔ اس بار عدالت نے عوام کی حفاظت کو ایک بار پھر سب سے آگے رکھا ہے۔ عدالت نے تعلیمی اداروں، اسپتالوں، ریلوے اسٹیشنوں اور بس اسٹینڈز جیسے ادارہ جاتی علاقوں میں کتے کے کاٹنے کے بڑھتے ہوئے واقعات کا نوٹس لیا۔ عدالت نے نیشنل ہائی وے اتھارٹی سمیت تمام حکام کو شاہراہوں سے آوارہ کتوں اور دیگر جانوروں کو ہٹانے اور انہیں پناہ گاہوں میں منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو، مقامی میونسپل باڈیز کے ذریعے ان اداروں کے علاقوں کی نشاندہی کرنی چاہیے جہاں آوارہ کتے پائے جاتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے انسانوں اور جانوروں کی کشمکش کے اس بڑھتے ہوئے پیچیدہ مسئلے پر سخت موقف اختیار کیا ہے۔ آوارہ کتوں کا انتظام، حفاظت اور صحت اس کی ترجیح ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس بڑھتے ہوئے سنگین مسئلے کا ذمہ دار کون ہے؟ واضح طور پر اگر جانوروں کی پیدائش پر قابو پانے کے ضوابط کو سنجیدگی سے لیا جاتا تو آوارہ کتوں کا مسئلہ اس حد تک نہ بڑھتا اور نہ ہی اسے سڑکوں سے ہٹانا پڑتا۔ اگرچہ عدالت اپنے آخری نظر ثانی شدہ حکم میں عدالت نے حکم دیا تھا کہ کتوں کی نس بندی اور ویکسینیشن کیا جائے اور پھر انہیں واپس اسی جگہ چھوڑ دیا جائے۔ اس بار حکم واضح ہے۔ اب حکام کو آوارہ کتوں اور دیگر جانوروں کو ادارہ جاتی علاقوں اور شاہراہوں سے ہٹانا ہی ہوگا۔ انہیں واپس اسی مقام پر چھوڑا نہیں جا سکتا۔ حکم کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں، بلدیاتی اداروں اور میونسپل کارپوریشنوں کے حیوانات کے محکموں کے سکریٹریوں کو فریق بنایا گیا ہے۔ بنچ نے یہ بھی کہا کہ وہ ہائی کورٹس میں زیر التوا اسی طرح کی درخواستوں کو سپریم کورٹ میں منتقل کرے گا تاکہ اس مسئلہ پر قومی پالیسی بنائی جائے۔ عدالت نے کہا کہ اس نے جان بوجھ کر آوارہ کتوں کو اسی مقام پر چھوڑنے کے خلاف ہدایت کی جہاں سے انہیں اٹھایا گیا تھا، کیونکہ ایسا ہونے سے آوارہ کتوں سے ایسے ادارہ جاتی علاقوں کو چھڑانے کے لیے جاری کردہ ہدایات کی تاثیر کو نقصان پہنچے گا۔ بنچ نے راجستھان ہائی کورٹ کے اگست کے ایک حکم کا حوالہ دیا، جس نے شہر کی سڑکوں اور شاہراہوں پر آوارہ جانوروں کے خطرے سے نمٹنے کے لیے ہدایات جاری کی تھیں۔ عدالت عظمیٰ نے تمام ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور NHAI کے حکام کو ہدایت دی کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں ریاستی شاہراہوں، قومی شاہراہوں اور قومی ایکسپریس وے سے تمام مویشیوں اور دیگر آوارہ جانوروں کو ہٹانے کو یقینی بنائیں۔ مجموعی طور پر، عدالت عظمیٰ نے انسانی ہمدردی اور عوامی تحفظ کے خدشات کے درمیان توازن قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

ظہران ممدانی کی کامیابی پر مسلمانوں کی حیرتناک خوشی

ذکی نور عظیم ندوی

دنیا میں سیاست اب صرف عوامی خدمت یا نظریاتی بنیادوں پر نہیں بلکہ مختلف موضوعات کی بنیاد پر ہونے لگی ہے۔ رنگ، نسل، زبان، مذہب اور قومیت اور دیگر نہ جانے کون کون سے موضوعات کسی نہ کسی انداز میں موثر کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح کی صورتحال نیویارک جیسے بڑے شہر کے میئر کے الیکشن میں ہندوستانی نژاد ظہران ممدانی کی کامیابی میں بھی نظر آئی۔ بظاہر یہ ایک بڑی سیاسی جیت ہے، کیونکہ ان کے خلاف مؤثر طبقے اور شخصیات یہاں تک کہ امریکی صدر ٹرمپ جیسے افراد سرگرم تھے۔

مگر حیرت ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ اس کامیابی پر اس قدر خوش کیوں ہو رہا ہے۔

بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ خوشی دراصل ایک فکری مغالطہ ہے۔ صرف کسی نام میں "زہران"، "احمد" یا "ممدانی" یا اس جیسی چند الفاظ شامل ہو جانے سے وہ شخص اسلام کا نمائندہ نہیں بن جاتا۔ اسلام میں شناخت کی بنیاد ایمان، عمل، عقیدہ اور کردار ہے، محض نام نہیں۔

ظہران ممدانی کے بیانات اگر غور سے پڑھے جائیں تو وہ نہ صرف اسلامی عقیدے سے متصادم ہیں بلکہ ان میں الحاد، مذہبی انتشار، اور صریح گمراہی کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً ان کا کہنا کہ "خدا ہم جنس پرست ہے" — یہ صرف ایک ناپختہ خیال نہیں بلکہ توہینِ الٰہی کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ کہنا کہ "مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ یہ کہاں لکھا ہے، میں ہمیشہ ایل جی بی ٹی کی حمایت کرتا رہوں گا" دراصل مذہبی اصولوں کی صریح نفی ہے۔ اسلام میں ہم جنس پرستی کو فحاشی، گناہ کبیرہ اور عذاب الٰہی کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس ظہران ممدانی کا یہ کہنا کہ وہ نہ صرف ہم جنس پرستوں کی حمایت کریں گے بلکہ ان کے لیے دفتر کھولیں گے، اسلام کے بنیادی اخلاقی اصولوں کے منافی ہے۔

مزید یہ کہ وہ خود اعتراف کرتے ہیں کہ وہ "اسلام پر ایمان رکھتے ہیں" لیکن ساتھ ہی کبالہ (Kabbalah) کی ڈوری پہننے اور یہودی مذہبی عقائد میں شرکت کو بھی اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ بات دراصل عقیدۂ توحید کے مقابل ایک صریح فکری انحراف ہے۔ اسلام کا بنیادی کلمہ 'لا الٰہ الا اللہ' اسی دورخی کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ ایمان میں کسی دوسری مذہبی علامت کو شامل کرنا شرک کی ایک شکل ہے۔

ان کے دوسرے اقوال، جیسے کہ "میں عیسائی مشنریوں کے ساتھ یسوع کے نام پر دعا کرتا ہوں اور آمین کہتا ہوں" "یا" مجھے اسماعیلیوں کی تعریف کرنے میں شرم محسوس نہیں ہوتی" دراصل یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مذہب کو ایک سماجی روایت سمجھتے ہیں، نہ کہ ربانی حقیقت۔ ان کے نزدیک مذہب ایک ثقافتی شناخت ہے جسے انسان اپنی مرضی سے اختیار اور رد کر سکتا ہے۔ یہی وہ نظریہ ہے جو مغرب میں سیکولرزم کے نام پر پروان چڑھا یعنی مذہب انسان کی نجی زندگی تک محدود ہو، اور اخلاقی حدود کو شخصی آزادی کے تابع سمجھا جائے۔

ایسے شخص کے بارے میں مسلمانوں کا یہ سوچنا کہ "وہ ہمارا نمائندہ ہے" دراصل خود اپنی فکری بنیادوں سے غفلت کی علامت ہے۔

اسلام میں "نمائندگی" ایمان و عمل سے طے ہوتی ہے، نسب یا قوم سے نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ سے فرمایا تھا:

"فاطمہ بنت محمد! اپنے اعمال کرو، میں تمہیں اللہ کے سامنے کچھ نفع نہیں دے سکتا۔"

جب نبی کی بیٹی کو محض نسبت پر عافیت نہیں، تو کسی زہران ممدانی کو صرف "مسلمان" کہہ دینا ایک سطحی سوچ کے سوا کچھ نہیں۔

یہ افسوس ناک پہلو بھی قابل غور ہے کہ آج کے مسلمان — خصوصاً مغرب میں بسنے والے — کسی بھی ایسے شخص کی کامیابی پر فخر محسوس کرتے ہیں جو اسلام کا نام لیتا ہو، چاہے اس کے افکار اسلام کے سراسر منافی کیوں نہ ہوں۔ یہ دراصل کمزور ایمان اور فکری مرعوبیت کا نتیجہ ہے۔ ہمیں مغرب کے سیکولر ماحول میں اپنی شناخت کے دفاع کی بجائے، ان کی تعریف وتائید میں فخر محسوس ہونے لگا ہے۔ یہ فکری شکستگی کا سب سے بڑا مظہر ہے۔

ظہران ممدانی کی کامیابی بلاشبہ سیکولر تناظر میں ایک بڑی سیاسی کامیابی ہے کہ ایک سفید فام، غیر یورپی، غیر عیسائی پس منظر رکھنے والا شخص ایسے شہر کا میئر بنا جو دنیا کا سیاسی وثقافتی مرکز سمجھا جاتا ہے۔

لیکن اس کامیابی کو دینی یا ایمانی نقطہ نظر سے سراہنا قطعاً درست نہیں۔ یہ وہی فکری دوغلا پن ہے جو مسلمانوں میں جدید دور کی سب سے بڑی کمزوری یعنی سیاست کے نام پر ایمان سے دستبرداری کا سبب بنتا جا رہا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنی خوشیوں کے معیار کو بدلیں۔ اگر کسی کی کامیابی ایمان، دیانت، اور حق پسندی پر مبنی ہے، تو یقیناً وہ قابلِ مبارک باد ہے۔ لیکن اگر وہ شخص دین کے بنیادی اصولوں کی تضحیک کرتا ہے، تو اس کی کامیابی اسلامی نقطہ نظر سے قابل فخر نہیں بلکہ فکر کا لمحہ ہونی چاہیے۔ قرآن نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا:

ظہران ممدانی کی جیت اگر کسی چیز کی علامت ہے تو وہ اس نئے دور کی علامت ہے جہاں مذہب کا نام صرف نمائشی حیثیت رکھتا ہے، مگر عمل، عقیدہ اور اخلاق سب سیکولرزم کے تابع ہیں۔ یہ کامیابی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ "نام" سے زیادہ "نظام فکر" اہم ہے۔ مسلمانوں کو اب یہ سمجھنا ہوگا کہ ہر وہ شخص جو اسلام کے نام کا سہارا لے کر اس کے اصولوں کو مسخ کرے، دراصل وہ اسلام کے مفہوم کو کمزور کر رہا ہے، چاہے وہ کتنی ہی بڑی سیاسی کرسی پر کیوں نہ بیٹھا ہو۔

□□□

مراسلہ

ظہران ممدانی کو فتح مبارک

مکرمی! ممدانی کو میئر منتخب ہوتے ہی ہندوپاک کے سوشل میڈیا نے مذہبی جنونیت کا بگل بجادیا۔ سوشل میڈیا کا کوئی بھی پلیٹ فارم کھولیں ممدانی کے مذہب پر گفتگو ہو رہی ہے۔ لوگ نو منتخب شدہ ناظم شہر (Newly-elected Mayor) کے مذہب پر خوب لکھ رہے ہیں، کامنٹ کر رہے ہیں اور بحث ومباحثہ میں مگن ہیں۔ مسلم خوش ہیں کہ ایک مسلم رہنما کا انتخاب ہوا اور شیعہ پھولے نہیں سما رہے ہیں کہ بھئی، نیویارک کا میئر شیعہ ہے۔ شیعہ حضرات عاشورہ کی مجلس میں شرکت، محفل مسرت میں شرکت اور عمار نقشوانی کی تین شیعہ منتخب رہنما کی لائیو سوال - جواب کی پوسٹس کو شیئر کر رہے ہیں۔ میں نے کچھ ایرانی لوگوں کی ریلز دیکھی اور ان کی مزاحیہ گفتگو سنی۔ وہ کہہ رہے ہے کہ نیویارک کو تو "حسینیہ" بنادیا ہے، اب وہائٹ ہاؤس کی باری ہے۔ مستزاد یہ کہ کل ہم نے اتفاق سے ایکس کھول لیا وہاں ایک یوزر نے ممدانی کی کسی پوسٹ کی ریپلائی کو شیئر کیا ہوا تھا جس میں جناب میئر نے خود لکھا تھا کہ "میں شیعہ اثنا عشری ہوں۔"

کئی پاکستانی شیعہ کی پوسٹس نظر سے گزری تو انہوں نے بے ساختہ اور فراخ دلی سے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ مبارک ہو، نیویارک میں شیعہ میئر منتخب۔ ایک یوزر نے تو طنز ومزاح میں یہاں تک لکھ دیا کہ "شیعہ شیعہ کافر" کہنے والوں کو بھی ممدانی کی جیت مبارک۔ ایکس کے ایک یوزر نے انگلش پوسٹ میں لکھا تھا کہ ممدانی شیعہ ہے مسلمان نہیں۔ "یہ ہے مذہبی جنونیت۔"

مغربی دنیا میں پلنے والے برصغیر کے آزاد خیال حضرات بھی اس 'مذہبی گفت وشنید' سے مستثنیٰ نہیں۔ مغربی دنیا میں بھی ممدانی کے مذہب اور مسلمان ہونے پر گفتگو کی جا رہی ہے کیوں کہ امریکہ جیسے غیر مسلم بلکہ بعض مسلم نقاد کے مطابق 'اسلام مخالف ملک' کے قلب شہر - نیویارک میں ایک مسلم رہنما کا انتخاب حقیقتاً غیر معمولی ہے۔ مغربی دنیا ممدانی کی پرسنالیٹی، پالیسی، مسلم نیس Muslimness اور ڈیموکریٹک پارٹی کے مستقبل پر گفتگو کر رہی ہے۔ ممدانی، امریکی تاریخ میں اکیسویں صدی کا سب سے پہلا جوان مسلم میئر منتخب ہوا ہے۔ ارب پتی لوگوں کے بیچ اور ان کی ایڑی چوٹی کی پر زور مخالفت کے باوجود کامیابی حاصل کرنا قابل تعریف ہے۔ سچ کہیں تو برسر اقتدار صدر مملکت کے ممدانی مخالف بیان کو خیال خام ثابت کرنا، تاریخی اور شاندار جیت حاصل کرنا انڈین نژاد ممدانی قابل صد افتخار ہے۔ عمر محض ۳۴ برس، ڈیموکریٹک پارٹی اور ہندوستانی مہاجر ممدانی کی انتخابی فتح پر بھی خوش ہیں۔ ممدانی نے فری ٹرانسپورٹیشن، رینٹ فریز، فری چائلڈ کیئر اور افورڈیبلیٹی کے نعروں اور وعدوں پر جیت حاصل کی ہے۔ اس نے لوگوں سے فرداً فرداً ملاقات کی۔ ان کو باور کرایا کہ وہ بھی انہی میں سے ہے۔ وہ بھی اسی سماج کا حصہ ہے اور انہیں اقتصادی بحران سے نکالنے کے لیے لڑ رہا ہے۔ اس نے ووٹرس کے دل میں جگہ بنائی۔ لوگوں سے نہایت مسکراتے ہوئے ملتا رہا۔ انہیں محسوس تک نہ ہونے دیا کہ میئر کا اسٹیٹس عام لوگوں سے بلند ہوتا ہے۔

ممدانی کی جیت تاریخی اور قابل صد افتخار ہے۔ اس نے دن رات محنت کی۔ نہایت عاقلانہ گفتگو کی۔ بلا تفریق مذہب وملت سب کے ساتھ چلا، مذہبی جنونیت کا کہیں بھی اظہار نہیں کیا۔ مسلمانوں کے ساتھ تھا تو یہودیوں کے ہمراہ بھی۔ مذہبی افراد کو اپنا گرویدہ بنایا تو لامذہب گروہ کو اپنا شیدائی۔ بے باکانہ عالمی سیاست پر گفتگو کی۔ اسرائیلی تجاوز کی کھل کر مخالفت کی۔ فلسطین پر زور کی حمایت کی۔ سنجیدہ اور نپے تلے الفاظ کے ساتھ عالمی سیاست پر تبصرہ کیا۔ مذہب کا تعلق انسان کی ذات اور اللہ کی ذات سے وابستہ ہے۔ مسلمانوں کو مذہبی لہو ولعب میں اپنا وقت ضائع کیے بنا "سیکھنا - سکھانا چاہیے۔ یہی قرآن کا اولین پیغام ہے اور یہی انبیاء کی بعثت کا مقصد۔ مبارک ممدانی!

عظمت علی
نئی دہلی

ایس آئی آر سروے: عوامی اعتماد کا امتحان

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

مانا جاتا ہے کہ جمہوریت میں ووٹ کا عمل شفاف ہوتا ہے، مگر انتخاب کی غیر جانبداری کا انحصار صرف گنتی پر نہیں بلکہ اس فہرست پر ہوتا ہے جس سے طے ہوتا ہے کہ کون ووٹ ڈالے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے نئے ایس آئی آر، یعنی 'اسپیشل انٹنسیو ریویژن' پر سب کی نظریں ٹکی ہوئی ہیں۔ اس مہم کا مقصد بظاہر نہایت اچھا معلوم ہوتا ہے، غلطیوں کی درستی، دہراؤ والے ناموں کا خاتمہ اور شفافیت کو یقینی بنانا۔ مگر جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے، اچھی نیت سے شروع کی گئی مہمات ہمیشہ اعتماد کے ترازو پر پوری نہیں اترتیں۔

کاغذی طور پر دیکھا جائے تو ایس آئی آر ایک ایسا گھر گھر ہونے والا قومی سروے ہے جو ملک کے تقریباً 97 کروڑ رائے دہندگان کی تفصیلات کی جانچ کر کے ان کے نام یا تو درست کرے گا، یا انہیں فہرست سے ہٹائے گا، یا نئے اہل ووٹروں کو شامل کرے گا۔ اس مقصد کے لیے الیکشن کمیشن نے 1950 کے پیپلز ریپریزنٹیشن ایکٹ کی دفعات 21 اور 22 کا سہارا لیا ہے لیکن بہار کے تجربے نے واضح کر دیا ہے کہ کاغذی قانون اور عملدرآمد میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ وہاں ودھان سبھا انتخابات کے آغاز سے قبل ایس آئی آر کا عمل مکمل کیا گیا تھا، جس میں لاکھوں ایسے ووٹر ملے جن کا یا تو انتقال ہو چکا تھا، یا جن کے نام ایک سے زیادہ حلقوں میں درج تھے، یا وہ اپنے پتے پر موجود نہیں پائے گئے۔

اس مہم کے حق میں سرکاری دلیل یہی پیش کی گئی کہ "صفائی کرو، اعتماد بڑھاؤ"، مگر اس نعرے میں ایک پوشیدہ اندیشہ بھی چھپا ہے، یہ مہم کب انتظامی قاعدہ رہتی ہے اور کب سیاسی پروجیکٹ میں بدل جاتی ہے، اسے پہچاننا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ بے شک ہر جمہوریت چاہتی ہے کہ اس کی ووٹر فہرست صاف ستھری اور درست ہو، لیکن "صفائی" کا لفظ بعض اوقات مشکوک بن جاتا ہے۔ بہار میں حزب اختلاف کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر دراصل ووٹروں کو محروم رکھنے کی ایک پوشیدہ کوشش تھی اور خاص طور پر مہاجر مزدوروں اور اقلیتی طبقوں کے ووٹ بڑی تعداد میں فہرست سے حذف کر دیے گئے۔ مغربی بنگال میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے تو اسے براہ راست این آر سی سے جوڑتے ہوئے کہا کہ یہ ووٹروں کی شناخت کے بہانے شہریت کی چھان بین کا نیا راستہ کھول سکتا ہے۔

الیکشن کمیشن نے ان تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہر نام کو ہٹانے سے پہلے مکمل طریقہ کار اپنایا جاتا ہے، اور ہر شہری کو اپیل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ "گھر پر نہ ملنے" اور "ووٹ دینے کے حق سے محروم ہونے" کے درمیان فاصلہ بہت کم ہے۔ ایک مزدور جو سال کے دس مہینے اپنے گاؤں سے باہر کام کرتا ہے، وہ باآسانی فہرست سے غائب ہو سکتا ہے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں اعتماد کا مسئلہ جنم لیتا ہے۔ یہ عدم اعتماد صرف عوام اور ریاست کے درمیان نہیں رہتا بلکہ بعض اوقات خود الیکشن کمیشن اور سیاسی جماعتوں کے درمیان بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ حکمران جماعت کا کہنا ہے کہ کمیشن نے بہترین کارکردگی دکھائی اور مشکل حالات میں بھی اس کام کو مکمل کیا۔ ان کا استدلال ہے کہ اگر واقعی بہار جیسی بیدار ریاست میں لاکھوں ووٹروں کے نام غلط طریقے سے ہٹائے گئے ہوتے تو تمام جماعتوں میں شور مچ جاتا، مگر ایسا نہیں ہوا۔ تقریباً نوے ہزار پولنگ ایجنٹوں نے فہرستوں کی جانچ کی، مگر کسی بڑے پیمانے کی بے ضابطگی سامنے نہیں آئی۔

عظیم اتحاد کے رہنما اس سے متفق نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ عوامی سطح پر ایس آئی آر ایک زمینی مدعا بن سکتا تھا مگر انتخابی مہم میں یہ موضوع دب گیا۔ اب اصل فیصلہ بہار کے نتائج دیں گے۔ اگر ووٹنگ کا فیصد پچھلی بار کی طرح پچپن فیصد کے قریب رہتا ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ عوام کا نظام پر اعتماد قائم ہے، اور اگر شرح ووٹنگ تیس فیصد تک گر جاتی ہے تو سمجھا جائے گا کہ عوامی اعتماد متزلزل ہو چکا ہے۔ اب جب کہ الیکشن کمیشن پورے ملک میں ایس آئی آر مہم شروع کرنے جا رہا ہے تو اسے سب سے بڑا چیلنج بین الریاستی ہجرت کا سامنا ہوگا۔ کروڑوں لوگ اپنی جائے پیدائش سے ہٹ کر مختلف اضلاع اور ریاستوں میں روزگار کے سلسلے میں رہتے ہیں۔ ایسے میں گھر گھر جا کر تصدیق کرنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ مہاجر مزدوروں کے ووٹ فہرست سے ہٹ جانے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اگر اس پہلو پر حساسیت نہ برتی گئی تو جمہوریت کے سب سے کمزور طبقات یعنی غریب، مزدور اور بے زمین لوگ جمہوری عمل سے غائب ہو جائیں گے۔

قانون تو پیپلز ریپریزنٹیشن ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت مخصوص نظرثانی کی اجازت دیتا ہے، مگر اعتماد اور ابلاغ محض قانون سے قائم نہیں ہوتے۔ جب کسی کا نام بغیر وجہ کے فہرست سے غائب ہو جائے، یا اس سے ایسے دستاویز مانگے جائیں جو اس کے پاس نہ ہوں، یا فارم صرف انگریزی میں بانٹے جائیں، تو عوامی یقین متزلزل ہوتا ہے۔ الیکشن کمیشن کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا کام ووٹروں کی شہریت طے کرنا نہیں بلکہ ان کے حق رائے دہی کی توثیق کرنا ہے۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران آزادانہ آڈٹ رپورٹ میں یہ انکشاف ہوا تھا کہ کئی ریاستوں میں دس فیصد تک ووٹر فہرستوں میں گڑبڑیاں موجود تھیں۔ ہر دس میں سے ایک ووٹر یا تو غلط درج تھا یا غلطی سے حذف کر دیا گیا تھا۔ اب اس ملک گیر ایس آئی آر میں ان خامیوں کو درست کرنے کا موقع ہے، مگر اگر 'جوڑنے' سے زیادہ 'ہٹانے' کا رجحان غالب آ گیا تو نتائج نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں۔

شفافیت ہی وہ بنیاد ہے جس پر جمہوریت کا ستون کھڑا ہے۔ اگر فہرست درست ہو مگر عمل منصفانہ نہ ہو، یا عمل درست ہو مگر فہرست غلطیوں سے بھری ہو، دونوں صورتوں میں جمہوریت کمزور ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن کو جدید تکنیک، شراکتی نظام اور عوامی مواصلت کے ذریعے توازن قائم رکھنا ہوگا۔ نام شامل کرنا آسان اور ہٹانا مشکل ہونا چاہیے۔ کسی کو فہرست سے نکالنے سے قبل مضبوط ثبوت درکار ہوں۔ مہاجر مزدوروں کے لیے خصوصی ضابطے بنائے جائیں، رجسٹریشن کے طریقے آسان اور مقامی زبانوں میں دستیاب ہوں، آدھار یا موبائل کے ذریعے تصدیق ممکن بنائی جائے اور سب سے بڑھ کر تمام اعداد وشمار کو ضلع اور بوتھ سطح پر عوام کے سامنے رکھا جائے تاکہ کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔

حزب اختلاف کا یہ خدشہ اپنی جگہ برقرار ہے کہ کہیں ایس آئی آر کے پردے میں خفیہ طور پر این آر سی جیسا کوئی عمل نہ ہو رہا ہو۔ لیکن الیکشن کمیشن پر لازم ہے کہ وہ اس تاثر کو شفافیت، وضاحت اور عوامی اعتماد سے زائل کرے۔ جمہوریت محض نظام کا نام نہیں، یہ اعتماد کا رشتہ ہے جو ریاست اور شہری کے درمیان قائم ہوتا ہے۔ اگر یہ رشتہ کمزور ہو جائے تو ادارے مضبوط رہ کر بھی بے اثر ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کی جمہوریت مضبوط ضرور ہے مگر ناقابلِ تسخیر نہیں۔ اگر عوام اپنے ووٹ کے نظام پر سے اعتماد کھو دیں تو جمہوریت کا ایک جز سانس لینا چھوڑ دیتا ہے۔ ایس آئی آر جیسی مہمات یقیناً ضروری ہیں، مگر ان کی روح ہم جہت، حساس اور شفاف ہونی چاہیے۔ یہ صرف ووٹر لسٹ کی درستی نہیں بلکہ عوامی یقین کی بحالی کا امتحان ہے۔ اگر الیکشن کمیشن اس امتحان میں کامیاب ہو گیا تو یہ نہ صرف ایک انتظامی کارنامہ ہوگا بلکہ جمہوری شعور کے استحکام کی علامت بھی بنے گا کیونکہ ووٹر فہرست کی شفافیت ہی دراصل جمہوریت کے ضمیر کی شفافیت ہے۔

□□□

نئی نسل اور موبائل کلچر، ایک نئی غلامی کی داستان

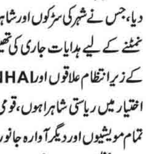

مولانا قاری محمد یوسف عزیزی قادری

دنیا کے بدلتے ہوئے منظرنامے میں اگر کسی ایک شے نے انسانی زندگی کے ہر گوشے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے تو وہ ہے "موبائل فون"۔ یہ چھوٹا سا آلہ جو کبھی محض رابطے کا ذریعہ تھا، اب پوری کائنات کی کھڑکی بن چکا ہے۔ یہ وہ جادوئی آلہ ہے جس نے انسان کو ایک لمحے میں ہزاروں میل دور لے جانے کی صلاحیت دے دی، مگر اسی کے ساتھ یہ آہستہ آہستہ انسان کے اندر سے انسانیت، سماجی شعور اور خاندانی اقدار کو چاٹتا جا رہا ہے۔ نئی نسل کے ہاتھوں میں جب یہ موبائل ایک کھلونا نہیں بلکہ زندگی کا لازمی جز بن گیا، تو گویا ایک نئی تہذیبی تبدیلی کی بنیاد پڑ گئی۔ موبائل کلچر کا ظہور بیسویں صدی کے آخر میں ٹیکنالوجی کے انقلاب کے طور پر ہوا، مگر اکیسویں صدی کی تیز رفتار زندگی نے اسے انسان کا دوسرا وجود بنا دیا۔ آج ایک بچہ جو بولنا سیکھ رہا ہوتا ہے، اس کے ہاتھ میں کھلونے کی جگہ موبائل ہوتا ہے۔ نوجوان جو کبھی دوستوں کے ساتھ کھیل کے میدان میں اپنی توانائیاں خرچ کرتا تھا، اب اسکرین کے سامنے اپنی آنکھوں اور دماغ کو سمیٹ کر بیٹھ گیا ہے۔ والدین جو کبھی اپنی اولاد کے مزاج و رویے کے قریب ہوتے تھے، اب وہاٹس ایپ گروپس اور یوٹیوب شارٹس میں خود بھی گم ہیں۔ یہ سب منظرنامے ایک اجتماعی تغیر کی نشاندہی کرتے ہیں جسے "موبائل کلچر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ایک ایسا کلچر جس نے نسلِ نو کی سوچ، ترجیحات اور اقدار کو ازسرِ نو تشکیل دیا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو موبائل کلچر نے محض رابطے کو آسان نہیں بنایا بلکہ انسانی زندگی کے پورے ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا۔ تعلیم، تفریح، دوستی، محبت، خریداری، مذہب، سیاست، حتیٰ کہ عبادت تک، ہر چیز اب موبائل اسکرین کے گرد گھوم رہی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ انقلاب واقعی انسانی ترقی کا نشان ہے، یا یہ ایک ایسی زنجیر ہے جسے نئی نسل نے اپنی مرضی سے گلے میں ڈال رکھا ہے؟ نئی نسل کا المیہ یہ ہے کہ اس نے موبائل کو "سہولت" نہیں بلکہ "ضرورت" سمجھ لیا ہے۔ آج کے نوجوان کے لیے موبائل بند ہونا ایسے ہے جیسے سانس رک جانا۔ انٹرنیٹ کے بغیر لمحہ گزارنا ایک عذاب بن چکا ہے۔ سوشل میڈیا کے اسیر نوجوان اپنی زندگی کے قیمتی لمحات لائکس، کمنٹس اور فالوورز کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ وہ اپنی شخصیت کی شناخت حقیقی دنیا میں نہیں بلکہ اسکرین پر موجود "پروفائل" میں ڈھونڈ رہے ہیں۔ انسٹاگرام کے فلٹرز نے ان کے چہروں پر مصنوعی مسکراہٹیں سجائی ہیں اور ٹک ٹاک نے ان کے اندازِ بیان کو مصنوعی بنا دیا ہے۔ اس موبائل کلچر نے نئی نسل کے رویوں میں جو نفسیاتی تبدیلی پیدا کی ہے، وہ زیادہ خطرناک ہے۔ اب گفتگو کتابی نہیں تصویری ہو گئی ہے، الفاظ کم ہو گئے ہیں، اور اظہارِ خیال ایموجی میں سمٹ گیا ہے۔ دوستیاں لائکس پر اور دشمنیاں تبصروں پر ٹوٹتی ہیں۔ گفتگو کی جگہ چیٹ، ملاقات کی جگہ ویڈیو کال، مطالعہ کی جگہ شارٹس اور علم کی جگہ افواہیں آ گئی ہیں۔ تعلیم کا دائرہ بھی موبائل کے زیرِ اثر آ گیا ہے۔ آن لائن کلاسز اور ڈیجیٹل لرننگ کے نام پر طلبہ نے محنت کے بجائے نقل کو اپنا لیا ہے۔ معلومات حاصل کرنے کی صلاحیت بڑھی ہے مگر علم کی گہرائی کم ہو گئی ہے۔ جہاں پہلے کتاب کے مطالعے سے ذہن میں غور وفکر کا ذوق پیدا ہوتا تھا، اب سرچ انجن کے ایک کلک سے فوری جواب ملنے کی عادت نے غور وفکر کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ موبائل کلچر نے خاندانی رشتوں کی بنیادوں کو بھی کمزور کیا ہے۔ ماں باپ جو کبھی بچوں کے ساتھی اور رہنما ہوتے تھے، اب اکثر خود موبائل کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔ ایک ہی گھر میں بیٹھے افراد ایک دوسرے سے بات نہیں کرتے، بلکہ ایک دوسرے کو میسج کرتے ہیں۔ کھانے کی میز پر اب گفتگو نہیں، نوٹیفکیشن ہیں۔ محبت کے اظہار کے بجائے ایموجی کا سہارا لیا جاتا ہے۔ یہ صورتحال ایک ایسے معاشرے کی طرف اشارہ کر رہی ہے جہاں تعلقات ورچوئل ہوں گے اور جذبات مصنوعی۔ نئی نسل حقیقی زندگی کی سختیوں سے نابلد ہو چکی ہے۔ انہیں انتظار کرنا پسند نہیں، کیونکہ انٹرنیٹ نے انہیں "فوری نتیجہ" کا عادی بنا دیا ہے۔ یہ عادت زندگی کے بڑے فیصلوں میں بھی جلد بازی پیدا کر رہی ہے، چاہے وہ تعلیم کا انتخاب ہو، رشتہ داری ہو یا کیریئر کا فیصلہ۔ موبائل کلچر نے اخلاقیات پر بھی گہرا اثر ڈالا ہے۔ اب نوجوانوں کے لیے شرم وحیا، عزت وغیرت، اور حدود وقیود کے مفاہیم بدل گئے ہیں۔ سوشل میڈیا کی آزادی کے نام پر بے حیائی عام ہو رہی ہے۔ نجی زندگی کی سرحدیں ختم ہو چکی ہیں۔ "شیئر" کے بٹن نے حیا کے دروازے توڑ دیے ہیں۔ نوجوان نسل 'ٹرینڈ' کے مطابق سوچتی ہے، چاہے وہ مذہب کے خلاف ہو یا سماج کے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں والدین، اساتذہ، اور سماج کو سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ موبائل ایک آلہ ہے، مگر نئی نسل نے اسے اپنا آقا بنا لیا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم اس آقا کو دوبارہ نوکر بنائیں۔ ٹیکنالوجی کو انسان کے تابع ہونا چاہیے، نہ کہ انسان ٹیکنالوجی کے تابع۔ مگر یہ تبھی ممکن ہوگا جب ہم موبائل کے صحیح استعمال کی تربیت دیں۔ نئی نسل کو یہ سکھانا ہوگا کہ موبائل علم، ترقی اور رابطے کا ذریعہ تو ہو سکتا ہے، مگر زندگی کا مقصد نہیں۔ ہمیں اسکولوں اور کالجوں میں "ڈیجیٹل اخلاقیات" کو نصاب کا حصہ بنانا چاہیے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ خود ایک مثال قائم کریں، کیونکہ جب باپ خود کھانے کے دوران فون استعمال کرے گا تو بیٹا بھی ویسا ہی کرے گا۔ ہمیں موبائل فری اوقات طے کرنے ہوں گے۔ گھر میں گفتگو، کھیل، مطالعہ اور عبادت کو پھر سے زندہ کرنا ہوگا۔ نوجوانوں کو حقیقی دوستی، جسمانی سرگرمی اور فطرت سے جڑنے کا موقع دینا ہوگا۔ کیونکہ انسانی ذہن صرف ڈیٹا سے نہیں بلکہ تجربات، مشاہدات اور تعلقات سے پروان چڑھتا ہے۔ حکومتوں کو بھی اپنی سطح پر اس کلچر کی اصلاح کے لیے اقدامات کرنے ہوں گے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر فحاشی، نفرت، اور غلط معلومات کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے سخت قوانین کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ایسے تعلیمی پروگرام متعارف کرانے چاہییں جو نئی نسل کو ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کی ترغیب دیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ موبائل کے بغیر جدید دنیا کا تصور ممکن نہیں۔ یہ آلہ رابطے، تجارت، طب، تعلیم، اور انتظامی نظام میں انقلاب لا چکا ہے۔ مگر اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم اسے اپنی خدمت کے لیے استعمال کر رہے ہیں یا اس کی خدمت میں لگے ہیں؟ اگر ہم نے توازن قائم نہ کیا تو آنے والی نسل ایک ایسی دنیا میں پروان چڑھے گی جہاں انسان "ڈیجیٹل غلام" ہوگا، وہ خود اپنے آلے کا محتاج، اپنی خواہشات کا قیدی اور اپنی شناخت کا مسافر۔ یہ وقت ہے کہ نئی نسل کو خود آگاہی دی جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ اصل طاقت اسکرین میں نہیں بلکہ ذہن میں ہے، اور اصل عزت فالوورز کی نہیں بلکہ کردار کی ہے۔ ٹیکنالوجی کو اپنانا ترقی ہے، مگر اس میں کھو جانا تباہی۔ دنیا کی موجودہ صورت حال اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ موبائل کلچر نے انسانی رشتوں میں فاصلے بڑھا دیے ہیں، مگر دلوں میں خلا بھی پیدا کر دیا ہے۔ جو نسل صبح اٹھتے ہی فون چیک کرتی ہے اور رات کو اسی کی روشنی میں سوتی ہے، وہ رفتہ رفتہ اپنے اندر کے سکون کو کھو رہی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ٹیکنالوجی کبھی انسان کی جگہ نہیں لے سکتی۔ ایک ماں کی دعاؤں کا لمس، ایک دوست کے کندھے کی گرمجوشی، اور ایک استاد کی نصیحت، یہ سب وہ حقیقتیں ہیں جو کسی اسکرین پر میسر نہیں ہوتیں۔ نئی نسل کو اگر واقعی کامیاب، باوقار اور بااخلاق بنانا ہے تو ہمیں انہیں دوبارہ "انسانی دنیا" میں واپس لانا ہوگا۔ موبائل سے دوستی اچھی ہے، مگر اس کی غلامی خطرناک۔ یہ فیصلہ نئی نسل کو خود کرنا ہوگا کہ وہ ٹیکنالوجی کے ساتھ جینا چاہتی ہے یا اس کے اندر مرنا۔ یہ وقت سوچنے کا ہے کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں، علم کی طرف یا غفلت کی؟ ترقی کی طرف یا تباہی کی؟

آخر میں ایک تلخ مگر سچائی پر مبنی حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں آج جو قوم میں ٹیکنالوجی کی پیداوار کر رہی ہیں، وہی اسے دوسروں کی تباہی کے لیے استعمال بھی کر رہی ہیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو صرف موبائل استعمال کرنا نہیں بلکہ اس کی حقیقت سمجھنا سکھانا ہوگا۔ کیونکہ جو قومیں آلے کی حقیقت کو نہیں سمجھتیں، وہ خود آلے بن جاتی ہیں۔ نئی نسل کے ہاتھ میں اگر موبائل علم، اخلاق اور خدمتِ انسانیت کا ذریعہ بن جائے تو یہی آلہ ان کے لیے روشنی بن سکتا ہے۔ مگر اگر وہ اسے وقت کا قاتل اور نفس کا کھلونا بنا دیں تو یہی موبائل ان کی صلاحیتوں کا قاتل بن جائے گا۔ زندگی کی اصل روح اسکرین کے پیچھے نہیں، حقیقت کی دنیا میں ہے۔ لہٰذا اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی نئی نسل سے یہ کہیں، "موبائل کو زندگی کا حصہ بناؤ، زندگی کو موبائل کا نہیں۔" یہی پیغام ہے جو آج کے دور میں سب سے زیادہ معنی رکھتا ہے، کیونکہ آنے والی دنیا ان ہی ہاتھوں سے بنے گی جو موبائل پکڑتے ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ وہ اسے انسانیت کی تعمیر کے لیے پکڑیں گے یا اپنی تباہی کے لیے؟

بدعنوانی کی روش نے لالو کے سموسے کو بے مزا کر دیا: راجناتھ

سہسرام اورنگ آباد: (یو این آئی) مرکزی وزیر دفاع اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈر راج ناتھ سنگھ نے اتوار کو کہا کہ بہار میں لالو پرساد یادو کے آلو والے سموسے میں اب مزا نہیں ہے اور عوام کو قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کا آلو اور پنیر والا سموسہ زیادہ پسند آرہا ہے۔ مسٹر سنگھ نے آج پہلے سہسرام میں این ڈی اے امیدواروں کے حق میں اور اس کے بعد اورنگ آباد ضلع کے گوہ اسمبلی حلقہ میں این ڈی اے امیدوار ڈاکٹر رن وجے سنگھ کی حمایت میں منعقد انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت گزر چکا ہے جب یہ کہا جاتا تھا کہ "جب تک رہے گا سموسے میں آلو، تب تک رہے گا بہار میں لالو"۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوانی کی روش نے لالو کے سموسے کو بے مزا کر دیا ہے اور اب عوام کو این ڈی اے کا سموسہ پسند آرہا ہے جس میں آلو کے ساتھ پنیر اور کئی دیگر لذیذ اجزاء شامل ہیں۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) اور کانگریس کے رہنما ان دنوں بدعنوانی کے معاملات میں ضمانت پر ہیں، جبکہ دوسری طرف بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کی سیاسی زندگی بالکل بے داغ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے رہنماؤں کی وجہ سے عوام سیاست کو بدعنوانی کا اڈہ کہتی ہے۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر نے کہا کہ بہار سے لالٹین کا دور اب ختم ہو چکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ بڑی مشکل سے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور این ڈی اے کی حکومت نے ریاست کو اندھیروں سے نکال کر ترقی کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیارہ سال پہلے جب مرکز میں نریندر مودی کی حکومت آئی تھی تو ہندوستان کی معیشت عالمی سطح پر 11 ویں نمبر پر تھی اور آج ملک دنیا کی چوتھی بڑی معیشت بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی ہندوستان دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہوگا، لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب ملک کے اندر بہار جیسے صوبے بھی تیزی سے ترقی کریں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ بہار میں زرعی منصوبوں پر عمل کیا جارہا ہے، صنعتی کاریڈور اور ڈیفنس کاریڈور بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ سبھی خاندانوں کو سرکاری نوکری دینے کی بات کر رہے ہیں، وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں صنعت و حرفت کے فروغ سے ہی روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، جس کی منصوبہ بندی این ڈی اے کی حکومت نے کی ہے۔ بہار میں بڑے پیمانے پر مائیکرو، اسمال اور درمیانے درجے کی صنعتیں شروع کی جارہی ہیں اور بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی منصوبہ بندی ہے۔ مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ ہندوستان عالمی سطح پر بھائی چارے پر یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر ہماری پالیسی ہے کہ ہم کسی کو چھیڑیں گے نہیں اور اگر کوئی ہمیں چھیڑے گا تو اسے چھوڑیں گے نہیں۔

انہوں نے کہا کہ کشمیر کے پہلگام میں جب 26 معصوم ہندوستانی شہریوں کا قتل پاکستانی دہشت گردوں نے کیا تو ہمارا خون کھول اٹھا، اس کے باوجود ہندوستان نے آپریشن سندور کے ذریعے صرف دہشت گرد ٹھکانوں کو نشانہ بنایا اور پاکستان میں کسی معصوم شہری کو نہیں مارا۔ انہوں نے لنکا میں ہنومان جی کے اشوک واٹیکا کے سفر کی مثال بھی دی اور کہا کہ راکشسوں کو مارنے کے بعد سیتا ماتا نے ہنومان جی سے پوچھا کہ آپ نے اتنے لوگوں کو کیوں مار دیا؟ تو جواب میں ہنومان جی نے کہا کہ ماتا، ہم نے انہیں ہی مارا جو ہمیں مارنے آئے تھے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ این ڈی اے جہاں بیرونی صنعت کاروں سے کہہ رہا ہے کہ آئیے ایک بار ترقی یافتہ بہار میں وہیں آر جے ڈی کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر آئے گا بہار میں تو کٹا شادیں گے سر میں۔ انہوں نے کہا کہ بہار کی این ڈی اے حکومت جہاں نوجوانوں کے لیے ایک کروڑ روزگار کا انتظام کرنے میں لگی ہے، وہیں آر جے ڈی والے انہیں رنگدار بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں خواتین کو بااختیار بنانے پر کام ہو رہا ہے۔

کولگام میں متعدد مقامات پر چھاپے، کئی مشتبہ افراد گرفتار

سری نگر: (یو این آئی) جموں و کشمیر پولیس نے اتوار کے روز جنوبی کشمیر کے ضلع کولگام میں دہشت گردی کے نیٹ ورک کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے بڑے پیمانے پر کارروائیاں انجام دیں۔ پولیس کے مطابق اس آپریشن کے دوران مختلف مقامات پر بیک وقت چھاپے مارے گئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ کارروائی ان علاقوں میں مرکوز تھی جہاں ماضی میں جھڑپیں یا انکاؤنٹرز ہوئے تھے۔ آپریشن کے دوران متعدد مشتبہ افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی گئی، جب کہ کئی گھروں کی باریکی سے تلاشی لی گئی۔ پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ یہ مہم جموں و کشمیر پولیس کی 'زیرو ٹالرینس پالیسی' کا حصہ ہے، جس کے تحت کسی بھی طرح کی دہشت گردی یا اس کے معاون نیٹ ورک کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ پولیس نے حالیہ دنوں میں پاکستان اور پاکستانی زیر قبضہ کشمیر میں سرگرم افراد کے خلاف بھی سخت کارروائی کی ہے، جن پر الزام ہے کہ وہ مقامی سطح پر رابطے اور مالی معاونت کے ذریعے دہشت گرد سرگرمیوں کو فروغ دے رہے تھے۔ اسی طرح سم کارڈ فروشوں پر بھی کڑی نظر رکھی جارہی ہے جو غیر قانونی طور پر دہشت گردوں کو مواصلاتی سہولت فراہم کرنے میں ملوث پائے گئے۔

بھوپال: پچمڑھی میں ضلع صدور کے ساتھ راہل گاندھی کی میٹنگ، جدوجہد اور اتحاد پر زور۔

انتخابی مہم کے دوران سابق ایم ایل اے کی موت

المناک واقعہ کے پیش نظر کانگریس نے انتخابات کے لئے ہونے والا روڈ شو منسوخ کر دیا

ترن تارن: (یو این آئی) پنجاب میں ترن تارن اسمبلی حلقہ کے ضمنی انتخاب میں پارٹی امیدوار کے لیے مہم چلانے کے دوران کانگریس لیڈر اور سابق ایم ایل اے ترلوچن سنگھ سندر ہفتہ کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ اس المناک واقعہ کے پیش نظر کانگریس نے ترن تارن انتخابات کے لیے اتوار کے روز ہونے والا اپنا روڈ شو منسوخ کر دیا ہے۔ پنجاب کانگریس کے صدر امریندر سنگھ راجہ وڑنگ نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "ان کی روح کو سکون ملے اور ان کے خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت ملے۔ مجھے کانگریس کے سینئر لیڈر اور ایم ایل اے مسٹر ترلوچن سنگھ سندر کے انتقال سے بہت رنج ہوا ہے۔ ان کے خاندان، دوستوں اور حامیوں سے میری دلی تعزیت۔" ترن تارن اسمبلی حلقہ کے ضمنی انتخاب میں کانگریس پارٹی کے امیدوار کرنبیر سنگھ کرن برج کے لیے مہم چلاتے ہوئے مسٹر ترلوچن سندر کو ہفتہ کی رات تقریباً 7:45 بجے دل کا دورہ پڑا۔ انہیں علاج کے لیے ترن تارن کے سول اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ سول اسپتال ترن تارن کے ایس ایم او ڈاکٹر سریندر کمار نے سابق ایم ایل اے کی موت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ جب انہیں ایمرجنسی وارڈ میں لایا گیا تو وہ پہلے ہی مر چکے تھے۔ دیر رات جب اس کے اہل خانہ سول اسپتال پہنچے تو قانونی کارروائی کے بعد پولس نے بغیر پوسٹ مارٹم کے ان کی لاش لواحقین کے حوالے کر دی۔ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف پرتاپ سنگھ باجوہ، پنجاب کانگریس تنظیم کے جنرل سکریٹری کیپٹن سندیپ سنگھ سندھو، کھڈور صاحب کے سابق رکن اسمبلی جسبیر سنگھ ڈمپا، ترجمان نریندر سنگھ سندھو، امیدوار کرنبیر سنگھ کرن برج، اوتار سنگھ تنیجا، سکھ دیو سنگھ داسکے نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

مرمو، مودی، کھڑگے اور راہل نے اتراکھنڈ یوم تاسیس پر مبارکباد دی

نئی دہلی: (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو اتراکھنڈ کے یوم تاسیس کی 25 ویں سالگرہ کے موقع پر ریاست کے لوگوں کو دلی مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ آج اپنے مبارکبادی پیغام میں، محترمہ مرمو نے "ایکس" پر لکھا، "ریاست کے قیام کی سلور جوبلی کے تاریخی موقع پر اتراکھنڈ کے تمام باشندوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتی ہوں۔ ہمارے ملک کے شاندار روحانی اور ثقافتی سفر کے دوران اتراکھنڈ کے خطہ کا تعاون بے مثال رہا ہے۔ گزشتہ 25 برسوں کے دوران ریاست کے محنتی اور شائستہ لوگوں نے جدید ترقی کی نئی جہتیں پیدا کی ہیں۔ میں اتراکھنڈ کے تمام باشندوں کے روشن مستقبل کی خواہش کرتی ہوں۔ اتراکھنڈ کے لوگوں کو مبارکباد دیتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے "ایکس" پر لکھا، "اتراکھنڈ کے قیام کی 25 ویں سالگرہ کے موقع پر ریاست کے میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو بہت ساری نیک خواہشات۔ فطرت کی گود میں بسی ہماری یہ دیو بھومی آج سیاحت کے ساتھ ساتھ ہر شعبے میں ترقی کی رفتار تیز کر رہی ہے۔ ریاست کے اس خاص موقع پر میں یہاں کے لوگوں کی خوش اور خوشحالی اور اچھی صحت کی خواہش کرتا ہوں۔ 25 ویں یوم تاسیس کے موقع پر کانگریس پارٹی کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور رکن پارلیمان راہل گاندھی نے مبارکباد پیش کی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے اتراکھنڈ کے عوام کو خوشحالی کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ہمالیہ کی گود میں بسی اس ریاست نے اپنی منفرد ثقافت، روایات اور حسن کے ذریعے ہندوستان کی شناخت کو اور بھی شاندار بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری یہی خواہش ہے کہ یہاں کا ہر شہری خوشحالی، امن اور ترقی کی راہ پر گامزن رہے اور ملک کی ترقی میں مسلسل اپنا کردار ادا کرتا رہے۔ کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی نے اتراکھنڈ یوم تاسیس پر مبارکباد دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر لکھا کہ اتراکھنڈ اپنی شاندار قدرتی خوبصورتی، بھرپور ثقافت اور عظیم روایات کی بدولت پورے ملک میں عزت و احترام کی علامت ہے۔

سرکاری ملازمین کے احتجاج پر پولیس کا لاٹھی چارج

ترن تارن: (یو این آئی) پنجاب اسٹیٹ منسٹیریل سروسز یونین کی اپیل پر ریاستی صدر گرنام سنگھ ورک، صوبائی جنرل سکریٹری ترسیم بھٹل اور ریاستی چیئرمین رگھبیر سنگھ بڈوال کی قیادت میں پنجاب کے تقریباً 54 محکموں کے ہزاروں منسٹیریل ملازمین نے اتوار کے روز ترن تارن میں احتجاجی مارچ کیا۔ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹو کمپلیکس کے سامنے ریلی کے بعد، احتجاجی ملازمین نے عام آدمی پارٹی کے امیدوار کے رہائش گاہ کی طرف مارچ شروع کیا۔ مارچ کے دوران انہوں نے پولیس انتظامیہ کی جانب سے لگائے گئے تین بیریکیڈز عبور کر لیے۔ احتجاج کو روکنے کے لیے حکومت نے بڑی تعداد میں پولیس اور سی آر پی ایف اہلکار تعینات کیے تھے۔ تیسرا بیریکیڈ عبور کرتے ہی پولیس انتظامیہ نے پرامن احتجاج میں شامل ملازمین پر لاٹھی چارج کر دیا۔ انہیں زبردستی بسوں میں گھسیٹ کر لے جایا گیا۔ اس کارروائی میں کئی ملازمین زخمی ہو گئے، بعض کے کپڑے پھٹ گئے۔ اس کے بعد احتجاجی ملازمین سڑک پر ہی دھرنے پر بیٹھ گئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق گرفتار کیے گئے ملازمین کو فوری طور پر رہا کر دیا گیا۔

رانچی پولیس کی چھٹیاں منسوخ

جھارکھنڈ یومِ تاسیس اور ہائی کورٹ سلور جوبلی کے دوران سکیورٹی سخت

رانچی: (یو این آئی) جھارکھنڈ ریاست کے قیام کی سلور جوبلی اور جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے قیام کے 25 سال مکمل ہونے کے پیش نظر راجدھانی رانچی میں سکیورٹی اور نظم و نسق کو برقرار رکھنے کے لیے رانچی پولیس نے تمام چھٹیاں منسوخ کر دی ہیں۔ رانچی کے ایس ایس پی راکیش رنجن نے آج حکم جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 11 سے 16 نومبر تک تمام پولیس اہلکاروں اور افسروں کی چھٹیاں فوری اثر سے منسوخ رہیں گی۔ صرف خصوصی حالات میں ہی چھٹی دی جائے گی اور پہلے سے منظور شدہ چھٹی کے لیے بھی ازسرِ نو اجازت لینا ضروری ہوگا۔ حکم کے مطابق اس دوران بڑی تعداد میں پولیس فورس کی تعیناتی کی جائے گی تاکہ سکیورٹی انتظامات کو موثر طور پر یقینی بنایا جا سکے۔ تمام تھانہ او پی، شاخ انچارج، سنیئر اٹینڈنٹ افسران اور متعلقہ ڈی ایس پی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے ماتحت اہلکاروں سے فوراً رابطہ کریں اور انہیں 10 نومبر تک اپنے ڈیوٹی مقام پر حاضر ہونے کی ہدایت دیں۔ ساتھ ہی اس سلسلے میں رپورٹ بھی طلب کی گئی ہے۔ یہ فیصلہ جھارکھنڈ یوم تاسیس اور ہائی کورٹ کی سلور جوبلی تقریبات کو کامیاب بنانے اور سکیورٹی انتظامات کو پوری طرح مضبوط کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔

میری جدوجہد عوامی مسائل حل کرنے کیلئے ہے

تلنگانہ جاگروتی کی صدر کویتا کا پریس کلب ورنگل میں میڈیا سے خطاب

ورنگل: صدر تلنگانہ جاگروتی کلواکنٹلہ کویتا نے کہا کہ وہ سیاست میں ضرور حصہ لیں گی اور یہ ثابت کر کے دکھائیں گی کہ اگر خواتین سیاست میں قدم رکھیں تو وہ کیسی تبدیلی لا سکتی ہیں۔ مگر اس وقت ان کی جدوجہد عوامی مسائل کے حل کے لئے ہے۔ وہ ورنگل پریس کلب میں میڈیا سے خطاب کر رہی تھیں۔ کویتا نے کہا آر ایس نے دس سال کی حکمرانی میں اچھے کام ضرور کئے مگر بہت سے وعدے ادھورے رہے۔ اب کانگریس حکومت کو دو سال ہو گئے ہیں، مگر حالات جوں کے توں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ورنگل ضلع ہمیشہ تلنگانہ تحریک کا مرکز رہا ہے، یہ وہ سرزمین ہے جس نے پروفیسر جیہ شنکر، بی پوتنا اور رانی رودرما دیوی جیسی عظیم شخصیات کو جنم دیا۔ یہ ضلع مجھے تحریک کی روح یاد دلاتا ہے۔ کویتا نے اپنے حالیہ دورہ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ وہ مدنا پیٹ، کاکتیہ یونیورسٹی، لائبریری، ایم جی ایم اسپتال اور دیگر مقامات کا جائزہ لے چکی ہیں۔ ایم جی ایم اسپتال میں صورتحال اس قدر ابتر ہے کہ دو مریضوں کا ایک ہی بیڈ پر علاج کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹروں اور نرسوں کو میں سلام پیش کرتی ہوں جو محدود وسائل میں بھی اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں، مگر حکومت کی لاپرواہی شرمناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاکتیہ یونیورسٹی میں لڑکیوں کے لئے ہاسٹل نہ ہونا حکومت کے لئے باعث شرم ہے 1100 طالبات باہر رہ کر تعلیم حاصل کر رہی ہیں، جبکہ ریاست میں دو خواتین وزراء ہونے کے باوجود خواتین کے مسائل پر توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ کویتا نے زرعی مسائل پر بات کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے 10 لاکھ میٹرک ٹن دھان خریدنے کا ہدف رکھا، مگر اب تک صرف 17 ہزار میٹرک ٹن خریدا گیا ہے۔ یہ کسانوں کے ساتھ دھوکہ ہے۔ ان کے اناج کو مراکز میں سڑنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کسی کا مستقل نہیں ہوتا۔ کویتا نے کہا کہ ورنگل کو اسمارٹ سٹی بنانے کے نام پر 900 کروڑ روپے آئے، مگر ان میں سے 200 کروڑ بھدرا کالی چیرو کی مرمت کے نام پر خرچ کر دیئے گئے۔ اب کانگریس حکومت اسی تالاب پر مزید 300 کروڑ خرچ کرنے جا رہی ہے، جبکہ عوام

بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیاست صرف انتخابی سال میں ہونی چاہئے باقی چار سال عوام کی ترقی اور بہبود کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔ کویتا نے کہا کہ آج ریاست میں حکومت عوام کے مسائل نہیں سن رہی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ تلنگانہ صرف چند افراد کا نہیں بلکہ سب کا تلنگانہ ہونا چاہئے، ایک ایسا تلنگانہ جہاں کوئی عدم مساوات نہ ہو، جہاں تعلیم اور علاج کے معاملے میں ہر شخص اطمینان سے جی سکے۔

کویتا نے کہا کہ طلبہ یونین کے انتخابات دوبارہ شروع کئے جائیں تاکہ نئی قیادت ابھر سکے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اب سیاست کے لئے نہیں بلکہ عوامی مسائل کی یکسوئی کے لئے لڑ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوامی حقوق کے لئے سوال اٹھاتی رہیں گی۔ کویتا نے کہا کہ بی کہ ورنگل میں سیوریج سسٹم، ڈرینج اور ڈمپنگ یارڈ کے کام ترجیحی بنیاد پر مکمل ہونے چاہئیں۔ نظام آباد میں ہم نے تین سال میں انڈر گراؤنڈ ڈرینج مکمل کیا مگر افسوس کہ ورنگل آج بھی اس سہولت سے محروم ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری وابستگی تلنگانہ سے ہے، کسی عہدے سے نہیں۔ اب میرا مقصد ایک سماجی تلنگانہ کی تشکیل ہے، جہاں ہر طبقے کو موقع، اختیار اور عزت ملے۔ کویتا نے کہا کہ جاگروتی تنظیم کو دوبارہ مضبوط کیا جارہا ہے، اور جلد ہی پانچ اضلاع کے مسائل پر مبنی ایک جامع "ایکشن ٹیکن رپورٹ" جاری کی جائے گی، جس میں بتایا جائے گا کہ کن مسائل پر کارروائی ہوئی ہے اور کن پر باقی ہے۔

سہرسہ: سمری بختیار پور میں آر جے ڈی شہر صدر سریندر یادو کے بیٹے پریتم کمار کی مشتبہ حالات میں موت۔

دہرادون: تیز رفتار کار کی درخت سے ٹکر، انجینئرنگ کے ایک طالب علم کی موت، دو کی حالت نازک۔

جمعیۃ علماء کی جانب سے سیلاب متاثرین میں گیہوں کے بیج اور ڈیزل تقسیم

ہندو۔مسلم کر کے اقتدار تو حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن ملک نہیں چلایا جاسکتا: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی: (یو این آئی) جمعیۃ علمائے ہند نے پنجاب کے سیلاب متاثرین کی مدد اور راحت رسانی کا کام جاری رکھتے ہوئے جہاں ان کے لئے مکانات کی تعمیر کروا رہی ہے وہیں کھیتوں میں بوائی کے لئے بیجوں اور ڈیزل کی تقسیم کا عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ یہ کام جمعیۃ علمائے ہند راجستھان اپنے قومی صدر مولانا ارشد مدنی کی ہدایت کر رہی ہے۔ قدرتی آفات ہوں یا سماجی مشکلات یا ملی مسائل ہر ہر قدم پر جمعیۃ علماء ہند نے انسانیت کی بنیاد پر اپنی خدمات انجام دی ہے۔ زلزلہ اور سیلاب جیسے قدرتی آفات کا معاملہ ہو یا پھر فرقہ وارانہ فسادات کے متاثرین ہوں، بے گناہوں کی قانونی لڑائی ہو یا آسام میں شہریت کا مسئلہ ہو سب کے لیے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور سب کو بروقت مدد پہنچانا، ان کی باز آبادکاری کرنا، ان کے زخموں پر مرہم رکھنا اپنا فرض تصور کیا۔ مظفر نگر اتر پردیش میں فرقہ وارانہ فسادات کے بے گھر متاثرین ہوں یا آسام کے سیلاب زدگان اور فساد زدگان ہوں، گجرات اور بہار کے متاثرین ہوں یا اڑیسہ، کیرالہ کشمیر کے متاثرین ہوں ہر جگہ جمعیۃ علماء ہند نے اپنی خدمات پہنچائی ہیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنی خدمات پہنچانے میں مذہبی فرق نہیں کیا بلکہ انسانی بنیاد پر کام کیا ہے۔ چنانچہ جب پنجاب، جموں و کشمیر اور ہماچل میں لوگ تباہ کن سیلاب سے بے گھر ہوئے تو جمعیۃ علماء ہند ان کی خدمت کے لئے سب سے پہلے میدان عمل میں اتری اور اس کے کارکنان لوگوں کی نفع رسانی میں جٹ گئے۔ ابھی تک متاثرین میں ریلیف اور امدادی کام جاری ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند کی ہدایت پر مفتی محمد یوسف قاسمی اور مفتی عبدالقدیر پر مشتمل ایک نمائندہ وفد نے کپورتھلہ اور سلطان پور لودھی کا دورہ کیا۔ وفد نے وہاں پہنچ کر سیلاب سے متاثرہ کسانوں اور عوام سے ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور دو سو کاشتکاروں میں گیہوں کے بیج اور 25-25 لیٹر ڈیزل تقسیم کئے گئے تاکہ وہ اپنی کھیتی باڑی اور روزگار کے نظام کو بحال کر سکیں، اس موقع پر وفد نے متاثرین کو حوصلہ، صبر اور تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ اس مصیبت کی گھڑی میں جمعیۃ علماء ہند آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند 1919 میں قائم ہوئی تھی، اور اس وقت اس کا جو دستور بنا تھا اب بھی وہی ہے، اس کی بنیادی دفعہ میں ہندوستان میں محبت، اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش کرنے کی ہدایت موجود ہے، جمعیۃ علماء ہند ہر زمانہ میں ملک کی آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد اپنے اسی دستور پر قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی، ملک کے موجودہ حالات خراب ہیں، ہر جگہ مذہبی شدت پسندی اور منافرت کا کھیل جاری ہے حالات کو انتہائی دھماکہ خیز بنا دیا گیا ہے، لیکن جمعیۃ علماء ہند کا دستور اور کردار ایسا نہیں ہے، ہم ہر جگہ لوگوں کو اس بات کی ہدایت کرتے ہیں کہ آگ کو آگ سے بجھایا نہیں جاسکتا بلکہ آگ کو بجھانے کے لئے اس پر پانی ڈالنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ پرست لوگ نفرت کی سیاست کر رہے ہیں اور اپنی کرسی بچانے کے لئے ہندو مسلم کی لڑائی کرا رہے ہیں لیکن ہندو اور مسلمان کر کے اقتدار تو حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن ملک نہیں چلایا جاسکتا ہے، لیکن ہم سب سے محبت کرتے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے، ہم نے مذہب کی بنیاد پر کبھی کوئی تفریق نہیں کی اس ضمن میں مغربی بنگال، کیرالا، کرناٹک اور میوات وغیرہ میں قدرتی آفات سے ہونے والی تباہی کا انہوں نے حوالہ دیا اور کہا کہ ہر جگہ سب سے پہلے مصیبت زدہ لوگوں کے درمیان جمعیۃ علماء اور اس کے لوگ پہنچے اور ہر جگہ انہوں نے ریلیف اور امداد کا کام بلاتفریق مذہب و قوم کیا موجودہ حالات کے پس منظر میں مولانا مدنی نے کہا کہ ہندوستان میں صدیوں سے مختلف مذاہب کے لوگ رہتے آئے ہیں، شہر ہی نہیں گاؤں در گاؤں آپ جا کر دیکھیں وہاں ہندو اور مسلمان دونوں مل جل کر رہتے ہیں، مگر برا ہو فرقہ پرست ذہنیت کا انہوں نے آج اپنی پرانی تاریخ کو آگ لگانے کی ٹھان لی ہے، مولانا مدنی نے ملک کی پرانی تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ ملک کو پیار و محبت کی طاقت سے ہی آزاد کرایا گیا تھا، آزادی کے متوالوں نے جگہ جگہ اس کے لئے اپنا خون پانی کی طرح بہا دیا تھا، آزادی کے لئے بہنے والا یہ خون تنہا ہندو کا نہیں تھا، تنہا مسلمان کا نہیں تھا بلکہ یہ دونوں کا تھا انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ساتھ اسی پرانی تاریخ کو لیکر چلتے ہیں جب تک زندہ ہیں چلتے رہیں گے۔ نفرت کی سیاست کو نفرت سے نہیں مٹایا جاسکتا بلکہ اسے پیار و محبت سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے، اور مذہب کے نام پر کسی بھی طرح کا تشدد قابل قبول نہیں ہوسکتا انہوں نے کہا کہ مذہب، انسانیت، رواداری، محبت اور یکجہتی کا پیغام دیتا ہے اس لئے جو لوگ اس کا استعمال نفرت اور تشدد برپا کرنے کے لئے کرتے ہیں وہ اپنے مذہب کے سچے پیروکار نہیں ہوسکتے مولانا مدنی نے انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ نفرت سے ملک تباہ و برباد ہوجائے گا۔ علاقے کے عوام، کسانوں اور معززین نے جمعیۃ علماء ہند اور بالخصوص صدر جمعیۃ علماء ہند کی قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ "جب ہمارے حالات تباہ کن تھے، ہر کوئی ہم سے منہ موڑ چکا تھا، اُس وقت جمعیۃ علماء ہمارے لیے اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا سہارا بنی۔" انہوں نے مزید کہا کہ دلاسا سب نے دیا مگر کام جمعیۃ علماء ہند نے کیا "دو مہینوں سے یہ حضرات ہمارے درمیان ہیں، کبھی راشن دے رہے ہیں، کبھی ڈیزل، کبھی بیج۔ یہ لوگ صرف امداد نہیں دیتے ہیں بلکہ ہمارے حوصلے کو بھی بلند کرتے ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیں شانہ بشانہ کھڑا کر کے احساس دلایا کہ تمام لوگ خواہ اس کا مذہب کچھ بھی ہو ایک جسم کے مانند ہیں۔ واضح رہے کہ ہندوستان کی سب سے قدیم ملی جماعت جمعیۃ علماء ہند نے ملک کی جنگ آزادی سے لیکر آزاد ہندوستان میں ملک کے ترقیاتی اور تعمیراتی امور میں جو غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ جمعیۃ علماء ہند نے اپنے اس صد سالہ سفر میں اس نے نہ جانے کتنے نشیب و فراز دیکھے ہیں تاہم اپنے قومی اور ملی نظریہ پر قائم رہتے ہوئے اس نے انسانی خدمات انجام دی ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

دسمبر تک مزید 187 آیوشمان آروگیہ مندر قائم کیے جائیں گے

حکومت کی فلیگ شپ مہم راجدھانی کے صحت کے نظام کو تیز رفتار تبدیلی کی جانب لے جا رہی ہے: وزیراعلیٰ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کی وزیراعلیٰ ریکھا گپتا نے اتوار کو کہا کہ دہلی حکومت کی فلیگ شپ مہم 'آیوشمان آروگیہ مندر' راجدھانی کے صحت کے نظام کو تیز رفتار تبدیلی کی جانب لے جا رہی ہے، جس سے شہریوں کو معیاری اور سستی طبی سہولتیں ان کے نزدیک فراہم ہو رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس منصوبے کے تحت فی الحال دہلی میں 168 آروگیہ مندر فعال ہیں، جبکہ مزید 187 مندر دسمبر تک کام شروع کر دیں گے۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ حکومت کا مقصد 'ٹائم ٹو کیئر' کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ہر محلے تک صحت کی سہولت پہنچانا ہے تاکہ کسی شہری کو علاج کے لیے دور نہ جانا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی اقدام ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ دہلی کے کسی بھی باشندے کو ضروری حفظان صحت کے لیے دور نہ جانا پڑے۔ ہماری پوری توجہ سہل، سستا اور معیاری علاج فراہم کرنے پر ہے۔ وزیراعلیٰ نے اعلان کیا کہ اب حکومت کرایے کی عمارتوں میں صحت مراکز نہیں چلائے گی، کیونکہ سرکاری ملکیت والی عمارتیں نئی سہولیات کے لیے دستیاب ہیں۔

یہ مراکز آیوشمان بھارت پروگرام کے تحت تیار کیے جا رہے ہیں، جن میں ذیلی صحت مراکز اور پرائمری ہیلتھ سینٹرز کو جامع بنیادی طبی مراکز میں اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ پچھلے محلّہ کلینک منصوبے کے برعکس، جو بنیادی ڈھانچے کی کمی کا شکار تھے، نئے آروگیہ مندر جدید تشخیصی نظام، بہتر سہولتوں اور تربیت یافتہ عملے سے آراستہ ہوں گے۔ یہ مراکز او پی ڈی خدمات، مفت ادویات، تشخیصی ٹیسٹ، زچگی و بچوں کی صحت، خاندانی منصوبہ بندی، متعدی و غیر متعدی امراض کا علاج، بزرگوں اور ذہنی صحت کی دیکھ بھال اور ہنگامی طبی امداد فراہم کریں گے۔

'پھول والوں کی سیر' فیسٹیول کے انعقاد کو ہری جھنڈی

'تہوار دہلی کی وراثت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی علامت ہے' لیفٹیننٹ گورنر کی مداخلت کے بعد ڈی ڈی اے نے دی اجازت

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی کے 'پھول والوں کی سیر' فیسٹیول کی زیر التواء اجازت بالآخر مل گئی ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کی مداخلت کے بعد دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) نے 'انجمن سیر گل فروشاں' کو اس تاریخی تہوار کو روایتی مقام پر منعقد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ دراصل رواں سال 'پھول والوں کی سیر' تہوار کا انعقاد اجازت نہ ملنے کی وجہ سے معمہ بنا ہوا تھا۔ اس معاملے میں لیفٹیننٹ گورنر نے سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ افسران کو فوری طور پر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی۔ تحقیقات میں یہ سامنے آیا کہ ڈی ڈی اے کی جانب سے اجازت اس لیے زیر التواء تھی کہ 28 نومبر 2023 کو اس وقت کی عام آدمی پارٹی (اے اے پی) حکومت کے محکمہ جنگلات اور ماحولیات نے ساؤتھ رج علاقہ میں ایسے تہواروں کے انعقاد پر پابندی عائد کر دی تھی۔

واضح رہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے ڈی ڈی اے باقاعدگی سے اس تہوار کے انعقاد کی اجازت دیتی رہی ہے۔ ڈی ڈی اے نے 2024 میں بھی مذکورہ بالا حکومتی حکم کے باوجود 'پھول والوں کی سیر' کو منعقد کرانے میں مدد کیا تھا۔ حالانکہ اس بار منتظمین نے تحریری طور پر اجازت کا مطالبہ کیا تھا، جس کے بعد لیفٹیننٹ گورنر نے مداخلت کی اور اب اجازت دے دی گئی۔ ساتھ ہی لیفٹیننٹ گورنر نے اس روایت کو اجازت سے محروم کیے جانے پر سخت اعتراض کیا۔ وہ خود گزشتہ 3 سالوں سے اس تہوار کے موقع پر خواجہ بختیار کاکیؒ کی درگاہ اور ماتا یوگمایا مندر دونوں مقام پر ذاتی طور پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ ڈی ڈی نے اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملے کا جائزہ لیا کہ 'پھول والوں کی سیر' دہلی کی وراثت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی علامت کا انعقاد ہے۔ تفصیلی غور وخوض کے بعد ماحولیاتی تحفظ کو ترجیح دیتے ہوئے مشروط اجازت دی گئی ہے، جس سے ماحولیاتی توازن اور ثقافتی روایت دونوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

اجازت ملنے کے بعد لیفٹیننٹ گورنر نے اس معاملہ میں غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کی ہدایت دی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مفاد عامہ کے خلاف کام کرنے والے کسی بھی افسر کو نہیں بخشا جائے گا۔ دوسری جانب ڈی ڈی اے کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد منتظمین نے مطلع کیا ہے کہ 'پھول والوں کی سیر' کا انعقاد اب آئندہ سال فروری-مارچ میں کیا جائے گا۔

آلودگی کے باوجود دہلی کے چڑیا گھر میں بڑی تعداد میں سیاحوں کی آمد

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کا چڑیا گھر تقریباً دو ماہ تک بند رہنے کے بعد ہفتہ کو دوبارہ کھل گیا۔ شہر میں بڑھتی ہوئی آلودگی اور سردی کے باوجود سیاحوں کا بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔ بچوں سمیت بڑی تعداد میں لوگ ماسک اور سردیوں کی لباس پہنے چڑیا گھر پہنچے۔ وزارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے سرکاری بیان میں کہا گیا ہیکہ 12 اسکولوں کے 954 بچوں سمیت 8,065 شائقین چڑیا گھر کے دوبارہ کھلنے کے پہلے دن چڑیا گھر کی سیر سے لطف اندوز ہوئے۔

سابق ممبر اسمبلی حاجی شعیب اقبال نے چھوڑی عام آدمی پارٹی، تمام عہدوں سے استعفیٰ کا اعلان

دھلی کے لوگوں کے لئے ضروری کام نہ کرنے اور آئیڈیالوجی کی سخت مخالفت کا اظہار

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قومی راجدھانی کی سیاست میں اہم مقام رکھنے والے دہلی اسمبلی کے سابق ڈپٹی اسپیکر اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے سینئر لیڈر حاجی شعیب اقبال نے اروند کجریوال اور ان کی اے اے پی کے نظریات سے اختلاف کرتے ہوئے آج پارٹی کے تمام عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ مٹیا محل اسمبلی کی تقریباً نصف درجن بار ممبر اسمبلی کے طور پر نمائندگی کرنے والے شعیب اقبال نے آج ایک ویڈیو جاری کر کے عام آدمی پارٹی سے استعفیٰ کا اعلان کیا۔ مسٹر اقبال نے جاری ویڈیو میں کہا کہ میں عام آدمی پارٹی کی بنیادی رکنیت کے ساتھ تمام عہدوں سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اے اے پی کے ساتھ میرے جتنے بھی معاملات رہے اس میں، میں نے دیکھا ہے کہ یہ پورے نہیں اترے اور دہلی کے عوام کے لئے انہیں جو کام کرنے چاہئے تھے وہ نہیں کر پائے اس لئے ان کی آئیڈیالوجی اور پالیسی سے تنگ آ کر آج میں استعفیٰ دے رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے سربراہ کو اپنا استعفیٰ بھیج دیا ہے، اب میرا کبھی بھی عام آدمی پارٹی سے کوئی لینا دینا نہیں رہے گا۔

واضح رہے کہ شعیب اقبال کے بیٹے آل محمد اقبال عام آدمی پارٹی کے مٹیا محل سے ممبر اسمبلی ہیں۔

ایم سی ڈی کے 12 وارڈوں میں ضمنی انتخابات کیلئے اے اے پی کے امیدواروں کا اعلان

دکشن پوری سے رام سوروپ، گریٹر کیلاش سے ایشن گپتا، ونود نگر سے گیتا راوت، چاندنی چوک سے ہرش شرما کے نام شامل

نئی دہلی، (صحافت بیورو) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے اتوار کے روز دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کے ضمنی انتخابات کے لئے اپنے امیدواروں کی فہرست جاری کی، جس سے قومی راجدھانی میں نئے سیاسی مقابلے کا میدان تیار ہو گیا ہے۔ چونکہ اے اے پی گزشتہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی سے ہار گئی تھی، اس لیے یہ ضمنی انتخابات مستقبل کے ریاستی اور قومی انتخابات سے پہلے پارٹی کے لیے بہت اہم ہیں۔ اے اے پی کی دہلی یونٹ کے صدر سوربھ بھاردواج کے دستخط سے جاری فہرست میں 12 وارڈوں کے امیدوار شامل ہیں، جس میں تجربہ کار لیڈروں اور نئے آنے والوں کا امتزاج دکھایا گیا ہے۔ فہرست میں دکشن پوری سے رام سوروپ، سنگم وہار اے سے انوج شرما، گریٹر کیلاش سے ایشن گپتا، ونود نگر سے گیتا راوت، شالیمار باغ بی سے بینیتا اہلاوت، اشوک وہار سے سیما وکاس گوئل، چاندنی چوک سے ہرش شرما کے نام شامل ہیں۔

دھلی کے ڈاکٹروں کا بڑا کارنامہ

ایشیا میں پہلی بار موت کے بعد اعضا کو زندہ کر کے کئی زندگیاں بچائیں

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کے ایک اسپتال کے ڈاکٹروں نے میڈیکل کی دنیا میں سنگِ میل قائم کرتے ہوئے ایک 55 سالہ خاتون کی موت کے بعد ان کے جسم میں خون کی روانی بحال کر کے ان کے اعضا کو عطیہ کے قابل بنایا، جس سے کئی مریضوں کو نئی زندگی ملی۔ یہ نایاب اور پیچیدہ طبی عمل ایچ سی ایم سی ٹی منی پال اسپتال، دوارکا میں انجام دیا گیا اور اسپتال کے مطابق یہ ایشیا میں اپنی نوعیت کا پہلا کیس ہے۔ اسپتال کے چیئرمین ڈاکٹر شری کانت سرینیواسن کے مطابق یہ پہلا موقع ہے جب موت کے بعد خون کی گردش دوبارہ شروع کر کے اعضا کو محفوظ رکھا گیا تاکہ انہیں عطیہ کیا جا سکے۔ متوفیہ گیتا چاولہ کو 5 نومبر کو سانس لینے میں شدید دشواری کے بعد اسپتال لایا گیا۔ وہ موٹر نیورون بیماری کی وجہ سے مفلوج تھیں۔ 6 نومبر کی رات 8:43 بجے ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی خواہش کے احترام میں ڈاکٹروں نے نارموتھرمل ریجنل پرفیوژن (این آر پی) کے نام سے معروف عمل انجام دیا، جس میں ایکسٹرا کارپوریئل میمبرین آکسیجنیٹر (ای سی ایم او) مشین کے ذریعے پیٹ کے اعضا میں خون کی گردش بحال کی گئی۔ ان کے جگر کو انسٹی ٹیوٹ آف لیور اینڈ بلیری سائنسز میں 48 سالہ مریض کو منتقل کیا گیا، جبکہ گردے ساکیت کے میکس اسپتال میں 63 اور 58 سالہ دو مریضوں کو لگائے گئے۔

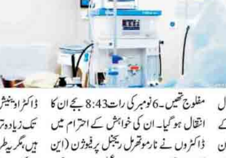

ان کی عطیہ کردہ آنکھوں اور جلد نے مزید کئی افراد کو فائدہ پہنچایا۔ ڈاکٹر اونیش سیٹھ نے کہا کہ ہندوستان میں اب تک زیادہ تر عطیات دماغی موت کے بعد ہوتے ہیں، مگر یہ طریقہ کار ثابت کرتا ہے کہ امراض کے بعد بھی اعضا کو زندہ رکھا جا سکتا ہے، جو اعضاء عطیہ کے نئے دور کی شروعات ہے۔

بریسٹ کینسر سے آگاہی کے لیے 'گلابی اڑان' سائیکلوتھون کا انعقاد

نئی دہلی، (صحافت بیورو): خواتین میں بریسٹ کینسر کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے اتوار کی صبح گلابی اڑان کا انعقاد کیا گیا۔ روٹری انٹرنیشنل نے اس تقریب کا اہتمام آر جی سی آئی آر سی (راجیو گاندھی کینسر انسٹی ٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر) نیتی باغ کے تعاون سے کیا۔ اس تقریب کا مقصد بریسٹ کینسر سے متعلق آگاہی اور جلد تشخیص کو فروغ دینا ہے۔ تقریباً 250 خواتین سائیکل سواروں نے اس اقدام میں حصہ لیا۔ ڈاکٹر گوری کپور، آر جی سی آئی آر سی، نیتی باغ کی میڈیکل ڈائریکٹر نے کہا کہ آج کی دنیا میں بریسٹ کینسر سے متعلق آگاہی انتہائی ضروری ہے اور 'گلابی اڑان' جیسے پروگرام جلد پتہ لگانے اور اس سے بچاؤ کے پیغام کو پھیلانے میں بہت اہم ہیں۔ روٹری ڈسٹرکٹ گورنر ڈاکٹر رویندر گگنانی اور ڈاکٹر گوری کپور نے تقریباً 13.5 کلو میٹر طویل سائیکلوتھون کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ فادر اگنیل اسکول سے شروع ہونے والی سائیکلوتھون اہم مقامات سے گزری جن میں اگست کرانتی مارگ، مول چند کراسنگ، جوزف ٹیٹو مارگ، اور حوض خاص شامل ہیں۔ مس انڈیا 2023، مس نندنی گپتا نے اس موقع پر بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے شرکاء اور عوام دونوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ خود معائنہ کریں اور بروقت صحت کا معائنہ کریں۔ راج کماری امرت کور کالج آف نرسنگ میں نرسنگ طلباء نے کینسر کے بارے میں بیداری پیدا کی۔

'کیا الیکشن کمیشن آزادانہ کوئی کارروائی کر رہا ہے یا بی جے پی کے اتحادی کے طور پر کام کر رہا ہے'

کپل سبل نے بہار کے لیے چلنے والی خصوصی ٹرینوں پر سوال اٹھایا

نئی دہلی، (صحافت بیورو): راجیہ سبھا کے رکن کپل سبل نے بہار اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے سے قبل 3 نومبر کو ہریانہ سے بہار تک چلائی جانے والی خصوصی ٹرینوں پر سوال اٹھائے ہیں۔ مسٹر کپل سبل نے ریلوے کے وزیر اشونی وشنو سے پوچھا کہ کیا یہ ٹرینیں خصوصی خدمات کے طور پر چلائی گئی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو انہیں ہریانہ سے ابھی کیوں چلایا گیا، چھٹھ کے دوران کیوں نہیں چلایا گیا؟ سابق مرکزی وزیر نے اتوار کے روز پریس کانفرنس میں کہا کہ میں یہاں ایک چیز اجاگر کرنے آیا ہوں، کیا الیکشن کمیشن آزادانہ کوئی کارروائی کر رہا ہے یا بی جے پی کے اتحادی کے طور پر کام کر رہا ہے، جیسا کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 3 نومبر کو تقریباً 6,000 لوگوں کے لیے چار ٹرینوں نے ہریانہ سے بہار تک چلائی گئیں، پہلی دو ٹرینیں کرنال سے بروتی تک پانی پت کے راستے، اور دو ٹرینیں گروگرام سے بھاگلپور تک براستہ پٹنہ چلائی گئیں۔ مسٹر کپل سبل نے سوال کیا کہ بڑی تعداد یہ لوگ بہار کا سفر کیوں کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سفر کرنے والے لوگ یا تو بہار کے حقیقی ووٹر تھے یا پھر 'منصوبہ بند مہم' کا حصہ تھے۔ انہوں نے کہا، "میں ریلوے کے وزیر اشونی وشنو سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ٹرینیں خصوصی خدمات کے طور پر چلائی گئیں؟ اس کے بعد انہوں نے پوچھا کہ اگر ایسا ہے، تو انہیں ابھی ہریانہ سے کیوں چلایا گیا، چھٹھ کے دوران کیوں نہیں؟ مسٹر سبل نے سوال کیا کہ کیا بہار کے ان حقیقی ووٹروں کو خصوصی ٹرینوں کی ضرورت تھی یا انہیں خاص طور پر ووٹ دینے کے لیے بہار بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ الیکشن کمیشن اس بارے میں کچھ نہیں کرے گا کیونکہ اس کا بی جے پی کے ساتھ گٹھ جوڑ ہے۔ راجیہ سبھا کے رکن کپل سبل نے ہریانہ سے بہار تک چلنے والی اسپیشل ٹرین کے وقت پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے شبہ ظاہر کیا کہ بہار اسمبلی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے لیے لوگوں کو خصوصی ٹرینوں کے ذریعے ہریانہ سے بہار بھیجا گیا تھا۔

اردو ایک زندہ زبان ہے اور اس کے فروغ کیلئے ہمیں اپنے بچوں کو اردو کی تعلیم دینی ہوگی: مقررین

عالمی یوم اردو کی تقریب میں مختلف شعبہ ہائے حیات سے وابستہ افراد ایوارڈ سے سرفراز

نئی دہلی، (صحافت بیورو) اردو کے فروغ کے تئیں سنجیدہ کوشش اور عملی تدبیروں پر زور دیتے ہوئے مقررین نے کہا کہ اردو ایک زندہ زبان ہے اور اس کے فروغ کیلئے ہمیں اپنے بچوں کو اردو کی تعلیم دینی ہوگی اور اردو اسکولوں کا جال بچھانا ہوگا۔ اس امر کا اظہار مقررین نے شاعر مشرق علامہ اقبال کی سالگرہ کی مناسبت سے عالمی یوم اردو کے موقع پر منعقدہ جلسہ تقسیم ایوارڈز اور مذاکرہ بعنوان 'فروغ اردو کی عملی تدبیریں' کی تقریب میں کیا۔ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے ماہر اقبال پروفیسر عبدالحق نے اقبال کی آفاقی شاعری کی طرف سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ عظیم کتاب کے شاعر تھے۔ انہوں نے کہا کہ شاعر تو بہت ہوئے لیکن اقبال جیسا اردو کا شاعر پیدا نہیں ہوا۔ وہ اس عظیم کتاب کے ترجمان تھے جسے لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر محسن عثمانی نے کہا کہ حضرت موسیٰ اور شعیبؑ کی مثال کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ عالمی یوم اردو کے روح رواں ڈاکٹر سید احمد خاں کیلئے پروفیسر عبدالحق شعیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ معصوم مراد آبادی نے گھروں میں اردو کے چلن پر زور دیا اور کہا کہ کس نے منع کیا ہے ہم اپنے بچوں کو اپنے گھروں میں اردو نہ پڑھائیں۔ عالمی یوم اردو کے روح رواں ڈاکٹر سید احمد خاں عالمی یوم اردو کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ 1997 سے تسلسل کے ساتھ یہ عمل رواں دواں ہے۔ انہوں نے محفوظ الرحمان کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان کی سرپرستی میں بویا جانے والے یہ پودا آج تناور درخت بن چکا ہے۔ یہ صرف ملک میں ہی بلکہ بیرون ملک اپنا مقام رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد مقررین نے بھی اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر مختلف شعبہ ہائے حیات میں اردو اور دیگر شعبوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ اسی کے ساتھ اسکول میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کئی بچوں کو بھی مومنٹو پیش کر کے ہمت افزائی کی گئی۔ واضح رہے کہ عالمی یوم اردو کی مناسب سے اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کی جانب سے عالمی شہرت یافتہ اردو شاعر اور قومی ترانہ ہند کے تخلیق کار علامہ اقبال کی یوم پیدائش کی مناسبت سے 9 نومبر کو 'عالمی یوم اردو' منانے کا سلسلہ 1997 سے جاری و ساری ہے۔

اس موقع پر ایک یادگاری مجلّہ بھی جاری کیا گیا۔ اس سال یہ مجلّہ معروف صحافی عالم نقوی کی حیات و خدمات پر مشتمل ہے جسے مشہور صحافی جاوید اختر نے ایڈٹ کیا ہے۔ اسی کے ساتھ اس موقع پر متعدد کتابوں کا اجراء بھی عمل میں آیا۔

اے ایم آر میڈیکل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ اور لائف لائن آئی سینٹر کا ہر ہفتے آئی کیمپ منعقد کرنے کا اعلان

اولڈ مصطفیٰ آباد میں فری آئی کیمپ کا کامیاب انعقاد، ماہر امراض چشم نے 240 افراد کا کیا معائنہ، بچوں میں بینائی کی کمزوری پر تشویش کا اظہار

نئی دہلی، (صحافت بیورو): مرزا یوسف علی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام فری آئی میڈیکل کیمپ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا، جس میں 240 افراد نے اپنی آنکھوں کا معائنہ کرایا۔ کیمپ میں آنے والے تمام مریضوں کو مفت چشمے، ادویات اور بنیادی علاج فراہم کیے گئے۔ کیمپ میں یہ بات خاص طور پر سامنے آئی کہ بچوں کی بڑی تعداد کی بینائی کمزور پائی گئی۔ اس تشویشناک صورتحال کے پیش نظر اے ایم آر میڈیکل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ دہلی نے اعلان کیا کہ بچوں کے لیے مزید تفصیلی معائنہ کیا جائے گا، جبکہ مرزا یوسف علی ویلفیئر ٹرسٹ بچوں کے لیے فری بس سروس فراہم کرے گا۔ تمام سہولیات سابقہ کیمپ کی طرح مکمل فری رہیں گی۔ اس موقع پر اے ایم آر میڈیکل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ کی حوصلہ افزائی کے لیے متعدد علمائے کرام نے کیمپ کا دورہ کیا اور منتظمین کے جذبہ خدمت کو سراہا جن میں مولانا محمد رضا زیدی، مولانا احسان، مولانا انور علی، مولانا شاہد علی، مولانا شان حیدر، مولانا عارف رضا اعظمی شامل تھے۔ کیمپ کے اختتام پر مولانا سید رضی حیدر نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے اس خدمت خلق کو ایک عظیم انسانی فریضہ قرار دیا۔ انہوں نے شاہد مرزا، ویلفیئر ٹرسٹ کے تمام اراکین، ڈاکٹر جاوید فاروقی، لائف لائن آئی سینٹر دہلی کی ٹیم اور رضا کاروں مجتبیٰ زیدی، حاجی قاسم، مبین بانو اور آشش (فارما کمپنی) کا خاص شکریہ ادا کیا جنہوں نے بھرپور تعاون کیا۔ دریں اثناء انتظامیہ نے بتایا کہ یہ سلسلہ اب باقاعدگی کے ساتھ جاری رہے گا اور لائف لائن آئی سینٹر دہلی میں مسلسل فری آئی کیمپس کا انعقاد کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ اے ایم آر میڈیکل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ اور لائف لائن آئی سینٹر دہلی نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا کہ ہر ہفتے ایسے کیمپس منعقد کیے جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد مستفید ہوں۔ آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر جاوید فاروقی نے مریضوں کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ آنکھیں انسان کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ اگر بینائی درست ہو تو انسان دنیا کی خوبصورتی اور اچھے بُرے کا صحیح ادراک کر پاتا ہے۔ میں اے ایم آر ٹرسٹ کے ساتھ مل کر لوگوں کی آنکھوں کے علاج کے لیے پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کرتا رہوں گا۔ خدمتِ خلق ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ مرزا یوسف علی ویلفیئر ٹرسٹ کے ذمہ دار شاہد مرزا نے اس خدمت کو اپنے لیے باعث شرف قرار دیتے ہوئے مولانا رضی حیدر کو مبارکباد پیش کی۔

قومی راجدھانی میں آلودگی کے خلاف انڈیا گیٹ پر احتجاج

جی آر اے پی کے اقدامات کو نافذ کرنے کا مطالبہ، پولیس نے کئی لوگوں کو حراست میں لیا

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی میں بڑھتی ہوئی آلودگی اور شدید خراب ہوا کے معیار کے ردعمل میں لوگوں نے صاف ہوا کا مطالبہ کرتے ہوئے اتوار کی شام انڈیا گیٹ کے قریب سڑکوں پر احتجاج کیا۔ ان میں سے کئی کو حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ متعدد مظاہرین کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ احتجاج کی وجہ سے عوام کو انڈیا گیٹ کمپلیکس سے نکال دیا گیا تھا۔ غور طلب ہے کہ قومی راجدھانی دہلی میں آلودگی کی بلند سطح اور زہریلی ہوا دیوالی کے بعد سے رہائشیوں کے لیے کافی پریشانیوں کا باعث بن رہی ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ دہلی میں آلودگی شدید اور خطرناک سطح پر پہنچ گئی ہے، اس کے باوجود جی آر اے پی کے اقدامات کو نافذ نہیں کیا گیا۔ دہلی کے انڈیا گیٹ پر احتجاج میں حصہ لینے والے ماہر ماحولیات بھورین کندھاری نے کہا کہ ہم متعلقہ حکام سے ملنا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی درخواست کی تھی، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں شدید آلودگی کی وجہ سے ہر عمر کے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راجدھانی میں میراتھن کا انعقاد کیا جا رہا ہے، اسکولوں میں کھیلوں کے دن منائے جا رہے ہیں لیکن حکومت نہ تو کوئی ایڈوائزری جاری کر رہی ہے اور نہ ہی اس کی روک تھام کے لیے کوئی اقدامات کر رہی ہے۔

دہلی ریڈ زون میں! نومبر کے دوسرے ہفتے میں بھی نہیں ملی زہریلی ہوا سے راحت

سی پی سی بی کے اعداد و شمار کے مطابق 24 گھنٹے کے اوسط اے کیو آئی 361 کے ساتھ دہلی ملک کا دوسرا سب سے آلودہ شہر بن گیا ہے، فی الحال بارش کا امکان نہیں

نئی دہلی، (صحافت بیورو): سردی کی شروعات کے باوجود قومی راجدھانی کو نومبر کے دوسرے ہفتے میں بھی زہریلی ہوا سے راحت نہیں ملی ہے۔ اتوار کو دہلی کا اے کیو آئی تقریباً 399 پر ریڈ زون میں تھا، جو انتہائی خطرناک زمرے میں آتا ہے۔ اس دوران آج صبح محکمہ موسمیات نے موسم قدرے صاف رہنے کی پیش گوئی کی تھی حالانکہ صبح اور شام کے اوقات میں دھند رہنے اور کم سے کم درجہ حرارت 12-16 اور زیادہ سے زیادہ 26-28 رہنے کا امکان ظاہر کیا تھا۔ وہیں 3 سے 5 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کی وجہ سے فضائی آلودگی میں مزید اضافہ ہونے کی وارننگ دی گئی تھی۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد و شمار کے مطابق 24 گھنٹے کے اوسط اے کیو آئی 361 کے ساتھ دہلی ملک کا دوسرا سب سے آلودہ شہر بن گیا ہے۔ وزیر پور (420)، براڑی (418) اور ووویک وہار (411) سمیت کئی علاقوں میں آلودگی کی سطح سنگین ریکارڈ کی گئی ہے، جب کہ زیادہ تر دیگر علاقوں میں یہ بے حد خراب زمرے میں رہا۔ این سی آر میں نوئیڈا (354)، گریٹر نوئیڈا (336)، اور غازی آباد (339) میں ہوا کا معیار خطرناک سطح پر رہا۔ دہلی اور اس کے آس پاس کا اے کیو آئی دیوالی کے بعد سے خراب ہوا ہے اور اس میں بہتری کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ اے کیو آئی 399 کے ارد گرد منڈلا رہا ہے، کچھ علاقوں میں یہ 400 کو بھی پار کر چکا ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کے مطابق اگلے 15 دنوں میں صورتحال بہتر ہوتی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ اس کی بڑی وجہ ہوا میں پی ایم 2.5 کی سطح 338 اور پی ایم 10 کی سطح 503 تک پہنچنا ہے۔ یہ ہوا کتنی خطرناک ہے، اسے ماہرین اس طرح بتا رہے ہیں کہ اس ہوا میں سانس لینے کا مطلب ہے کہ روزانہ 9 سے 10 سگریٹ پینا۔

آئی ایم ڈی کے مطابق اتوار کی صبح اور شام میں ہلکی دھند چھائی رہے گی جس سے حد بصارت متاثر ہوگی۔ دوپہر تک موسم صاف ہونے کی امید ہے۔ تاہم فضائی آلودگی میں اضافے کی وجہ سے اسموگ کی ایک تہہ دن بھر برقرار رہے گی اور شام کے وقت اس میں پھر اضافہ ہوگا۔ شمالی ہندوستان اور راجدھانی میں بھی کم از کم درجہ حرارت معمول سے نیچے گر رہا ہے۔ کم سے کم درجہ حرارت 12 سے 16 ڈگری سیلسیس تک پہنچ جائے گا اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 ڈگری سیلسیس تک پہنچ جائے گا۔ ہوا ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اس کی وجہ ہمالیہ میں برف باری ہے، جو وہاں سے ٹھنڈی ہوائیں لے رہی ہے۔ راتیں سرد ہو جائیں گی۔ محکمہ موسمیات نے صفر بارش کی پیش گوئی کرتے ہوئے کہا ہے کہ نومبر میں عام طور پر صرف ایک سے دو فیصد بارش ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، اگلے کئی دنوں تک بارش نہیں ہوگی، جس کا مطلب ہے کہ دہلی والوں کو فضائی آلودگی سے کوئی راحت ملنے کا امکان نہیں ہے۔

لکھنؤ : میئر سشما کھروال کیمپ آفس میں بی جے پی کونسلروں کے گروپ کی میٹنگ کرتی ہوئیں۔

حیدری ٹاسک فورس کا سالانہ قومی اجلاس منعقد

کئی لوگوں کو عہدے تقسیم کئے گئے

لکھنؤ: حیدری ٹاسک فورس کا قومی سالانہ کنونشن کل شیعہ پی جی کالج، وکٹوریہ اسٹریٹ، نخاس، لکھنؤ میں رات 8:00 بجے شروع ہوا، جس میں قاری ندیم نجفی نے قرآن پاک کی سورہ رعد کی آیت نمبر 11 کی تلاوت کی تھی۔ ''بے شک یہ تینوں معاشرے میں تبدیلی نہیں لاتا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے نہیں ہوتا۔ اس کے اپنے حالات۔''

پروگرام کے مہمان خصوصی حیدری ٹاسک فورس کے بانی اور شیعہ پرسنل لا بورڈ کے قومی جنرل سکریٹری اور ترجمان مولانا یعسوب عباس نے کنونشن کا افتتاح کیا۔

حیدری ٹاسک فورس کے چیئرمین منا آغا، ذیشان زیدی، ضیغم زیدی، ندیم نقوی، ظفرالرضا، نقی زیدی اور حیدر رضوی نے ملک کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کو حیدری ٹاسک فورس میں پوزیشنیں دے کر عزت افزائی کی۔ ان میں سائی محسن رضوی، نواب گنج بریلی ضلع صدر، سائی محمد حسن رائے بریلی ضلع صدر، سائی علی شان زیدی لکھیم پور کھیری ضلع صدر، یونشا عباس بنارس وارانسی صدر، مسیح مرزا ریاستی انچارج لکھنؤ، حسن نقوی مون صدر شاہین باغ دہلی، ذوالفقار باغ دہلی صدر ظفر حسین شاہ، راجہ ظفر نگر صدر راجہ شاہ شامل تھے۔ صدر، مجتبیٰ مہندی فیض آباد ضلع صدر، سائی احسان علی زیدی سرفراز گنج ریاستی نائب صدر، نثار حسین پیہانی ضلع صدر، توصیف رضا میٹروپولیٹن صدر، رضا عباس سٹی سکریٹری لکھنؤ، لادی مرزا راکاب گنج ضلع صدر لکھنؤ، کرنل حسین بہار صدر۔ سرتاج خان ایڈوکیٹ لیگل ایڈوائزر، عمران حیدر چیف نائب صدر اور (مشیر)، سائی محمد آصف نگر جوائنٹ سکریٹری، مولانا ضیغم عباس کاظمی سٹی جنرل سکریٹری، ثمر عباس میرٹھ صدر، سائی ثمر عباس شاہجہاں پور صدر، یونس رضا کانپور ضلع صدر، قادر علی شیشمہل ریاستی سکریٹری، اشرف مرزا ریاستی صدر، سراج مرزا (صدر)۔ حسین جونپور ضلع صدر، وسیم عباس دوشی پورہ بنارس نائب صدر، سمیر سنگھ نگر مدیو (ریاستی صدر) ایڈوکیٹ اسوسی ایشن، آشو کنوجیہ بالا گنج درج فہرست ذات ریاستی صدر، تقی عبدی کیمپل روڈ سٹی نائب صدر، نثار حسین پیہانی ضلع ہردوئی صدر، شاداب مرزا کاظمین، قومی تنظیم سازی سکریٹری، شاداب مرزا کاظمین، ساجد علی شاہ، وزیر اعظم محمد نواز شریف اور دیگر شامل ہیں۔ مونس رضوی ہٹا ستارہ بیگم ایگزیکٹو ممبر، کمال حیدر ضلع نائب صدر لکھنؤ، داؤد قدوائی بارہ بنکی ضلع صدر، سائی اختر عباس کو سیتاپور ضلع صدر، علی حسین لکھنؤ سٹی آرگنائزیشن منسٹر، میثم علی منصور سٹی سینئر ایڈوائزر، رضا امام شیخ پورہ کالونی وکاس نگر ایڈوائزر علی نگر اور اکیڈمک ایڈوائزر علی شاہ اور کئی دیگر عہدیداروں کو ضلع صدر مقرر کیا گیا۔ بریلی ضلع نائب صدر۔

اس موقع پر کئی اہم سماجی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا: 1. حسین آباد ٹرسٹ میں پھیلی کرپشن اور تاریخی عمارتوں کی خستہ حالی کو نظر انداز کرنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

2- اتر پردیش میں شیعہ سنٹرل وقف بورڈ کے ذریعہ زمین کی فروخت، وقف املاک کے غیر قانونی استعمال، اور قبرستان کی جگہوں پر تعمیراتی اجازت نامے کی مخالفت میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔

شیعہ برادری کے پڑھے لکھے اور غیر تربیت یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو خود روزگار سے منسلک کرنے کے لیے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی تجویز پیش کی گئی، جس کی اجتماع نے بھرپور حمایت کی۔

مولانا یعسوب عباس نے اپنے خطاب میں واضح طور پر کہا کہ حیدری ٹاسک فورس کمیونٹی کی ترقی کے لیے وقف تنظیم ہے اور اس کی طاقت نوجوانوں میں ہے۔

سڑک حادثہ میں قومی ہاکی کھلاڑی جولی کی موت

لکھنؤ : (پی این ایس) اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں سڑک حادثوں کا سلسلہ لگاتار جاری ہے۔ قومی ہاکی کھلاڑی اور اسپورٹس ٹیچر جولی یادیو اتوار کی صبح ایک خوفناک سڑک حادثے میں چل بسیں۔ یہ حادثہ پارا تھانہ علاقہ میں موڑ کے قریب پیش آیا، جہاں گیس سلنڈروں سے بھری ایک نامعلوم ڈی سی ایم گاڑی نے جولی کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی۔ شدید زخمی جولی کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اطلاعات کے مطابق پارا علاقہ کی رہنے والی اور ایل پی ایس میں اسپورٹس ٹیچر جولی یادو اتوار کی صبح تقریباً 6:15 بجے اپنے اسکول سے انٹر اسکول بیڈمنٹن چمپئن شپ کے لیے روانہ ہوئی تھیں جب اسے یاد آیا کہ وہ اپنا موبائل فون گھر میں بھول گئی ہیں۔ دریں اثنا، جب وہ موڑا موڑ سے گھر واپس آرہی تھی، گیس سلنڈروں سے لدی ایک ڈی سی ایم گاڑی نے اس کی موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ حملہ اتنا شدید تھا کہ ڈی سی پی بھی شدید زخمی ہو گئے۔ راہگیروں نے فوری طور پر ایمبولینس کو بلایا اور اسے ٹراما سینٹر لے گئے تاہم میڈیکل کالج کے ٹراما سینٹر میں علاج کے دوران ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ نامعلوم گاڑی اور اس کے ڈرائیور کی شناخت کے لیے جائے وقوعہ کے ارد گرد نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں ضروری قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

جنگل راج واپس لانے والوں کو روکنا ضروری: یوگی

لکھنؤ : (پی این ایس) اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو بہار کے نرپت گنج ہائی اسکول اسٹیڈیم میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن جماعتوں کانگریس، آر جے ڈی اور سماج وادی پارٹی پر براہ راست حملہ کیا۔ انتخابی مہم کے آخری دن ارریہ ضلع میں منعقدہ جلسہ میں یوپی کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار میں ''جنگل راج'' کو واپس لانے کی کوشش کرنے والوں کو روکنا ضروری ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ پنکچر بنانے والے یہاں آکر ترقی کو پنکچر کر دیں گے۔ انھوں نے کہا کہ نرپت گنج کو ''دراندازوں کے لئے لانچنگ پیڈ'' نہیں بننے دینا چاہئے۔ یوپی کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار جس نے دنیا کو نالندہ یونیورسٹی اور علم کی روشنی دی، اسے کانگریس اور آر جے ڈی اتحاد نے ناخواندگی اور انارکی میں دھکیل دیا ہے۔ اس سرزمین نے ماں جانکی، مہاتما بدھ اور بھگوان مہاویر کو جنم دیا۔ یہ آریہ بھٹ، چانکیہ اور

چندرگپت موریہ کی سرزمین ہے، لیکن کانگریس-آر جے ڈی نے ذات پات کی تقسیم اور مافیاازم سے سرزمین کو داغدار کیا ہے۔ کانگریس اور آر جے ڈی نے سماج کو ذات پات کی بنیاد پر تقسیم کیا، سرکاری خزانے کو لوٹا اور بہار کے نوجوانوں کو بے روزگار کر دیا۔

اترپردیش میں پچھلے ساڑھے آٹھ سال کی ڈبل انجن حکومت کا حوالہ دیتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ وہاں اب کرفیو اور فسادات نہیں ہیں۔ ''کوئی کرفیو نہیں، کوئی فساد نہیں، یوپی میں سب کچھ ٹھیک ہے۔'' انھوں نے اسے این ڈی اے کی گڈ گورننس کی کامیابی کے طور پر پیش کیا۔ اجودھیا میں رام مندر کی تعمیر کی مثال دیتے ہوئے یوپی کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ این ڈی اے جو کہتی ہے وہی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے سپریم کورٹ میں حلف نامہ داخل کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ رام کا کبھی وجود نہیں تھا۔ آر جے ڈی نے رتھ یاترا روک دی اور سماج وادی پارٹی نے رام بھکتوں پر گولی چلائی۔ لیکن آج، بھگوان شری رام اجودھیا میں براجمان ہیں، اور ایک شاندار رام مندر بنایا گیا ہے۔

تیجسوی یادو ہوں گے بہار کے اگلے وزیر اعلیٰ: اکھلیش

لکھنؤ : (پی این ایس) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رہنما اور بہار میں مہا گٹھ بندھن کے وزیر اعلیٰ امیدوار تیجسوی یادو کا آج (9 نومبر) کو یوم پیدائش ہے۔ ان کے حامیوں سمیت تمام لیڈر انہیں مبارکباد دے رہے ہیں لیکن اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے مبارکباد دیتے ہوئے انہیں بہار کے اگلے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لینے کے لیے نیک خواہشات پیش کی ہیں، جس کے بعد بہار کی سیاست میں نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ اکھلیش یادو نے آج صبح اپنے سوشل میڈیا ہینڈل 'ایکس' پر تیجسوی یادو کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ بات لکھی ہے۔ اس پوسٹ کے ساتھ اکھلیش یادو نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے صاف کیا کہ اپوزیشن اتحاد متحد ہے۔ ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ بہار کے مقبول 'نوکری کے نائک' نوجوان لیڈر تیجسوی یادو کو سالگرہ کی دلی مبارکباد اور بہار کے اگلے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لینے کے لیے نیک

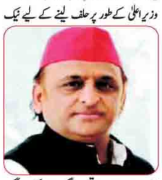

خواہشات! اس موقع پر دیگر رہنما بھی سالگرہ کی مبارکباد دے رہے ہیں لیکن کسی نے وزیر اعلیٰ کے حلف کو اس انداز میں استعمال نہیں کیا۔ یہ بات پورے بہار میں بحث کا موضوع بن گئی ہے۔ واضح رہے کہ خود اکھلیش یادو اور سماج وادی پارٹی کے کئی لیڈر بہار میں انتخابی مہم چلا رہے ہیں۔ اکیلے اکھلیش یادو مہا گٹھ بندھن کے امیدواروں کے لیے 20 سے زیادہ ریلیاں کر چکے ہیں اور آج چار مزید جلسے کر رہے ہیں، باوجود اس کے کہ یہاں ایس پی کا ایک بھی امیدوار موجود نہیں ہے۔ اکھلیش یادو اپنی ہر ریلی میں عوام سے تیجسوی یادو کو وزیر اعلیٰ بنانے کی اپیل کر رہے ہیں۔ اپنے مخصوص انداز میں وہ کہتے ہیں کہ تیجسوی کے وزیر اعلیٰ بننے سے بہار کے نوجوانوں کو روزگار ملے گا۔ اکھلیش یادو نے جس طرح سے ریلیوں میں کانگریس کی قیادت والے 'مہا گٹھ بندھن' کے امیدواروں کے لیے مہم چلائی اور تیجسوی کو آج سالگرہ کی مبارکباد دی، وہ اس بات کی علامت ہے کہ تیجسوی کی قیادت کو لے کر اپوزیشن کے اندر کوئی اختلاف نہیں ہے اور سبھی متحد ہو کر بہار میں مہا گٹھ بندھن کو اقتدار میں لانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

پریاگ راج کے تنیش پانڈے نے لیک کرائے تھے ڈی ایل ایڈ کے پیپر

پریاگراج: (پی این ایس) ڈی ایل ایڈ (ڈپلوما ان ایلیمنٹری ایجوکیشن) کا پیپر لیک معاملہ میں فرار سرغنہ تنیش پانڈے پریاگ راج کا رہنے والا ہے۔ ایس ٹی ایف و سرویلانس کی مدد سے جانچ شروع کرتے ہوئے تھانہ پولس نے یہ معلومات اکٹھی کی ہیں۔ اس کی تلاش کے لیے ایک ٹیم پریاگ راج بھیجی جارہی ہے۔ اس بات کا تعین کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ اس نے پیپر کہاں سے لیک کیا۔ لیک ہونے والے پیپر کی تصدیق کا عمل جاری ہے۔ منگل کو ایس ٹی ایف نے دو بھائیوں دھامیندر کمار اور پشپیندر کمار کو اگلاس علاقے کے نگلہ ہریکرنا گاؤں سے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ڈی ایل ایڈ کو لیک کرنے والے گینگ کے رکن تنیش پانڈے سے پیپر حاصل کیا تھا۔ ٹیلی گرام کے ذریعے پہلے اور تیسرے سمسٹر کے سوالیہ پرچے، پیپر حل کرنا، اور امیدواروں کو فروخت کرنا۔ دونوں نے 80 امیدواروں کو پیپر فروخت کرنے کا اعتراف کیا۔ سرویلانس اور ایس ٹی ایف کی جانچ کی مدد سے پتہ چلا ہے کہ تنیش پانڈے پریاگ راج کا رہنے والا ہے۔ فی الحال اس کے صحیح مقام کی تلاش کی جا رہی ہے۔ موبائل نمبر کی مدد سے سامنے آنے والا پتہ فرضی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے پکڑے جانے کے بعد ہی یہ واضح ہو سکے گا کہ تنیش نے پیپر کہاں سے لیک کیا تھا۔ تاہم سائبر ٹیم کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ امتحان شروع ہونے سے پندرہ منٹ پہلے ان دونوں بھائیوں کو پیپر بھیجتا تھا۔ جن لوگوں نے پیپر خریدے تھے ان کی تصدیق جاری ہے۔ سی او مہیش کمار کا کہنا ہے کہ تنیش کا صحیح مقام ابھی تک معلوم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ پریاگ راج کا رہنے والا ہے۔

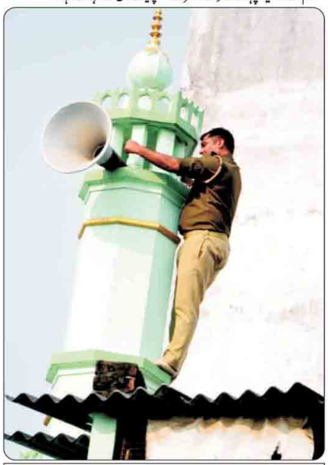

لکھنؤ: پولیس نے حسین گنج حلقہ میں صوتی آلودگی پر کارروائی کرتے ہوئے مختلف عبادت گاہوں سے لاؤڈ اسپیکر ہٹوائے۔

آگرہ: گینگ ریپ متاثرہ کی اس کے وکیل نے کی آبروریزی

آگرہ : (پی این ایس) اترپردیش کے آگرہ ضلع سے ایک شرمناک اور چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ ایک خاتون جس کی 2022 میں اجتماعی عصمت دری کی گئی تھی اور وہ انصاف کے لیے لڑ رہی تھی، اس کے کیس کی نمائندگی کرنے والے وکیل نے اس کا استحصال کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایکتا تھانہ علاقہ میں پیش آیا۔ متاثرہ لڑکی اوریا کی رہنے والی ہے اور آگرہ کی عدالت میں اپنے پرانے گینگ ریپ کیس کی درخواست دینے آئی تھی۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ اس کے وکیل جتیندر دھاکرے عرف سنتوش سنگھ نے یہ گھناؤنا فعل کیا۔ جمعرات کو وکیل جتیندر دھاکرے نے متاثرہ لڑکی کو بتایا کہ اس کے گینگ ریپ کیس میں سمجھوتہ کے لیے بات چیت جاری ہے، اور اسے ایک ہوٹل میں ملنا پڑے گا۔ وکیل پر بھروسہ کرتے ہوئے متاثرہ تاج رائل ہوٹل چلی گئی۔ وکیل شروع میں چلا گیا، لیکن تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور اہم دستاویزات پر بات کرنے کے بہانے کمرہ نمبر 106 میں متاثرہ لڑکی کے ساتھ زبردستی زیادتی کی۔ واقعے کے بعد، خوفزدہ متاثرہ نے ہمت کی اور فوری طور پر پولیس میں شکایت درج کرائی۔ متاثرہ کی شکایت پر پولیس نے فوری کارروائی کی۔ جب پولیس ملزم وکیل جتیندر دھاکرے کو پکڑنے پہنچی تو اس نے فرار ہونے کی کوشش کی اور چھت سے چھلانگ لگا دی۔ چھلانگ سے اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔

فیروز آباد پولیس نے مساجد سے 68 لاؤڈ اسپیکر اتارے

فیروز آباد : (پی این ایس) فیروز آباد پولیس نے ہفتے کی شام تیز آواز اور شور وغل کے خلاف ایک بڑے آپریشن کا آغاز کیا۔ ''شور کی آلودگی (ضابطہ و کنٹرول) قواعد 2000'' کے تحت پولیس نے ان مساجد کی نشاندہی کی جہاں اونچی آواز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کیے جا رہے تھے، اور ان سے لاؤڈ اسپیکر اتارنے کی کارروائی شروع کر دی گئی۔ یہ مہم ضلع فیروز آباد کے 22 تھانہ علاقوں میں ایک ساتھ چلائی گئی۔ مختلف تھانوں میں پولیس ٹیموں نے مساجد کا جائزہ لیا اور ان سے کل 68 لاؤڈ اسپیکر ہٹا دیے۔ کارروائی صرف پانچ گھنٹے میں مکمل کی گئی۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) فیروز آباد، سوربھ دیکشت کے مطابق، گنجان آبادی میں اونچی آواز میں لاؤڈ اسپیکر بجانے کے معاملے میں حکومت کے قواعد 2000 کے تحت یہ کارروائی کی گئی ہے۔ اس کا مقصد عوامی سکون کو بحال رکھنا اور شور کی آلودگی پر قابو پانا ہے۔ ایس ایس پی سوربھ دیکشت نے بتایا کہ قواعد 2000 کے تحت ضلع فیروز آباد میں مؤثر کارروائی کی گئی ہے۔ اس مہم کے دوران مختلف تھانوں میں درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی: تھانہ اتر- 01، تھانہ دکشن- 05، تھانہ رسول پور- 04، تھانہ رام گڑھ- 12، تھانہ ٹونڈلا- 02، تھانہ نارکھی- 01، تھانہ پچوکھرا-02، تھانہ رجاولی-06، تھانہ مٹ سینا- 02، تھانہ لائن پار- 05، تھانہ شکوہ آباد- 10، تھانہ خیرگڑھ- 02، تھانہ مکھن پور- 03، تھانہ جسرانہ- 02، تھانہ سرسا گنج-10، تھانہ ایکا-02۔ ان تمام علاقوں سے کل 68 لاؤڈ اسپیکر شور کی آلودگی (قواعد و ضوابط 2000) کے تحت اتارے گئے۔

قیدی نے کانسٹبل کے فون سے بھیجا جج کو میل، مقدمہ درج

لکھنؤ : (پی این ایس) سوشل میڈیا ٹریڈنگ کے نام پر تقریباً 3,700 کروڑ روپے کے سات لاکھ لوگوں کو دھوکہ دہی کے ملزم انوبھو متل کا انکشاف ہوا ہے۔ جیل میں ایک اور ملزم کو پھنسانے کے لیے، اس نے ایک کانسٹیبل کے موبائل فون سے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج کو ای میل بھیجی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کے ایک جج کا قتل ہونے والا تھا۔ ہائی کورٹ سے اطلاع ملنے پر لکھنؤ کے پولس کمشنر نے سائبر سیل اور کرائم برانچ کو معاملے کی جانچ کے لیے کمیشن بنایا۔ پتہ چلا کہ جس فون سے ای میل بھیجا گیا تھا وہ پولیس لائنز میں تعینات کانسٹیبل اجے کمار کا تھا۔ اس کے بعد اجے سے پوچھ گچھ کی گئی۔ اجے نے وضاحت کی کہ 4 نومبر کو وہ قیدی انوبھو متل کے ساتھ عدالت میں آیا۔ انوبھو نے کیس کی صورتحال جاننے کے لیے فون پر درخواست کی تھی۔ اس دوران اس نے فون پر ایک نئی ای میل آئی ڈی بنائی۔ جانچ سے پتہ چلا کہ انوبھو نے سیٹنگ میں ٹائمر لگایا تھا۔ اس نے 5 نومبر کی صبح 8:50 بجے مہیندر کمار کے نام جج کو خود بخود ای میل بھیجی۔ پولیس نے تفتیش کی اور انوبھو متل کی بداعمالیوں کا انکشاف کیا۔ اس کے بعد جیل چوکی کے انچارج اروند کمار نے گوسائی گنج پولیس اسٹیشن میں انوبھو متل اور کانسٹیبل اجے کمار کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی۔ جیل انتظامیہ نے بھی تحقیقات شروع کر دیں۔

ایس آئی آر مہم کی بیداری کیلئے ورکشاپ کا انعقاد

لکھنؤ: (پی این ایس) الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے چلائی جا رہی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (S.I.R) مہم کے تعلق سے عوام میں بیداری پیدا کرنے اور شبہات کے ازالہ کے مقصد سے جاگروک مسلم مت داتا منچ، اٹاوہ کے زیر اہتمام، ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) کے تعاون سے ایک اہم بیداری و لٹریسی ورکشاپ اسلامیہ گرلز انٹر کالج، اردو محلہ، اٹاوہ میں ہوئی۔ پروگرام کی صدارت حافظ محمد احمد چشتی نے جبکہ نظامت مولانا طارق شمسی نے کی۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) کے سینئر ایڈوکیٹ نوفل معراج ایڈوکیٹ تھے۔ انھوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ الیکشن کمیشن کی S.I.R مہم محض ایک رسمی کارروائی نہیں بلکہ جمہوری ڈھانچے کو مضبوط کرنے کا بنیادی عمل ہے۔ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ انتخابی فہرست میں اپنے نام کے اندراج، ترمیم اور تصدیق میں پوری سنجیدگی کے ساتھ حصہ لے۔ اگر ہم نے غفلت برتی تو نہ صرف ووٹ کا حق متاثر ہوگا بلکہ نمائندگی کا توازن بھی بگڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی. ایل. او. عوام تک نہ پہنچ سکیں تو لوگ خود بی۔ ایل۔ او۔ سے رابطہ کر کے اپنی معلومات فراہم کریں، تاکہ یہ مہم کامیابی سے ہمکنار ہو اور ہمارا دستوری حق محفوظ رہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ S.I.R مہم کے دوران ہر شہری کو فارم 6، 7 اور 8 کے ذریعہ نیا اندراج، تصحیح یا نام کی بحالی کا موقع دیا جاتا ہے، اس لیے عوام کو اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اس موقع پر انجینئر عبداللہ فہمی (فتح پور) نے وقف جائیدادوں کے اندراج کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وقف جائیدادیں ملت کی امانت ہیں۔ ان کا اندراج وقف 'امید پورٹل' پر کرانا نہ صرف قانونی ضرورت ہے بلکہ اجتماعی ذمہ داری بھی ہے۔ پروگرام کے صدر حافظ محمد احمد چشتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ S.I.R مہم کا مقصد ملک میں انتخابی شفافیت کو یقینی بنانا ہے۔ یہ ہم سب کا قومی فریضہ ہے کہ ہم اپنے ووٹ کی طاقت اور اپنی موجودگی کے ثبوت کو برقرار رکھیں۔ سابق چیئرمین نگر پالیکا فرقان احمد خان نے عوام سے اپیل کی کہ وہ الیکشن کمیشن کے اہلکاروں سے بھرپور تعاون کریں، اپنی تفصیلات درست کرائیں اور دوسروں کو بھی بیدار کریں۔ ورکشاپ میں اساتذہ، طلبہ، خواتین، سماجی کارکنان اور معزز شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

بستی میں ووٹ چوری: خواجہ سراؤں کے نام پر 91 جعلی ووٹر برآمد

بستی: (پی این ایس) مشرقی یوپی کے ضلع بستی سے ایک چونکا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے، جس نے لوک سبھا انتخابات کی شفافیت پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ یہاں جاری ووٹر لسٹ تصدیق کی مہم کے دوران پتہ چلا کہ ضلع میں 98 خواجہ سرا ووٹروں میں سے 91 فرضی تھے۔ یعنی ان ناموں پر مرد اور خواتین ووٹ ڈالتے رہے، جبکہ سچائی یہ ہے کہ ضلع میں صرف 7 خواجہ سرا ووٹر ہی موجود ہیں۔ واضح رہے کہ اندرا چیریٹیبل سوسائٹی نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات سے قبل اس سلسلے میں الیکشن کمیشن میں شکایت درج کرائی تھی۔ سوسائٹی کے سی ای او اور اتر پردیش 'ٹرانس جینڈر ویلفیئر بورڈ' کے رکن اجے کمار پانڈے نے الزام لگایا تھا کہ بستی کی ووٹر لسٹ میں بڑی بے ضابطگیاں کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق لسٹ میں 98 خواجہ سرا ووٹر درج تھے، جب کہ حقیقت میں ان میں سے صرف 7 ہی حقیقی تھے۔ باقی ووٹروں کے نام پر عام لوگ ووٹ ڈال رہے تھے۔ خبروں کے مطابق سوسائٹی کی جانب سے ثبوت کے ساتھ چیف الیکٹورل آفیسر کو شکایت بھیجی گئی تھی لیکن اس وقت معاملہ تحقیقات کے نام پر ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا گیا۔ لوک سبھا انتخابات انہیں فرضی ناموں کے ساتھ کرائے گئے۔ حالانکہ اب ووٹر لسٹ پر نظر ثانی مہم 2025 کے دوران جب جانچ کرائی گئی تو سوسائٹی کی شکایت درست ثابت ہوئی۔ انتظامیہ کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ضلع میں خواجہ سرا ووٹروں کی اصل تعداد بہت کم ہے۔ صدر اسمبلی حلقہ میں 4، ہرئیا میں ایک، ردولی اور کپتان گنج میں 1-1 خواجہ سرا ووٹر ہیں۔ باقی 91 لوگوں کو غلطی یا لاپرواہی کی وجہ سے خواجہ سرا کے زمرے میں درج کر دیا گیا تھا۔ اس پورے معاملے پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پرتی پال سنگھ چوہان نے بتایا کہ جانچ مکمل کر لی گئی ہے اور تمام فرضی ووٹروں کو فہرست سے ہٹا دیا گیا ہے۔

یوپی میں 23 اے ایس پی کا تبادلہ، فہرست جاری

لکھنؤ :(پی این ایس) اتوار کو یوپی میں 23 ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کا تبادلہ کیا گیا۔ تبادلے کیے گئے افسران کی فہرست جاری کر دی گئی ہے۔ بی ایس وی کمار کو ڈپٹی کمانڈنٹ، 47 ویں بٹالین پی اے سی، غازی آباد تعینات کیا گیا ہے۔ نجی نند کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ایس ایس ایف ہیڈ کوارٹر لکھنؤ تعینات کیا گیا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر سنجے کمار کو ڈپٹی کمانڈنٹ، 27 ویں بٹالین پی اے سی، سیتا پور تعینات کیا گیا ہے۔ سبودھ گوتم کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایسٹ) ہردوئی تعینات کیا گیا ہے۔ نرپیندر کو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آف پولیس کمشنریٹ وارانسی مقرر کیا گیا ہے۔ نوینک کٹیار کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، یوپی 112 کے طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ دنیش کمار پوری کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (جنوبی) گورکھپور تعینات کیا گیا ہے۔ سنتوش کمار، سیکنڈ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ہیڈکوارٹر میں تعینات تھے۔ ان کا تبادلہ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، گورکھپور ضلع کے طور پر کیا گیا تھا، لیکن ان کا تبادلہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ سیتارام کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (لیگل سیل) ہیڈ کوارٹر، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، لکھنؤ تعینات کیا گیا ہے۔

سدھارتھ ورما کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، کشی نگر تعینات کیا گیا ہے۔ سمیت شکلا کو شاملی کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ گیانیندر ناتھ پرساد کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (نارتھ) گورکھپور تعینات کیا گیا ہے۔ اشوک کمار سنگھ کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی) بہرائچ بھیجا گیا ہے۔ راجکمار سنگھ کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، EOW، لکھنؤ کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ اسی طرح سنتوش کمار سنگھ کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سیکیورٹی) گورکھپور تعینات کیا گیا ہے۔

جتیندر کمار سریواستو کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سی آئی ڈی، لکھنؤ مقرر کیا گیا ہے۔ راماننداکشواہا کو ہاتھرس کا ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر کیا گیا ہے۔ جتیندر کمار پرتھم کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، اتر پردیش پولیس بھرتی اور پروموشن بورڈ مقرر کیا گیا ہے۔ چرنجیب مکھرجی کو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آف پولیس، کمشنریٹ، پریاگ راج تعینات کیا گیا ہے۔ شوبھا بھ پانڈے کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی)، ایٹا مقرر کیا گیا ہے۔ آلوک کمار جیسوال کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، فتح گڑھ مقرر کیا گیا ہے۔ شیلیندر کمار سریواستو کو سہارنپور کا ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ٹریفک) مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر راکیش کمار مشرا کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی)، غازی پور مقرر کیا گیا ہے۔

امید پورٹل پر وقف رجسٹریشن کی تاریخ میں توسیع کا مطالبہ

مولانا رضا حسین نے کی مذہبی عمارتوں کو وقف بورڈ میں رجسٹرڈ کرانے کی اپیل

لکھنؤ: (پریس ریلیز) ادارہ مقصد حسینی کے سربراہ، عالم نگر مسجد کے امام جمعہ و شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی نے اپنے پریس اعلامیہ میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وقف بورڈ املاک کے 'امید پورٹل' پر رجسٹریشن کے سلسلہ میں دی گئی تاریخ میں توسیع کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ امید پورٹل پر رجسٹریشن کا کام جاری ہے جبکہ وقف املاک کی تعداد کافی زیادہ ہے جس کی وجہ سے اتنی کم مدت میں سبھی املاک کا رجسٹریشن ہو پانا بہت مشکل کام ہے لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ وہ تاریخ میں کم از کم ایک سال کی توسیع کرے تاکہ وقف املاک کے رجسٹریشن کا عمل آسانی کے ساتھ انجام دیا جا سکے۔ اسی کے ساتھ مولانا نے لوگوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ جلد از جلد امید پورٹل پر وقف املاک کا رجسٹریشن مکمل کرائیں تاکہ وقف جائیداد کو محفوظ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک کو محفوظ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے باصلاحیت افراد سے بھی گذارش کی ہے کہ وہ امید پورٹل کے بارے میں لوگوں کو بیدار کریں اور شہروں، قصبات، مواضعات میں ورکشاپ منعقد کر کے مساجد، امامباڑوں، روضوں، کربلا، قبرستان، مدارس وغیرہ کی املاک کو محفوظ کیا جائے۔ مولانا سید رضا حسین رضوی نے دیہی علاقوں اور چھوٹے شہروں میں موجود مساجد، امام بارگاہوں، مدارس،

قبرستانوں اور درگاہوں کے ذمہ داران سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کے علاقے کی مساجد و امام بارگاہیں، قبرستان اور درگاہیں وقف بورڈ میں رجسٹرڈ نہیں ہیں اور گاؤں اور قصبہ کمیٹیوں کے ذریعہ چلائی جا رہی ہیں تو ایسے لوگ شیعہ وقف بورڈ سے رابطہ کریں۔ وہیں ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ ادارہ کی جانب سے کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال میں ایک کیمپ منعقد کیا گیا ہے، جس میں وقف املاک کے تمام متولیان، ایڈمنسٹریٹر، انچارج و ذمہ داران سے اپیل کی جاتی ہے وہ امید پورٹل پر رجسٹریشن میں اگر کسی طرح کی دقت انہیں درپیش ہے تو ادارہ کے کیمپ میں آ کر امید پورٹل پر وقف املاک کے رجسٹریشن کے سلسلہ میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ کیمپ 4 دسمبر تک صبح 11 بجے سے دوپہر دو بجے تک کھلا رہے گا۔

مدرسہ جامعہ شیخ البنات میں عالمی یوم اردو پر تقریب

لکھنؤ: (پریس ریلیز) عالمی یوم اردو اور ڈاکٹر علامہ اقبال کی یوم پیدائش کے موقع پر مدرسہ جامعہ شیخ البنات پہیا اعظم پور ہردوئی روڈ کاکوری لکھنؤ میں مختلف عنوانات کے تحت پروگرام منعقد ہوئے۔ چاند فاطمہ کی صدارت میں ہونے والے اس پروگرام کا آغاز ماوراء رئیس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اسماء اسلام علی نے بارگاہ خداوندی میں حمد اور امراء ریاست نے بارگاہ رسالت میں نعت شریف پیش کی۔ ادارہ کے منیجر ڈاکٹر اسلم مرتضیٰ نے طالبات و معلمات سے خطاب کرتے ہوئے کہا "موجودہ وقت میں اردو رسم الخط، املا اور تلفظ کے درست استعمال پر خاص توجہ دینے ضرورت ہے۔" اردو کی لسانی حیثیت کے تعلق سے نشرح عظمت نے "اردو ہے جس کا نام" عنوان پر تقریر کی۔ اس کے علاوہ "ڈاکٹر علامہ اقبال کی شاعرانہ عظمت" پر ثانیہ جمال اور ثمرہ زبیر نے "ڈاکٹر علامہ اقبال کی شخصیت اور فن" کے حوالے سے تقریریں کیں۔ خالص علامہ اقبال کے اشعار پر مشتمل بیت بازی پروگرام میں دس دس طالبات پر مشتمل ادارے کی بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم، ارمغان حجاز ٹیموں نے حصہ لیا جس میں بال جبریل اول، ضرب کلیم دوم، ارمغان حجاز سوم اور بانگ درا چوتھے مقام پر رہیں۔ حکم کے فرائض درخشاں چاند، بی بی عائشہ، معاویہ غلام دستگیر اور فرح چاند نے انجام دیے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر علامہ اقبال کی متعدد نظموں کو طالبات نے مشترکہ طور پر مترنم آواز میں پیش کیا۔ پرنسپل شگفتہ چاند نے پروگرام کے انعقاد میں حصہ لینے والی معلمات شائستہ اسلم، رافعہ میم، شب نور میم، عالیہ میم، شمسہ میم، نشاء میم، ہدا میم اور عذرا میم کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض واعظہ جمال نے انجام دیے۔

زبان کی حفاظت سے ہی تہذیب کا تحفظ ممکن: قاری رئیس

ایودھیا: آج یوم اردو ہے، جس کی مناسبت سے محبان اردو ملک کے مختلف مقامات پر آج یوم اردو منا رہے ہیں، اردو صرف زبان ہی نہیں بلکہ مکمل تہذیب بھی ہے جو یہاں کی گنگا جمنی تہذیب کو فروغ دینے میں ابتدا ہی سے اردو زبان اہم کردار ادا کر رہی ہے اور اردو زبان کو وطن عزیز بھارت میں دوسری زبان کا درجہ بھی حاصل ہے، ایسی صورت میں کیا سرکاری سطح پر بھی یوم اردو منایا جا رہا ہے، اور اگر نہیں منایا جا رہا ہے تو یہ اردو زبان کے ساتھ کھلی ہوئی ناانصافی ہے، جبکہ یہی وہ زبان ہے کہ جس نے مجاہدین آزادی کو انقلاب زندہ باد جیسا نعرہ دیکر ملک کو آزاد کرانے میں اہم کردار ادا کر رہی تھی، افسوس ہے کہ آج یوم اردو منانے کے بجائے آج اسی زبان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے، اردو زبان ایک لشکری زبان ہے جو ساری زبانوں سے کشید کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اردو زبان کی شیرنی اور اس کی مٹھاس سے کل بھی لوگ متاثر ہو رہے تھے اور آج بھی ہو رہے ہیں اور

آئندہ بھی لوگ متاثر ہوتے رہیں گے، محبانِ اردو کے لیے یہ بات باعث افسوس ہے کہ اس رس بھری اردو زبان کو اب تک سرکاری سطح پر وہ مقام نہیں مل سکا جو اردو زبان کو ملنا چاہئے تھا آخر ایسا کیوں؟ کیا صاحبان اقتدار کی نظروں میں اردو زبان کی وہ اہمیت نہیں ہے جس کی وہ مستحق ہے، محبان اردو کو اس وقت بہت زیادہ تکلیف پہنچتی ہے جب لوگ اردو زبان کو ایک خاص طبقہ کی زبان کہہ کر زہر افشانی کر کے ہندوستانی زبان و تہذیب کو بگاڑنے کا کام کرتے ہیں، اردو زبان کو فروغ دینے میں جو سرکاری یا غیر سرکاری ادارے، تنظیمیں، مدارس و مکاتب اور اردو میڈیم سے چلنے والے تعلیمی ادارے وغیرہ آج یوم اردو منا رہے ہیں وہ سب کے سب مبارکباد کے مستحق ہیں، کاش ہمارے وطن عزیز بھارت میں ہندی زبان کی طرح اردو زبان کو بھی سرکاری سطح پر سرپرستی حاصل ہوتی تو آج اردو زبان کا مقام کچھ اور ہی ہوتا، تحریر کے اختتام پر خاکسار کی جانب سے لوگوں کے لیے بطور پیغام ہے کہ اردو زبان کی حفاظت کی جائے کہ جس سے تہذیب کی حفاظت ہو سکے۔

تنظیم المکاتب کے 2 روزہ جشن ولا و ویبینار کا افتتاح

لکھنؤ: گولہ گنج واقع ادارہ تنظیم المکاتب کے زیر اہتمام جاری دو روزہ جشن ولا و ویبینار کی آخری دو نشستیں منعقد ہوئی، جس میں ملک کے ممتاز علمائے کرام و شعرائے اہل بیتؑ نے شرکت کی۔ اس موقع پر آیت اللہ حکیم الٰہی نمائندہ آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای ایران نے امام زین العابدینؑ کی شان میں فرزدق کے

اشعار پیش کیے اور امام کی دعاؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ امام سجادؑ کی دعائیں انسان کی زندگی سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تنظیم المکاتب ایک ایسا ادارہ ہے جو پورے ملک میں علمی و تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے اور معیار کے ساتھ کام کر رہا ہے، جو قوم کے لیے باعث فخر ہے۔ مولانا حسنین باقری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو احادیث و آیات ہم تک پہنچی ہیں، انہیں دوسروں تک پہنچانے سے پہلے خود بھی عمل کرنا ضروری ہے تاکہ معاشرہ میں حقیقی سدھار پیدا ہو۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ جس طرح دنیاوی تعلیم کے لئے یونیورسٹی ہوتی ہے، اسی طرح دینی تعلیم کے لئے حوزۂ علمیہ کو ایک یونیورسٹی کی طرح کام کرنا چاہیے۔ مولانا اختر عباس جون نے اپنے خطاب میں کہا کہ امام سجادؑ نے امام حسینؑ کی قربانی کو تحریک بنایا، اگر یہ تحریک نہ بنتی تو قربانی وہیں ختم ہو جاتی۔ اسی سیرت پر چلتے ہوئے بانی تنظیم مولانا سید غلام عسکریؒ نے دین کی اشاعت کے لیے تحریک قائم کی، جو انشاء اللہ ہمیشہ باقی رہے گی۔ اس موقع پر مولانا صابر علی عمرانی، جناب سلیم بلرامپوری اور مولانا وقار سلطان پوری نے منظوم انداز میں بارگاہ امام زین العابدینؑ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر شرکائے اجلاس نے بانی تنظیم مولانا سید غلام عسکری کی دینی و علمی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور تنظیم المکاتب کے جاری تعلیمی مشن کی کامیابی کے لیے دعا کی۔ پروگرام تنظیم المکاتب کے یوٹیوب چینل سے لائیو نشر کیا گیا۔

سریش کھنہ نے کیا روزا شوگر مل کے کرشنگ سیزن کا افتتاح

شاہجہانپور: روزا شوگر ورکس میں کرشنگ سیزن افتتاح اتوار کو ایک رسمی ہیون (آگ کی قربانی)، پوجا (پوجا) اور ویدک منتر کے ساتھ ہوا۔ مہمان خصوصی، وزیر خزانہ سریش کمار کھنہ نے پوجا (پوجا) کر کے گنے کی کرشنگ کے عمل کا افتتاح کیا۔ کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خزانہ سریش کھنہ نے ان پر زور دیا کہ وہ شوگر مل کو صاف، تازہ اور وزن کے لحاظ سے مناسب گنے فراہم کریں۔ انہوں نے تمام کاشتکاروں پر زور دیا کہ وہ گنے کو اپنی پرچیوں کی ترتیب اور مقررہ حد کے اندر لائیں، تاکہ ہموار کرشنگ کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ حکومت نے قیمت میں 30 روپے فی کوئنٹل کا اضافہ کیا ہے جس سے کسانوں کو فائدہ ہوگا۔ ہون (آگ کی قربانی) کے بعد مل کے احاطے میں گنے کی کرشنگ شروع ہو گئی۔ انتظامی چیئرمین سریش کمار سنگھ نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سیزن میں مل کا ہدف زیادہ سے زیادہ خالص اور معیاری چینی پیدا کرنا

ہے۔ اس موقع پر ایم پی اروِن ساگر، ایم ایل اے اروند سنگھ، ریجنل ڈائرکٹر (گنے کی ترقی اور کمشنر آفس) بی کے موجود تھے۔ مشرا، ڈسٹرکٹ شوگر کین آفیسر جتیندر کمار مشرا، اجے کمار سنگھ، بلاک ہیڈ دادرالمنیشو رورما، بلاک ہیڈ کانت شری دت، بلاک ہیڈ مدن پور مہندر پال سنگھ، اور اتر پردیش۔ شوگر کین کوآپریٹو یونین کے ڈائرکٹر سریش پال سنگھ، سابق ضلع پنچایت صدر اوپیندر پال، سابق بلاک ہیڈ شرد کمار سنگھ، سابق بلاک ہیڈ روزا ڈی کے۔ سنگھ، سابق بلاک ہیڈ مدن پور بی ایس۔ سنگھ، بی جے پی ضلع صدر کے سی مشرا، بی جے پی میٹرو پولیٹن صدر شلپی گپتا، شوگر مل کے چیئرمین ترویندر سنگھ، ترقی پسند کسان کوشل مشرا، گنے کی ترقی کے سینئر انسپکٹر للتا نند اپادھیائے کے ساتھ بڑی تعداد میں افسران، ملازمین اور کسان موجود تھے۔ مل کے جنرل منیجر (فنانس) متندر پال، چیئرمین (گنے) اشوک کمار گپتا، نائب صدر (گنے) دنیش سنگھ، شریک نائب صدر (گنے) رمیش چندر یادو، نائب صدر (فنانس) دنیش سنگھ، جنرل منیجر (گنے) امبیکا شنکر، جنرل منیجر اے شنکر، اے ایم سی، جنرل منیجر (گنے)۔ سنگھ، اور دیگر عہدیداروں نے بھی افتتاحی پروگرام میں شرکت کی۔

جنسی زیادتی کے مجرموں کو 20-20 برس کی قید

شاہجہانپور: ایڈیشنل سیشن جج (پی او سی ایس او کورٹ نمبر 43) شیو کمار III کی عدالت نے نابالغ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کے ایک پرانے معاملے میں دو ملزمان کو قصوروار ٹھہرایا اور انہیں 20 سال کی سخت قید اور 00026 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ یکم اگست 2013 کو پیش آیا۔ کانٹ تھانے کے علاقے کے ایک محلے کے رہائشی نے رپورٹ درج کرائی جس میں کہا گیا ہے کہ اس کی بیٹی شام کو تقریباً 5:30 بجے رفع حاجت کے لیے کھیتوں میں گئی تھی۔ کافی دیر تک جب وہ گھر واپس نہ آیا تو اس کی بیوی اس کی تلاش کے لیے نکلی لیکن وہ نہ مل سکی۔ بعد ازاں مدعی خود کچھ مقامی باشندوں کے ساتھ گنے کے کھیت میں تلاشی لینے گیا۔ تلاشی کے دوران گاؤں والوں نے برج موہن، دھرمیندر اور کلیان کو کھیت سے نکلتے دیکھا۔ مدعی کی بیٹی اسی کھیت میں بے ہوشی کی حالت میں پائی گئی جس کے چہرے پر اسکارف بندھا ہوا تھا۔ پولیس نے رپورٹ درج کر کے تفتیش شروع کی اور کافی شواہد اکٹھے کرنے کے بعد عدالت میں چارج شیٹ پیش کی۔ مقدمے کی سماعت کے دوران مدعی، متاثرہ اور عینی شاہدین کے بیانات ریکارڈ کیے گئے۔ سرکاری وکیل شیو کمار سنگھ نے استغاثہ کی جانب سے دلائل اور ثبوت پیش کیے۔ تمام شواہد پر غور کرنے کے بعد، عدالت نے دونوں ملزمان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 323، 342، اور 376D کے تحت قصوروار پایا اور انہیں 20 سال کی سخت قید اور 00026 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ عدالت کے فیصلے کے بعد متاثرہ خاندان نے راحت کی سانس لی اور انصاف ملنے پر اطمینان کا اظہار کیا۔

عوام وقف املاک کی حفاظت کیلئے متحد ہوں: عرفان انصاری

ترلوک پور میں جمعیۃ علماء ہند و خادم الحاج کمیٹی کی مشترکہ میٹنگ

بارہ بنکی: وقف املاک کے تحفظ اور عوامی بیداری کے مقصد سے جمعیۃ علماء ہند اور خادم الحاج کمیٹی بارہ بنکی کی مشترکہ میٹنگ موضع ترلوک پور کی مسجد عمر فاروق میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت خادم الحاج کمیٹی کے ضلع صدر الحاج عرفان انصاری نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض مولانا فرمان مظاہری نے انجام دیے۔ اس موقع پر صدر جلسہ عرفان انصاری نے کہا کہ وقف جائیدادیں ملتِ اسلامیہ کی امانت

ہیں جن کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک پر ناجائز قبضے اور غلط استعمال کے واقعات تشویش کا باعث ہیں، اس لیے عوام کو چاہیے کہ بیدار رہیں، نظام وقف کو سمجھیں اور غیر قانونی تصرفات کے خلاف متحد ہو کر آواز اٹھائیں۔ انہوں نے میٹنگ میں درجنوں مواضعات سے آئے لوگوں کے کاغذات باریکی سے دیکھے اور ان کا حل بتایا۔ ایڈووکیٹ احمد سعید نے وقف ایکٹ کے تحت حاصل قانونی حقوق اور عدالتی کارروائی سے متعلق رہنمائی فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ بیداری اور تنظیمی تعاون کے ذریعے ہی وقف املاک کا تحفظ ممکن ہے۔ مولانا جمال قاسمی جنرل سکریٹری، جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہ ہمارا مقصد صرف مسائل کو اجاگر کرنا نہیں بلکہ ان کے حل کے لیے عملی اقدامات کرنا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مستقبل میں مختلف علاقوں میں اسی نوعیت کی بیداری نشستیں منعقد کی جائیں گی تاکہ تحریکِ تحفظِ وقف کو مزید مضبوط کیا جا سکے۔ نجم الحسن انصاری میڈیا انچارج جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہ خادم الحاج کمیٹی اور جمعیۃ علماء ہند کا یہ مشترکہ اقدام وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ وقف ادارے دینی، تعلیمی اور سماجی خدمات کے مضبوط ستون ہیں۔ میٹنگ میں ترلوک پور، اچھچھا، بیریا، دتولی، کرتھرا، ڈنڈھیا مئو، تلیانی، رانی بازار، لنگیا پور، سہالی، مسود پور، روٹی گاؤں، املورہ، پپری، برگدیا، چورلیا سمیت متعدد گاؤں کی مساجد، قبرستان اور مزارات کے ذمہ داران کے علاوہ سابق پردھان مطلوب، ماسٹر ایاز احمد، امام مسجد مرکز محمد عارف، امام عیدگاہ محمد اشراق، ماسٹر نسیم، صدر الدین انصاری سمیت کئی معزز شخصیات موجود تھے۔

بزمِ نور کے زیر اہتمام غوث نگر میں ماہانہ مشاعرہ

لکھنؤ: بزم نور کا بہاریہ غیر طرحی مشاعرہ "مدینہ منزل" غوث نگر، متصل رکاب گنج میں زیر صدارت معروف شاعر و ادیب رحمت لکھنوی انعقاد پذیر ہوا۔ اس مشاعرے میں بطور مہمانِ خصوصی یقین فیض آبادی شریک

محفل رہے۔ جبکہ مہمانِ ذی وقار کے طور پر قمر سیتاپوری موجود رہے۔ نظامت کے فرائض سلیم تابش نے بحسن و خوبی انجام دئے۔ قاری محمد زبیر کامل رحمانی کی نعت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ پسند کئے گئے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

پیسہ لے کر بے ہنروں کی مدح سرائی کرتا ہے
دانشور بھی عہدِ نو کا اب بندھوا مزدور ہوا
(رحمت لکھنوی)

ہم رونقِ جہاں تھے ابھی کل کی بات ہے
عنوانِ داستاں تھے ابھی کل کی بات ہے
(راز بھارتی)

ہوا کے رخ کو بدلنے کا حوصلہ رکھئے
ہوا کے رُخ پہ مسلماں چلا نہیں کرتے
(یقین فیض آبادی)

اک فسانے کو حقیقت میں بدلنے کے لئے
روح انصاف کی سولی پہ چڑھی ہے اب تک
(اسلام فیصل)

سراپا زندگی مجھ کو خطا معلوم ہوتی ہے
سرِ محشر مجھے جاتے حیا معلوم ہوتی ہے
(قمر سیتاپوری)

ان کے علاوہ سلیم تابش، رضا صفی پوری، کامل رحمانی، سلیم روشن، راجیش راج، صادق امین نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ آخر میں امتیاز علی راز بھارتی نے شکریہ ادا کیا۔

ڈیوٹی پر تعینات ہیڈ کانسٹیبل کی موت

شاہجہانپور: میران پور کٹرا پولیس اسٹیشن میں تعینات ہیڈ کانسٹیبل پرمود سنگھ (39) کی کاکورہ میلے میں ڈیوٹی کے دوران موت ہو گئی۔ انہیں پندرہ روزہ میلے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ ڈیوٹی کے دوران پرمود سنگھ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ انہیں فوری طور پر علاج کے لیے مرادآباد کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ پرمود سنگھ اصل میں مرادآباد کے دلاری تھانے کے تحت نور پور گاؤں کے رہنے والے تھے۔ ان کی موت کی خبر سے ان کے اہل خانہ اور گاؤں میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ وہ اپنے پسماندگان میں بیوی، ایک بیٹا اور ایک بیٹا چھوڑ گئے ہیں۔ اطلاع ملنے پر تھانہ دلاری پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے کی کارروائی شروع کر دی۔ میران پور کٹرا کے اسٹیشن انچارج انسپکٹر جگل کشور پال نے واقعہ کی تصدیق کی۔

علامہ اقبال کے یوم پیدائش پر "یوم اردو" کے طور پر منایا گیا

امبیڈکر نگر: ویسٹ ہلٹن اسکول مکویا میں شاعر مشرق علامہ اقبال کا یوم پیدائش اردو ڈے کے طور پر منایا گیا۔ پروگرام کی صدارت پرنسپل محمد محسن خان نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض ہندی کے ٹیچر اتل ترپاٹھی نے انجام دی۔ پروگرام کا آغاز قومی گیت سے ہوا۔ مقررین نے اردو زبان کو مزید بلندیوں تک پہنچانے کی بات کی۔ محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خان نے بطور مہمان خصوصی کہا کہ علامہ اقبال کی زندگی اردو کی ترقی اور معاشرے کو ایک نئی سمت دینے کے لیے وقف تھی۔ انہوں نے قومی ترانہ "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" لکھ کر قوم سے محبت کی تبلیغ بھی کی۔ ان کی شاعری معاشرے کو ایک نئی سمت دینے کا پیغام دیتی ہے۔ پرنسپل محمد محسن خان نے کہا کہ شاعر اقبال نے اردو زبان کے ذریعے معاشرتی برائیوں کے خاتمے کا کام کیا۔

ان کی شاعری نے لوگوں کو جوڑنے اور اتحاد کو فروغ دینے کا کام کیا۔ اتل ترپاٹھی نے کہا کہ اردو نے عالمی امن کا پیغام دیا ہے۔ اسے ہندی کی بہن کہا جاتا ہے۔ نور جہاں خان نے کہا کہ اردو ایک ایسی زبان ہے، جس میں لطافت اور مٹھاس ہے۔ محمد اشرف نے شاعر علامہ اقبال کی شخصیت اور کاموں پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں طلباء نے اردو تقاریر، غزلیں اور نظمیں پیش کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ام حبیبہ، محمد اشرف، حسن اشرف، اقصیٰ خان، محمد جبریل، عائشہ خاتون اور دیگر لوگ موجود تھے۔

اسکوٹر پر گرا کھمبا، ٹرانسپورٹر کی موت

مظفر نگر: (پی این ایس) نئی منڈی تھانے کی حدود میں واقع محلہ آدرش کالونی میں اسکوٹر پر سوار ٹرانسپورٹر بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گیا۔ وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ اس کے گھر والوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا اور لاش کو اٹھانے سے روک دیا۔ سڑک پر ہر طرف خون بکھرا ہوا تھا۔ آدرش کالونی کے رہنے والے سنیل کمار ٹرانسپورٹ نگر میں راجدھانی نامی ٹرانسپورٹ کمپنی کے مالک تھے۔ وہ اتوار کی سہ پہر ٹرانسپورٹ گاڑی سے گھر واپس آ رہا تھا کہ بجلی کا کھمبا اس پر گر گیا۔ لوگوں نے بتایا کہ بجلی محکمہ کے ملازمین جائے وقوعہ پر کھمبے کو تبدیل کر رہے تھے۔ نیا کھمبا لگانے کے بعد پرانے کھمبے کو اکھاڑ کر کرین کے ذریعے اٹھایا جا رہا تھا۔ کرین کا تار ٹوٹ گیا اور کھمبا ٹرانسپورٹر سنیل کمار پر گرا۔ جیسے ہی ڈنڈا سنیل کے سر پر لگا، خون کا ایک فوارہ نکلا اور وہ بہت زیادہ خون بہہ کر موقع پر ہی گر گیا۔ اطلاع ملتے ہی بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ لواحقین نے ہنگامہ آرائی کی اور مطالبہ کیا کہ محکمہ بجلی کے افسر کو موقع پر بلایا جائے اور لاش کو اٹھانے کی اجازت نہ دی۔ کچھ لوگوں نے بتایا کہ اطلاع ملنے کے ایک گھنٹے بعد ایمبولینس موقع پر پہنچی۔ سنیل کو وقت پر ہسپتال بھی نہیں پہنچایا جا سکا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ شکایت ملنے پر کارروائی کی جائے گی۔

اسلام میں پڑوسیوں کا خیال رکھنا دینی فریضہ ہے: مفتیہ غازیہ

گورکھپور: مسلم خواتین کا 26 واں اجتماع اتوار کو مدرسہ رضائے مصطفیٰ ترکمان پور میں منعقد ہوا، خوشی نور نے تلاوت کلام پاک کی، ثنا فاطمہ، ام ایمن اور ثمینہ امجدی نے حمد و نعت پیش

کی۔ مرکزی مقرر مفتی غازیہ خانم امجدی نے کہا کہ اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق بہت اہم ہیں جن کا قرآن و حدیث میں واضح طور پر ذکر ہے، پڑوسیوں کا خیال رکھنا نہ صرف شائستگی کا معاملہ ہے بلکہ مذہبی فریضہ بھی ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسیوں کا خیال رکھنا سکھایا اور خود بھی اس پر عمل کر کے دکھایا، پڑوسیوں کا سب سے بنیادی حق یہ ہے کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور انہیں کسی بھی طرح پریشان نہ کیا جائے، ہمیں ان کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہیے اور ان کی مشکلات میں ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہے اور ہم اسے پورا کر سکتے ہیں تو ہمیں ضرور مدد کرنی چاہیے، حدیث پاک میں بھوکے پڑوسی کا خیال رکھنے کی سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ شفا خاتون اور ام ایمن نے پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ پڑوسیوں کی غیر موجودگی میں ان کے گھروں، املاک اور عزت کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے، یہ ہماری اہم ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی ذاتی زندگی میں دخل اندازی سے پرہیز کریں۔

وسیلہ کے ذریعے دعا مانگنا جائز بلکہ مستحسن ہے: حافظ رحمت

خواتین کی خصوصی ورکشاپ کا چوتھا ہفتہ

گورکھپور: اتوار کے روز جامعہ الاصلاح اکیڈمی، نورنگ آباد اور مکتب اسلامیات ترکمان پور میں اسلامی بہنوں کے لیے چالیس احادیث

پر خصوصی ورکشاپ کے چوتھے ہفتے کے دوران وسیلہ، نبیوں کے اختیارات اور ان کے جسموں پر خصوصی گفتگو کی گئی۔ مرکزی مقرر حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ وسیلہ کے ذریعے دعا مانگنا جائز بلکہ مستحسن ہے، دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات کا استعمال (اسمائے حسنہ)، انبیاء اور صالحین یا عبادت اور نیک اعمال کا وسیلہ پیش کرنا شامل ہے، دعاؤں کی قبولیت کا یہ ایک مستحسن طریقہ ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت، آپ اپنے نیک اعمال اور عبادات کا وسیلہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ آخر میں درود و سلام پڑھ کر امن و سلامتی کے لیے دعا کی گئی، سینئر استاد آصف محمود، نوشین فاطمہ، شبنم، نور صبا، شیریں آصف، شیریں سراج، افسانہ، شفا خاتون، فضا خاتون، ثناء فاطمہ، اصغری خاتون، یاسمین، عائشہ، فرحت، نازیہ، تانیہ، اختر النساء، علیشہ منتہیٰ، نوری خاتون، ثناء فاطمہ، شیریں بانو، ثمینہ بانو، ثناء فاطمہ، شبانہ، سدرہ، ثانیہ، ام ایمن، عقلیمہ وارثی اور دیگر نے شرکت کی۔

مدرسہ قادریہ میں اوپن بک مقابلہ، طالبات نے دکھایا زور

گورکھپور: اتوار کو مدرسہ قادریہ تجوید القرآن للبنات الہ داد پور میں اوپن بک کامپٹیشن منعقد ہوا، کامپٹیشن میں مدرسہ کی طالبات نے مکمل جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی، مختلف درجوں کی 40 طالبات نے کتاب "د اسٹوری آف حضرت ابوبکر و عمر" کی کا استعمال کرتے ہوئے تقریباً 40 منٹ میں 30 کثیر الانتخابی سوالات کے

جواب دیے، القلم ایسوسی ایشن، مکتب اسلامیات، جامعہ الاصلاح اکیڈمی، اور ٹریول پوائنٹ کے زیر اہتمام اوپن بک کامپٹیشن منعقد کیا جا رہا ہے، مقابلے کے نتائج کا اعلان پیر یعنی 10 نومبر کو کیا جائے گا، راجستھان کے مفتی خالد ایوب مصباحی اول، دوم اور سوم آنے والی طالبات کو انعام و سند سے نوازیں گے، تمام شرکت کرنے والی طالبات کو سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ مدرسہ کے منیجر قاری شرافت حسین قادری نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت اہم اور قابل احترام شخصیات ہیں، آپ دونوں اسلام کے پہلے اور دوسرے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ساتھی اور مشیر ہیں، دونوں خلیفہ اپنی مہربانی، عاجزی، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مکمل عقیدت کے لیے جانے جاتے ہیں، انہوں نے ایک موثر انتظامی نظام قائم کیا اور عام لوگوں کے حقوق اور انصاف کو یقینی بنایا، حضرت ابوبکر نے اسلام کی بنیاد کو مضبوط کیا جبکہ حضرت عمر نے اس بنیاد پر ایک وسیع اور عادل سلطنت کھڑی کی دونوں کا اسلام میں بہت بلند مقام ہے۔ اوپن بک کامپٹیشن میں حافظ رحمت علی نظامی، قاری محمد انس قادری نقشبندی، نہال احمد، صالحہ خاتون، نشاط فاطمہ، مہر النساء، تسلیمہ خاتون، مہہ جبین خان سلطانی، شاہین فاطمہ سلطانی، غوثیہ انجم سلطانی، فرحین فاطمہ قادریہ، نوشین فاطمہ قادریہ، رفیعہ صفی، رفیق حسین، مظفر حسنین رومی، آصف محمود وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا۔

آکلینڈ میں فلسطین سے اظہارِ یکجہتی، قابض اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ

آکلینڈ: نیوزی لینڈ میں فلسطین یکجہتی نیٹ ورک کے زیرِ اہتمام مغربی آکلینڈ کے ہینڈرسن علاقے میں فلسطینی عوام سے اظہارِ یکجہتی کے لیے ایک بڑا جلوس نکالا گیا جس کے بعد لنکن اسٹریٹ پر ایک احتجاجی مارچ نکالا گیا۔ مظاہرین نے قابض اسرائیلی مصنوعات اور ان کمپنیوں کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا جو غزہ میں جاری نسل کشی اور تباہی میں شریک ہیں۔

شرکاء نے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر تحریر تھا کہ "قابض اسرائیلی اشیاء نہ خریدیں، نسل پرستی کا بائیکاٹ کریں، قابض اسرائیل کا بائیکاٹ کریں" "غزہ بمباری کی زد میں ہے، میکڈونلڈز سے خریداری بند کرو" "قابض اسرائیل کا بائیکاٹ اور احتساب کرو، قبضے کے خلاف اٹھ کھڑے ہو، کمپنی راکٹ لیب نسل کشی اور تباہی سے منافع کما رہی ہے"۔

"فلسطین کو آزادی دو"

"ہم سب ایک ہیں، فلسطین کی آزادی ہمارا مطالبہ ہے" "اب غزہ کو آزادی دو"، "درندگی بند کرو"۔ مظاہرین کے دوران فضا نعروں سے فضا گونج اٹھی، وہ پرجوش انداز میں کہہ رہے تھے کہ "دریا سے سمندر تک، فلسطین آزاد ہوگا"،

"ایک، ہم عوام ہیں، دو، ہم رکنے والے نہیں، تین، ہم لوٹنے والے ہیں بہت جلد، چار، اسرائیل دہشت گرد ریاست ہے" "میں لوٹوں گا، اپنی سرزمین پر واپس آؤں گا، یافا اور غزہ واپس آؤں گا، القدس اور حیفا واپس آؤں گا، خدا کی قسم میں واپس آؤں گا"،

"اب پابندیاں لگاؤ"

مظاہرے کے دوران مختلف مقررین نے خطاب کیا جن میں نیوزی لینڈ کے سابق وزیر اور حزبِ اختلاف کی لیبر پارٹی کے رکنِ پارلیمنٹ فل ٹویفورڈ اور نیوزی لینڈ فلسطین یکجہتی نیٹ ورک کے سیکرٹری جنرل نیل اسکاٹ نمایاں تھے۔ انہوں نے اپنے خطابات میں کہا کہ قابض اسرائیلی مصنوعات اور ان کمپنیوں کا بائیکاٹ ناگزیر ہے جو غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف جاری نسل کشی کی جنگ میں شریک ہیں۔

مظاہرے کے دوران سوڈانی نژاد نیوزی لینڈی کارکنان فاطمہ سنوسی اور رغدہ حسن نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے سوڈان میں تیزی سے بڑھتے ہوئے قتلِ عام اور جنگی جرائم کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ دارفور میں تیزی سے پھیلتی تباہی کے پیچھے اماراتی حکومت کا مالی تعاون شامل ہے جو سوڈانی سونا لوٹ کر اربوں ڈالر کما رہی ہے۔

سنوسی اور رغدہ نے نیوزی لینڈ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ امارات کے ساتھ حال ہی میں طے پانے والے آزاد تجارتی معاہدے سے دستبردار ہو، ورنہ وہ بھی سوڈان میں جاری ان جنگی جرائم کی شریکِ جرم سمجھی جائے گی۔

اسی دوران شرکاء نے غزہ کے مظلوم عوام کے لیے فنڈ جمع کرنے کی مہم بھی چلائی۔ انہوں نے مختلف سائز کے فلسطینی پرچم، جیکٹس، مڈلز اور اسٹیکرز فروخت کیے جن پر فلسطین کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے نعرے درج تھے۔

فلسطین یکجہتی نیٹ ورک نیوزی لینڈ کے شریک صدر ماہر نزال نے کہا کہ "آج کی ریلی اُن مسلسل سرگرمیوں کا حصہ ہے جو ہم گزشتہ دو برسوں سے ہر ہفتے فلسطینی عوام سے یکجہتی اور قابض اسرائیل کی نسل کشی کے خلاف منعقد کر رہے ہیں"۔

نیوزی لینڈ کی لیبر پارٹی کے رکنِ پارلیمنٹ فِل ٹویفورڈ نے کہا کہ "پوری نیوزی لینڈ میں فلسطین سے یکجہتی کی تحریک دن بدن مضبوط ہو رہی ہے اور اسے عوامی سطح پر بھرپور حمایت حاصل ہے۔" انہوں نے کہا کہ "اب سب سے بڑا مطالبہ یہ ہے کہ نیوزی لینڈ حکومت قابض اسرائیل کے خلاف تجارتی اور اقتصادی پابندیاں عائد کرے کیونکہ وہ غزہ میں نسل کشی اور فلسطینی زمینوں پر غیر قانونی قبضے کے ذریعے بین الاقوامی قانون کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔"

فلسطینی کسانوں پر مجرمانہ حملے نے قابض اسرائیل کے فاشزم کا چہرہ بے نقاب کر دیا: عبدالرحمن شدید

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے رہنما عبدالرحمن شدید نے کہا ہے کہ قابض صہیونی آبادکاروں کی ملیشیاؤں کی جانب سے نابلس کے جنوب میں واقع بیتا قصبے اور مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینی کسانوں پر کیے گئے مجرمانہ حملے، جن کے نتیجے میں متعدد شہریوں، امدادی کارکنوں اور صحافیوں کو زخمی کیا گیا، قابض اسرائیل کے فاشسٹ چہرے کو بے نقاب کرتے ہیں۔ زخمیوں میں الجزیرہ ٹی وی کا عملہ اور غیر ملکی رضا کار بھی شامل ہیں جو فلسطینی عوام کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے موجود تھے۔

عبدالرحمن شدید نے اپنے بیان میں کہا کہ زیتون کے موسم میں فلسطینی زرعی زمینوں کو منظم طور پر نشانہ بنانا دراصل ان کسانوں کو اپنی زمینوں سے اکھاڑنے اور ان کے روزگار کے ذرائع تباہ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ یہ کارروائیاں قابض اسرائیل کے اُس بڑے منصوبے کا حصہ ہیں جس کا مقصد مغربی کنارے پر مکمل قبضہ جمانا اور فلسطینیوں کو جبراً بے دخل کرنا ہے۔

انہوں نے بیتا کے بہادر کسانوں، ان کے اہلِ خانہ اور اُن تمام قصبوں اور دیہات کے عوام کو سلام پیش کیا جو قابض آبادکاروں کے دہشت گردی کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حملے فلسطینی قوم کو اپنی سرزمین سے وابستگی اور حقِ مزاحمت سے ہرگز نہیں روک سکتے۔ زیتون کا موسم فلسطینی ثابت قدمی، سرزمین سے جڑے رہنے اور قابض اسرائیلی استبداد کے خلاف مزاحمت کی علامت بن چکا ہے۔

حماس رہنما نے اس امر پر زور دیا کہ قابض اسرائیلی حکومت کی طرف سے آبادکاروں کے ان جرائم کے لیے کھلا تحفظ فراہم کیا جانا عالمی برادری کے لیے ایک سنگین چیلنج ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عالمی ادارے اور انسانی حقوق کی تنظیمیں فوری طور پر حرکت میں آئیں اور اس خونریز قابض حکومت کو روکنے کے لیے عملی اقدامات کریں جو صبح شام بین الاقوامی قوانین اور انسانی اقدار کی دھجیاں اڑا رہی ہے۔

خان یونس میں قابض اسرائیل کے ناکارہ بم کے دھماکے سے معصوم بچہ شہید

غزہ: غزہ کے جنوبی شہر خان یونس میں گذشتہ شام ایک دردناک سانحہ پیش آیا جہاں قابض اسرائیل کے چھوڑے گئے جنگی مواد کے دھماکے سے ایک معصوم فلسطینی بچہ جامِ شہادت نوش کر گیا۔

ناصر میڈیکل کمپلیکس کے ذرائع کے مطابق شہید بچہ الاسطل خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو اس وقت دھماکے کی زد میں آیا جب وہ اپنے گھر کے قریب کھیل رہا تھا۔ دھماکہ قابض اسرائیلی فوج کے چھوڑے گئے ایک دھماکہ خیز جسم سے ہوا۔

غزہ میں انسانی حقوق کے مرکز کے اندازوں کے مطابق خطے میں اب بھی تقریباً بیس ہزار ایسے خطرناک دھماکہ خیز مواد موجود ہیں جو قابض اسرائیل کی جانب سے کی گئی مسلسل فوجی جارحیت اور نسل کشی کے دوران پھٹے نہیں، جن میں بم، راکٹ اور گولے شامل ہیں۔ بین الاقوامی تنظیم "ہینڈی کیپ انٹرنیشنل" نے خبردار کیا ہے کہ یہ غیر پھٹے بم اور دھماکہ خیز مواد غزہ میں اپنے تباہ شدہ گھروں کو لوٹنے والے بے گھر فلسطینیوں کے لیے ایک 'مہلک خطرہ' بن چکے ہیں۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ غزہ میں بارودی سرنگوں کی صفائی کے لیے ضروری آلات اور مشینری داخل ہونے دی جائے جیسا کہ پہلے اقوامِ متحدہ کر چکی ہے۔

اقوامِ متحدہ کے مائن ایکشن ڈیپارٹمنٹ نے رواں سال جنوری میں رپورٹ دی تھی کہ غزہ پر داغے گئے بموں اور گولوں میں سے پانچ سے دس فیصد اب تک نہیں پھٹے۔ رپورٹ کے بعد سے قابض اسرائیل کی جارحیت میں کمی نہیں آئی بلکہ ستمبر کے وسط میں قابض فوج نے شمالی غزہ پر ایک نئی تباہ کن فوجی کارروائی بھی شروع کی۔

بین الاقوامی امدادی اداروں نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں قابض اسرائیل کی جنگی باقیات کو صاف کرنے کا عمل بیس سے تیس برس تک جاری رہ سکتا ہے۔ اداروں نے غزہ کو "ایک خوفناک بارودی کھیت" قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہاں کوئی واضح نقشہ موجود نہیں جس سے یہ معلوم کیا جا سکے کہ کون سا علاقہ محفوظ ہے۔

غزہ کی لاکھوں متاثرہ خاندان بارش اور سردی کے شدید خطرے سے دوچار ہیں: اقوام متحدہ کا انتباہ

غزہ: اقوامِ متحدہ کے دفتر برائے ہم آہنگی انسانی امور (اوچا) نے متنبہ کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں انسانی صورتحال تیزی سے بگڑ رہی ہے، کیونکہ موسمِ سرما قریب آ چکا ہے اور قابض اسرائیل کی جانب سے تباہ کن نسل کشی کی جنگ نے پورے علاقے کے بنیادی ڈھانچے اور مکانات کو ملبے کے ڈھیر میں بدل دیا ہے۔ دوسری جانب عالمی ادارہ صحت نے مطالبہ کیا ہے کہ امدادی سامان کو غزہ میں بلا رکاوٹ داخل ہونے دیا جائے۔

اوچا کے مطابق غزہ میں لاکھوں خاندان سردی اور بارش کے خطرے سے دوچار ہیں جبکہ ان کے پاس نہ مناسب پناہ گاہیں ہیں نہ گرم کپڑے اور نہ ہی حرارت کے بنیادی ذرائع۔ شدید تباہی کے باعث بیشتر مکانات کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں اور ہزاروں افراد کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

دفتر نے بتایا کہ پورے علاقے میں صرف چار فیصد زرعی زمین ایسی ہے جو مکمل طور پر تباہ نہیں ہوئی اور جس تک رسائی ممکن ہے، جبکہ بقیہ زمین قابض اسرائیلی بمباری کے باعث یا تو جلا دی گئی ہے یا ملبے میں دب چکی ہے۔ قبل ازیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ترجمان فرحان حق نے بھی غزہ میں غذائی اور طبی ضروریات کو "انتہائی سنگین" قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ جنگ بندی کے باوجود امدادی عمل سست روی کا شکار ہے۔ ان کے مطابق دس اکتوبر سے جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک صرف 37 ہزار ٹن امدادی سامان غزہ میں داخل ہو سکا ہے، جو کہ اقوامِ متحدہ کی 60 روزہ انسانی امداد کی 190 ہزار ٹن کی منصوبہ بندی کے مقابلے میں انتہائی قلیل ہے۔ حق نے بتایا کہ امداد کی فراہمی میں قابض اسرائیل کی جانب سے رکاوٹیں برقرار ہیں اور صرف دو گذرگاہوں کے ذریعے امداد داخل ہو رہی ہے، جبکہ شمالی غزہ یا مصر کے ساتھ براہِ راست رابطہ اب بھی ممکن نہیں۔ حالانکہ حماس اور قابض اسرائیل کے درمیان ثالثوں کی کوششوں سے جنگ بندی پر اتفاق ہوا تھا مگر قابض اسرائیلی فوج نے اس معاہدے کی بارہا خلاف ورزیاں کی ہیں اور غزہ پر اپنی ناکہ بندی کو مزید سخت کر رکھا ہے۔ یاد رہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل نے امریکہ کی کھلی پشت پناہی میں غزہ کے خلاف اجتماعی نسل کشی کی وہ مہم شروع کر رکھی ہے جس کے نتیجے میں اب تک 69 ہزار سے زائد فلسطینی شہید، 1 لاکھ 70 ہزار سے زیادہ زخمی اور ہزاروں شہری ملبے تلے لاپتا ہو چکے ہیں۔ ان میں بڑی تعداد خواتین، بچوں اور بوڑھوں کی ہے۔

رفح میں القسام بریگیڈز نے قابض اسرائیلی افسر ہدار گولڈن کی لاش اور اپنے چھ شہداء کی نعشیں برآمد کر لیں

غزہ: ہفتے کی سہ پہر القسام بریگیڈز کے مجاہدین نے ایک اہم کامیابی حاصل کرتے ہوئے قابض اسرائیلی فوج کے افسر ہدار گولڈن کی لاش برآمد کر لی۔ اس کارروائی کے دوران القسام کے چھ بہادر مجاہدین کے جسد خاکی بھی برآمد کیے گئے جن کی نعشیں بعد میں ملبے سے نکالی گئیں۔ القسام بریگیڈز کے ایک اعلیٰ رہنما نے الجزیرہ کو بتایا کہ رفح کے اس مقام پر جہاں ہدار گولڈن کی لاش ملی، وہیں سے چھ شہداء مجاہدین کی نعشیں بھی نکالی گئیں۔

یہ پیش رفت قابض اسرائیل کے لاپتا فوجیوں کے معاملے میں ایک نئے موڑ کی حیثیت رکھتی ہے جو سنہ 2014ء کی جنگ کے بعد سے فلسطینی مزاحمت اور قابض اسرائیل کے درمیان سب سے پیچیدہ اور حساس مسئلہ رہا ہے۔ اسی جنگ کے دوران ہدار گولڈن مشرقی رفح میں اس وقت لاپتا ہوا تھا جب القسام مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپ کے دوران اسے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ یہ دن بعد ازاں "یوم سیاہ" کے طور پر جانا گیا تھا۔

ہدار گولڈن قابض فوج کے گیواتی بریگیڈ میں افسر تھا اور وہ یکم اگست سنہ 2014ء کو غزہ پر صہیونی جارحیت کے دوران زیرِ زمین سرنگوں میں لڑائی کے بعد لاپتا ہوا۔ قابض اسرائیل نے بعد میں اس کی ہلاکت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ اس کی لاش حماس کے پاس ہے تاہم القسام بریگیڈز نے اس حوالے سے صرف اتنا کہا کہ لاپتا اسرائیلی فوجیوں کا معاملہ کسی بڑے اسیران تبادلہ معاہدے کا حصہ ہوگا جس میں قابض جیلوں میں قید فلسطینیوں کی رہائی شامل ہوگی۔ ذرائع کے مطابق ہدار گولڈن کی لاش کا ملنا اس وقت ایک بڑی پیش رفت ہے جب درجنوں القسام مجاہدین رفح کے ان علاقوں سے نکلنے میں کامیاب ہوئے جو قابض فوج کے محاصرے میں تھے۔ قابض فوج کے سربراہ ایال زامیر نے چند روز قبل کہا تھا کہ "رفح میں گھرے کسی بھی حماس جنگجو کو زندہ نہیں نکلنے دیا جائے گا جب تک ہدار گولڈن کی لاش واپس نہ ملے"۔

دوسری جانب قابض اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ انہیں اپنے ایک اور فوجی لیؤر روودایف کی لاش غزہ سے موصول ہوئی ہے۔ فوج کے بیان کے مطابق قومی فرانزک انسٹیٹیوٹ اور قابض پولیس کی مدد سے شناخت مکمل کرنے کے بعد روودایف کے اہل خانہ کو اطلاع دے دی گئی۔ روودایف سنہ 2023ء میں نیر یتسحاق کی صہیونی بستی پر القسام بریگیڈز کے حملے کے دوران مارا گیا تھا۔ اس سے قبل القسام بریگیڈز اور سرایا القدس (اسلامی جہاد کے عسکری ونگ) نے اعلان کیا تھا کہ وہ جنگ بندی کے ابتدائی مرحلے کے تحت ایک اور اسرائیلی قیدی کی باقیات قابض اسرائیل کے حوالے کریں گے۔ جوابی طور پر قابض اسرائیل نے بین الاقوامی صلیب احمر کی نگرانی میں 15 فلسطینی شہداء کی لاشیں حوالے کیں۔ ناصر میڈیکل کمپلیکس کے ذرائع کے مطابق غزہ کو 300 شہداء کی لاشیں موصول ہوئیں جو قابض اسرائیلی فوج نے طویل عرصے تک قبضے میں رکھی تھیں۔ شہداء کی باقیات کی پہچان نہ ہونے کے باعث کمیٹی برائے جنائز کے مطابق 144 لاشوں کو دیر البلح کے ایک اجتماعی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ یہ کارروائی جنگ بندی اور اسیران کے تبادلے کے اس پہلے مرحلے کا حصہ ہے جس پر شرم الشیخ میں حماس، قابض اسرائیل، مصر، قطر اور ترکیہ کی ثالثی میں اتفاق ہوا تھا۔

لاہور میں مزارِ اقبال پر پُروقار تقریب

لاہور: اطلاعات کے مطابق لاہور میں مزارِ اقبال پر گارڈز کی تبدیلی کی پُروقار تقریب منعقد ہوئی، جس کے دوران پاکستانی بحریہ کے دستے نے گارڈز کے فرائض سنبھال لیے۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر سینٹرل پنجاب ریئر ایڈمرل سہیل احمد عزمی تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔ اطلاعات کے مطابق اس اہم تقریب میں ملکی سلامتی، بقا اور ترقی کے لئے خصوصی دعا بھی کی گئی۔ آج یومِ اقبال کے سلسلے میں پاکستان بھر میں تقریبات کا بھی انعقاد کیا جا رہا ہے۔ شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے جہاں انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد وہ لاہور اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ چلے گئے تھے۔ علامہ اقبال نے 1938 میں لاہور میں وفات پائی اور انہیں بادشاہی مسجد کے سائے میں سپرد خاک کیا گیا۔ انہوں نے اپنی شاعری اور افکار کے ذریعہ اپنا پیغام دنیا بھر میں پہنچایا۔ ان کے اشعار اور افکار نوجوان نسل کے لئے مشعل راہ ہیں۔

'زیتون کے موسم پر حملے قابض اسرائیل کے فلسطینیوں کو بے دخل کرنے کے منصوبے کا حصہ ہیں'

غرب اردن: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے کہا ہے کہ اقوامِ متحدہ کی حالیہ رپورٹ جس میں صرف اکتوبر کے مہینے میں مغربی کنارے کے مقبوضہ علاقوں میں قابض صہیونی آبادکاروں کے ہاتھوں فلسطینی عوام اور ان کی املاک پر 260 سے زائد حملوں کی تصدیق کی گئی ہے، یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل کی حکومت ایک منظم دہشت گردانہ پالیسی کے تحت فلسطینی قوم کو ان کی زمینوں سے اکھاڑ پھینکنے اور نسلی بالادستی پر مبنی قبضے کو مضبوط کرنے کے لیے ظلم و جبر کا راستہ اختیار کیے ہوئے ہے۔ حماس نے اپنے بیان میں کہا کہ زیتون کے موسم کے دوران فلسطینی کسانوں کی زمینوں کو دانستہ اور بار بار نشانہ بنانا دراصل ان پر دباؤ ڈالنے کی ایک سازش ہے تاکہ وہ اپنی زمینیں چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں۔ یہ تمام کارروائیاں قابض اسرائیل کے اس شیطانی منصوبے کا حصہ ہیں جس کا مقصد فلسطینی عوام کی جبری بے دخلی، غیر قانونی صہیونی بستیاں پھیلانا اور مغربی کنارے پر مکمل قبضہ جمانا ہے۔ حماس نے عالمی برادری، اقوام متحدہ اور تمام متعلقہ فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کریں، ان سنگین صہیونی جرائم کی مذمت کریں اور قابض اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ آبادکاروں کے منظم دہشت گردانہ حملے بند کرے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ بین الاقوامی برادری کو چاہیے کہ وہ قابض اسرائیل کے مجرم رہنماؤں کو ان کے جرائم کے سلسلے میں عالمی عدالتوں میں کٹہرے میں لائے تاکہ فلسطینی عوام، ان کی زمینوں اور مقدسات کے خلاف جاری اس بے رحمانہ جارحیت کا خاتمہ ہو۔

غزہ کے 16 ہزار 500 زخمی طبی انخلا کے منتظر ہیں، ان کی مدد کی جائے: عالمی ادارہ صحت

غزہ: عالمی ادارہ صحت اور اقوام متحدہ کے دفتر برائے ہم آہنگی انسانی امور نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں ہزاروں زخمیوں کی حالت مسلسل بگڑ رہی ہے کیونکہ قابض اسرائیل کی مسلط کردہ

ناکہ بندی اور گذرگاہوں کی بندش بدستور جاری ہے۔ اسی دوران غزہ کی وزارتِ صحت نے اعلان کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ میں شہداء کی تعداد بڑھ کر 69 ہزار 169 تک جا پہنچی ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے بتایا کہ غزہ کی پٹی میں تقریباً 16 ہزار 500 زخمی اب بھی بیرونِ ملک علاج کے لیے منتظر ہیں۔ ادارے نے تصدیق کی کہ اس کی طبی امداد سرحد پر تیار موجود ہے مگر قابض اسرائیلی حکام کی طرف سے گذرگاہیں بند رکھنے کے باعث یہ امداد داخل نہیں ہو پا رہی۔ ادارے نے فوری طور پر رفح گذرگاہ سمیت تمام راستے کھولنے کا مطالبہ کرتے ہوئے زور دیا کہ رفح گذرگاہ غزہ کے لیے طبی انخلا کا واحد حیاتیاتی راستہ اور صحت کے شعبے کے لیے بنیادی امدادی دروازہ ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے مزید کہا کہ انسانی بنیادوں پر امدادی سامان کی بلا رکاوٹ فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور دنیا کے مزید ممالک غزہ کے زخمیوں کو علاج کے لیے قبول کریں۔ دوسری جانب غزہ کی وزارتِ صحت نے بتایا کہ گذشتہ 72 گھنٹوں کے دوران غزہ کے مختلف علاقوں سے 10 شہداء اور 6 زخمیوں کو مختلف ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا، جن میں ایک نیا شہید شامل ہے جبکہ 9 شہداء کی لاشیں ملبے تلے سے نکالی گئیں۔ وزارت نے وضاحت کی کہ جنگ بندی کے بعد سے اب تک 241 شہری شہید اور 614 زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ 522 لاشیں ملبے تلے سے برآمد کی گئی ہیں۔ ان اعداد و شمار کے بعد مجموعی شہداء کی تعداد میں 284 کا اضافہ ہوا ہے جس سے قابض اسرائیل کی نسل کشی کی اس جنگ کے آغاز سے اب تک مجموعی شہداء کی تعداد 69 ہزار 169 تک پہنچ گئی ہے۔

زیتون چننے والے فلسطینیوں پر قابض اسرائیلی آبادکاروں کا وحشیانہ حملہ، متعدد امدادی کارکن زخمی

غرب اردن: غرب اردن کے شمالی شہر نابلس کے جنوبی علاقے بیتا میں قابض اسرائیلی آبادکاروں کی درندہ صفت ملیشیا نے زیتون چننے والے فلسطینی کسانوں پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں کئی شہری اور امدادی کارکن زخمی ہو گئے۔ طبی ذرائع کے مطابق ہلالِ احمر کی ٹیموں اور غیر ملکی رضا کاروں پر بھی آبادکاروں نے سنگین حملہ کیا، جس سے متعدد افراد زخمی ہوئے۔ یہ حملہ بیتا کے علاقے جبل قماص میں اس وقت کیا گیا جب مقامی کسان اپنی زمینوں سے زیتون چننے میں مصروف تھے۔ زخمیوں میں بیتا میں ہلالِ احمر کے شعبہ سربراہ، فلسطینی صحافیہ رنین صوافطہ اور کئی مقامی و غیر ملکی کارکن شامل ہیں جو بیتا کے عوام کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے زیتون چننے کی مہم میں شریک تھے۔ بیتا کی یہ مظلوم بستی کئی برسوں سے قابض اسرائیلی فوج اور آبادکاروں کے مسلسل حملوں اور محاصروں کا سامنا کر رہی ہے۔ قابض افواج کی سرپرستی میں آبادکاروں کی دہشت گرد ٹولیاں فلسطینی زمینوں پر قبضے کے لیے آئے روز نئے جرائم کا ارتکاب کر رہی ہیں۔ بلدہ بیتا میں قابض فوج اور آبادکاروں کے خلاف فلسطینیوں کی مزاحمت بدستور جاری ہے، خصوصاً اس کے بعد جب جبل صبیح اور جبل العرمہ پر غیر قانونی صہیونی چوکیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

غزہ کے عوام کو خوراک اور ادویات کی قلت بدستور موجود ہے: اقوام متحدہ

غزہ: اقوامِ متحدہ کے سیکریٹری جنرل کے ترجمان فرحان حق نے کہا ہے کہ غزہ کے عوام کو خوراک اور علاج کی فوری انسانی ضرورتیں بدستور نہایت شدید ہیں کیونکہ قابض اسرائیل کی جانب سے رکاوٹیں ہٹانے میں مطلوبہ رفتار نہیں دکھائی جا رہی۔ فرحان حق نے بتایا کہ جنگ بندی کے نفاذ کے بعد یعنی دس اکتوبر سے اب تک اقوامِ متحدہ نے غزہ کے لیے 37 ہزار ٹن سے زائد امداد داخل کرائی ہے، تاہم اس کے باوجود رکاوٹوں کو دور کرنے کی رفتار نہایت سست ہے حالانکہ اس سلسلے میں کچھ پیش رفت ضرور ہوئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کے دفتر برائے ہم آہنگی انسانی امور (اوچا) کے مطابق اگرچہ انسانی امداد کی فراہمی میں جزوی بہتری آئی ہے لیکن غزہ کے عوام کی فوری ضروریات اب بھی بہت زیادہ ہیں کیونکہ جنگ بندی کے بعد سے امدادی رکاوٹیں تیزی سے نہیں ہٹائی گئیں۔

ترجمان کے مطابق پیر تک اقوامِ متحدہ اور اس کے شراکت دار اداروں نے 37 ہزار ٹن سے زیادہ امدادی سامان غزہ کی سرحدی گذرگاہوں پر جمع کیا جن میں زیادہ تر غذائی اجناس شامل ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ امدادی سامان کی ترسیل اب بھی صرف دو گذرگاہوں تک محدود ہے، جن کے ذریعے نہ تو قابض اسرائیل سے شمالی غزہ تک اور نہ ہی مصر سے جنوبی غزہ تک براہِ راست کوئی رابطہ ممکن ہے۔

فرحان حق نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ اقوامِ متحدہ کی بعض اشیاء کو داخلے کی اجازت نہیں دی جا رہی، جبکہ کئی بین الاقوامی تنظیموں کے اہلکاروں کو بھی غزہ میں داخل ہونے نہیں دیا جا رہا۔ ترجمان نے وضاحت کی کہ اب تک بھیجی گئی 37 ہزار ٹن امداد اقوامِ متحدہ کے ان 190 ہزار ٹن کے ذخیرے سے بہت کم ہے جو اس نے 60 روزہ امدادی منصوبے کے لیے جنگ بندی کے آغاز کے وقت غزہ کے باہر تیار کر رکھے تھے۔

اقوامِ متحدہ کے ترجمان نے بتایا کہ یہ امدادی منصوبہ ان لاکھوں فلسطینی شہریوں کی بحالی کے لیے ترتیب دیا گیا ہے جو سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی دو سالہ جارحیت کے نتیجے میں بدترین تباہی اور انسانی بحران سے دوچار ہیں۔

دوسری جانب قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر "گلا گھونٹنے اور بھوکا رکھنے" کی پالیسی بدستور جاری ہے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا دفتر نے کہا ہے کہ جنگ بندی کے آغاز سے اب تک داخل ہونے والی انسانی امداد اس مقدار کا صرف 28 فیصد ہے جس پر انسانی بنیادوں پر سمجھوتہ طے پایا تھا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔